عمران سیریز
سپیشل نمبر
ڈیول پرل
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

سپیشل نمبر

ڈیول پرل

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان
قیمت ------ -/125 روپے

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول " ڈیول پرل " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ خیر و شر کی آویزش پر مبنی ناولوں کو نہ صرف قارئین بے حد پسند کرتے ہیں بلکہ ان کی طرف سے مسلسل اصرار بھی ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس موضوع پر ناول لکھے جائیں لیکن خیر و شر کی آویزش جیسے انتہائی نازک موضوع پر لکھنا اور پھر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے اپنے قارئین کی توقعات پر پورا اترنا ایسا کٹھن مرحلہ ہے جس میں سرخروئی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کے بغیر نہیں مل سکتی اور یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس موضوع پر لکھے گئے میرے تمام ناول قارئین کو بے حد پسند آئے ہیں۔

موجودہ ناول بھی اسی موضوع پر ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی قارئین کی توقع پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے تاکہ میں آپ کی تجاویز کی روشنی میں بہتر سے بہتر لکھ سکوں ۔ البتہ حسب سابق ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ دلچسپی کا تسلسل قائم رہے۔

ڈسکہ سے شہباز اسلم لکھتے ہیں ۔ " آپ کے ناولوں کا عرصہ دس سال سے قاری ہوں ۔ اس سے آپ میری پسندیدگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ لیکن اب آپ برائے مہربانی لیبارٹریوں اور فارمولوں پر لکھنے

کی بجائے افغانستان اور عراق پر لکھیں اور وہاں جو ظلم توڑے جا رہے ہیں ان پر اپنے قلم کا نشتر چلایئے تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ عراق اپنے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا کیسے انتقام لیتا ہے۔ خصوصاً عراق کی موجودہ صورت حال پر ضرور لکھیں۔ امید ہے آپ میری درخواست پر توجہ دیں گے"۔

محترم شہباز اسلم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ افغانستان اور عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر ہر مسلمان اشکبار ہے لیکن آپ نے یہ محسوس کیا ہو گا کہ خوفناک اسلحے کے مسلسل اور بے پناہ استعمال اور ناقابل یقین ظلم توڑنے کے باوجود طاغوتی طاقتیں افغانستان اور عراق میں اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکیں اور ہر آنے والا دن افغانیوں اور عراقیوں کی بے مثال جدوجہد کو آگے بڑھاتا ہوا نظر آتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اب طاغوتی طاقتیں باعزت فرار کے راستے ڈھونڈ رہی ہیں لیکن اب ان پر فرار کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ جہاں تک افغانستان اور عراق کے واقعات پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو انشاء اللہ جلد ہی یہ موقع بھی آ جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر 16 ۔ T.D.A ضلع بھکر سے تنویر اقبال لکھتے ہیں۔ " طویل عرصے سے آپ کی عمران سریز کا دیوانہ ہوں۔ آپ کے ناول ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران کب سے فلیٹ پر رہ رہا ہے اور کیا سلیمان شروع سے ہی اس کے ساتھ ہے یا عمران نے اسے بعد میں اپنے پاس بلایا تھا۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم تنویر اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ جہاں تک عمران کے فلیٹ میں رہنے کا تعلق ہے تو شاید اب عمران کو خود بھی یہ یاد نہیں رہا ہو گا کہ وہ کب سے اس فلیٹ میں رہ رہا ہے اور سلیمان تو یقیناً شروع سے ہی اس کے ساتھ ہے کیونکہ اکثر ناولوں میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ سلیمان بچپن سے ہی عمران کے والدین کے پاس پلا بڑھا ہے اور عمران کی اماں بی تو عمران سے بھی زیادہ سلیمان کا خیال رکھتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاولپور سے حافظ محمد شہزاد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اس قدر پسند ہیں کہ ہم انہیں جنون کی حد تک پڑھتے ہیں۔ آپ کا ناول " ڈاگ ریز" بے حد پسند آیا۔ اس میں عمران اور کرنل فریدی کا مقابلہ بے حد زور دار اور دلچسپ تھا۔ ہمیں صالحہ کا کردار بے حد پسند ہے اور نہ صرف ہمیں بلکہ بے شمار قارئین کو یہ کردار بے حد پسند ہے اس لئے اگر آپ صالحہ پر علیحدہ ناول لکھ دیں تو یقیناً لاتعداد قارئین کو یہ ناول پسند آئے گا۔ پہلے آپ اپنے ناولوں کا اختتام دانش منزل میں میٹنگ پر کرتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہوتا جبکہ ایسی میٹنگز ہمیں بے حد پسند آتی ہیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم حافظ محمد شہزاد صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ صائمہ پر علیحدہ ناول لکھنے کی آپ کی فرمائش نوٹ کر لی ہے ۔ انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ جلد ہی یہ فرمائش پوری کر سکوں جہاں تک مشن کے اختتام پر میٹنگ کا تعلق ہے تو ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ٹیم کو پورے مشن کے بارے میں معلومات نہ ہوں تب انہیں تفصیل بتانی ضروری ہوتی ہے اور تب ہی یہ میٹنگ کال کی جاتی ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

منڈی وار برٹن سے محمد ندیم لکھتے ہیں ۔ " مجھے آپ کے تمام ناول بے حد پسند ہیں ۔ میرے بہت سے دوست آپ کے قارئین ہیں اور ہم آپ کے ناولوں کے بارے میں آپس میں ڈسکس بھی کرتے رہتے ہیں ۔ آپ کا طرز تحریر واقعی شاندار ہے ۔ خاص طور پر آپ جس مثبت انداز میں ناول لکھتے ہیں اس سے پڑھنے والے کے دل میں مثبت جذبے ابھرتے ہیں اور اس کا کردار خود بخود برائی سے نیکی میں ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا یہ قلمی جہاد اللہ تعالیٰ کے ہاں بے حد مقبول ہو گا اس لئے اس قدر طویل عرصے کے باوجود آپ قارئین میں اسی طرح بے حد مقبول ہیں " ۔

محترم محمد ندیم صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جو کچھ آپ نے میرے بارے میں لکھا ہے میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ قارئین کو ایسا مواد پڑھنے کے لئے ملے جس سے اس کے اندر مثبت خصوصیات اپنانے کا جذبہ ابھرے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے مجھے یہ توفیق بھی دی اور کامیابی بھی بخشی ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

نارووال سے محمد ابوبکر انجم پرنس آف ڈھمپ لکھتے ہیں ۔ " آپ کا ہر ناول میں نے دو دو تین تین بار پڑھا ہے ۔ مجھے جنون کی حد تک آپ کے ناول پسند ہیں ۔ آپ کے ناولوں کے تمام کردار اپنی جگہ بھرپور اور مکمل ہیں ۔ ایک درخواست ہے کہ اگر آپ میرے نام کا کردار بھی سیکرٹ سروس میں شامل کر دیں تو میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا ۔ امید ہے آپ میری درخواست ضرور پوری کریں گے " ۔

محترم محمد ابوبکر انجم پرنس آف ڈھمپ صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے اپنے نام کا کردار ناول میں ڈالنے کی بات کر کے مجھے حیران کر دیا ہے ۔ آپ کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور پرنس آف ڈھمپ ناولوں کا مین کردار ہے ۔ اب دو دو پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو سکتے اس لئے اپنے اسی کردار پر اکتفاء کیجئے ۔ مجھے امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

نوشہرہ ورکاں سے محمد زاہد محمود لکھتے ہیں ۔ " آپ کا ناول " بیگرز مافیا " واقعی ایک اچھوتے موضوع پر لکھا گیا شاندار ناول ہے ۔ آپ سے پہلے شاید ہی کسی نے جاسوسی ادب میں ایسا اچھوتا ناول لکھا ہو ۔ اس ناول کو پڑھنے کے بعد ہمیں واقعی اس سماجی برائی کا صحیح معنوں

میں ادراک ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ بلیک تھنڈر اور
اسرائیل دونوں پر بھی جلد سے جلد چند نئے ناول لکھیں"۔

محترم محمد زاہد محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ محدود جاسوسی
موضوعات سے ہٹ کر جرائم کی دیگر ایسی جہتوں پر بھی ناول لکھوں
جنہیں عام طور پر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کے
ساتھ ساتھ بے شمار قارئین نے ایسے موضوعات پر لکھے گئے ناولوں
کو بے حد پسند کیا ہے۔ بلیک تھنڈر اور اسرائیل پر انشاء اللہ جلد ہی
نئے ناول آپ کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران یکلخت جھک گیا لیکن اس کا اس طرح جھکنا بھی اس کے کام
نہ آیا اور سامنے کھڑے سفید داڑھی والے آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی
پختہ اینٹ سیدھی عمران کی پیشانی سے پوری قوت سے ٹکرائی اور
عمران کو صرف اتنا یاد رہا کہ وہ نیچے گرا تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن
اس کا ساتھ چھوڑ گیا تھا۔ پھر جس طرح اس کا ذہن تاریک ہوا تھا
ویسے ہی اس کے ذہن میں ہلکی سی روشنی نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی
پھیلتی چلی گئی لیکن روشنی کی یہ پھیلاؤ بے حد سست تھا۔ پھر جیسے
ہی اس کا ذہن پوری طرح روشن ہوا بے ہوش ہونے سے پہلے کے
تمام مناظر کسی فلم کی طرح اس کے ذہن کی سکرین پر گھومنے لگے اور
وہ بے اختیار اٹھنے لگا لیکن دوسرے ہی لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن
ایک بار پھر بھک سے اڑ گیا کہ اس کا پورا جسم کسی چارپائی پر رسیوں
سے بندھا ہوا ہے۔ صرف اس کا سر گھوم سکتا تھا۔ اس نے سر کو

گھمایا تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ وہ ایک کچے لیکن چھوٹے سے کمرے میں ایک چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ کمرے میں لالٹین جل رہی تھی لالٹین کا شیشہ انتہائی میلا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کو طویل عرصے سے صاف نہ کیا گیا ہو۔ اسی وجہ سے اس لالٹین کی روشنی بھی خاصی مدھم سی تھی۔ کمرے کا دروازہ لکڑی کا تھا لیکن اس میں اس تعداد میں سوراخ تھے کہ نجانے وہ کس طرح جڑا رہ گیا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں میلے کپڑوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ اس ڈھیر کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ یہ مکمل کپڑے نہیں ہیں بلکہ مختلف کپڑوں کے چیتھڑے ہیں جو کوڑے کے ڈھیر پر اکثر پڑے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ دوسرے کونے میں اینٹوں سے بنایا ہوا چولہا تھا جس پر مٹی کی ایک بڑی سی ہانڈی موجود تھی لیکن چولہے میں آگ نہ جل رہی تھی۔ البتہ چولہے میں خاصی تعداد میں لکڑیاں پڑی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ میں کہاں آگیا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو حرکت دینے کی کوشش کی تاکہ وہ رسیاں کاٹ سکے جو اس کے جسم پر بندھی ہوئی تھیں لیکن ابھی اس کی کوشش جاری تھی کہ دروازہ کھلا اور وہی بوڑھا جس نے اس کے سر پر اینٹ ماری تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر میلا کچیلا اور تقریباً پھٹا ہوا سا لباس تھا۔ سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ سفید داڑھی میں جگہ جگہ تنکے اٹکے ہوئے صاف دکھائی

دے رہے تھے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک تھالی سی تھی جو جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی نظر آرہی تھی۔ تھالی میں سرخ رنگ کی کوئی لجلجی سی چیز پڑی ہوئی تھی۔

"اچھا تو تمہیں ہوش آگیا عزدر کے پتلے"...... آنے والے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو اللہ کا عاجز بندہ ہوں۔ تم کون ہو اور یہ سب تم نے کیا اور کیوں کیا ہے"...... عمران نے اپنے غصے کو دباتے ہوئے کہا حالانکہ اسے اس بوڑھے پر واقعی غصہ آرہا تھا۔ عمران کار میں سوار ایک آدمی سے ملنے مضافاتی علاقے شام پور جارہا تھا کہ ایک ویران سے علاقے میں اچانک اس کی کار خراب ہوگئی۔ بظاہر کار میں کوئی خرابی نہ تھی لیکن اس کا انجن اس طرح جام ہوگیا تھا کہ کسی طرح سے سٹارٹ ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ جب عمران کی تمام تر کوششیں ناکام ہوگئیں تو اس نے مدد کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کافی فاصلے پر اسے ایک چھوٹی سی دکان نظر آئی جس پر بڑا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ کسی آٹو مکینک کی دکان تھی۔ دکان کا انداز دیہاتی سا تھا لیکن عمران نے سوچا کہ شاید اس دکان پر کام کرنے والا مکینک اس کی کوئی مدد کرسکے اس لئے وہ دکان کی طرف پیدل بڑھنے لگا۔ ابھی وہ کچھ فاصلے پر ہی گیا تھا کہ اچانک ایک طرف پڑے ہوئے اینٹوں کے ڈھیر کے پیچھے سے سفید داڑھی والا بوڑھا نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں اینٹ کا بڑا سا ٹکڑا تھا۔

"غرور کرتا ہے ۔ فخر کرتا ہے"....... اس بوڑھے نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی اینٹ پوری قوت سے عمران کو دے ماری ۔ عمران نے یکلخت جھک کر اپنے آپ کو اینٹ کی ضرب سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس کا اس طرح جھکنا بھی اس کے کام نہ آیا اور اینٹ عمران کی پیشانی سے پوری قوت سے ٹکرائی اور پھر اسے یہاں پر اس حالت میں ہوش آیا تھا ۔ لیکن اسے نہ ہی پیشانی پر کوئی زخم محسوس ہو رہا تھا اور نہ ہی سر میں درد ہو رہا تھا جبکہ یہ مجہول سا بوڑھا جس نے اینٹ مارنے سے پہلے اس پر فخر و غرور کرنے کا الزام لگایا تھا اب پھر وہی بات کر رہا تھا۔

"ہونہہ ۔ صرف زبانی باتیں ۔ ہونہہ ۔ اللہ کا عاجز بندہ ۔ صرف ریاکاری"....... بوڑھے نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے تھالی میں موجود سرخ رنگ کی لجلجی سی چیز ہانڈی میں ڈال کر تھالی ایک طرف رکھ دی اور پھر جھک کر اس نے چولہے میں موجود لکڑیوں پر زور زور سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چند پھونکوں کے بعد لکڑیاں اس طرح دھڑا دھڑ جلنے لگیں جیسے ان پر پٹرول چھڑکا گیا ہو ۔ جب آگ پوری طرح جلنے لگی تو بوڑھا سیدھا ہو کر واپس پلٹا اور پھر چیتھڑوں کے ڈھیر پر بیٹھ گیا۔

"تم سمجھ رہے ہو کہ تم ان رسیوں کو کاٹ لو گے ۔ ایسا نہیں ہے ۔ یہ رسیاں تیز دھار تلوار سے بھی نہیں کٹ سکتیں ۔ تمہارے

ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی کیا حیثیت ہے"....... بوڑھے نے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے ہرگز یہ یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ مجہول اور پاگل سا بوڑھا یہ بات جان سکتا ہے کہ اس کے ناخنوں میں بلیڈ موجود ہیں ۔ عمران کو اب احساس ہونے لگا تھا کہ وہ پھر کسی ماورائی چکر میں الجھ گیا ہے۔

"تم کون ہو اور تم مجھے یہاں کس طرح لائے ہو اور مجھے کیوں باندھا ہے ۔ میری کار کہاں ہے اور یہ کون سی جگہ ہے"....... عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جب تمہارے سامنے بندھے ہوئے لوگ تم سے سوال کرتے ہیں تو تم ان کی آنکھیں نکال دیتے ہو کہ وہ خود سوال کرنے کی بجائے تمہارے سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتے اور خود تم نے اس طرح سوال کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے میں پیدا ہی تمہارے سوالوں کا جواب دینے کے لئے ہوا ہوں"....... بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کام میری ڈیوٹی میں شامل ہوتا ہے تم اپنی بات کرو" ۔ عمران کے لہجے میں نہ چاہنے کے باوجود غصے کا عنصر شامل ہو گیا تھا۔

"تمہیں غصہ آنے لگ گیا ہے اس لئے کہ تم اپنے طور پر اپنے آپ کو بہت بڑا آدمی سمجھتے ہو ۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ اس ملک اور اس ملک کے کروڑوں عوام کا تحفظ تم کر رہے ہو ۔ اگر تم ہٹ جاؤ تو یہ

ملک بھی تباہ ہو جائے گا اور اس کے کروڑوں عوام بھی بے یار و مددگار رہ جائیں گے حالانکہ تمہاری حیثیت اس کتے جیسی ہے جو سڑکوں پر چلنے والی بڑی بیل گاڑی کے نیچے یہ سمجھ کر بھاگتا رہتا ہے کہ اس گاڑی کا وزن اس کے کاندھوں پر ہے اور اگر وہ ہٹ جائے تو یہ گاڑی اپنے سامان سمیت نیچے گر پڑے گی حالانکہ وہ گاڑی اپنے پہیوں پر چل رہی ہوتی ہے"...... بوڑھے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ واقعی یہ خیال اسے اکثر آتا رہتا تھا۔

"میں تو اپنی سی کوشش کرتا ہوں۔ باقی تحفظ تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کوشش۔ ہونہہ۔ تم کیا اور تمہاری کوشش کیا۔ تم مجھ بوڑھے کے نشانے سے نہیں بچ سکے جبکہ تمہارے خیال کے مطابق تم مشین گنوں کی گولیوں سے بچ سکتے ہو۔ تم سِنگ آرٹ کے ماہر سمجھتے ہو اپنے آپ کو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری کوشش تمہاری اپنی ہوتی ہے"...... بوڑھے نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔ تم مجھے چھوڑ دو یا پھر مجھے بتاؤ کہ تم یہ سب کیوں کر رہے ہو"...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مجہول سا بوڑھا بہرحال اس کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے۔ اس نے جس طرح سنگ آرٹ کا حوالہ دیا تھا اس سے عمران کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے

ہونے لگے تھے۔

"میں تمہاری دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ ہانڈی میں گوشت پک رہا ہے۔ وہ تمہیں کھانا پڑے گا اور بس"...... بوڑھے نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسا گوشت۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"مردہ جانور کا گوشت ہے۔ تم تو بڑے بڑے ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہو۔ وہاں بھی تو یہی کچھ ملتا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ میرا پکایا ہوا گوشت تمہیں ان کھانوں سے زیادہ لذیذ محسوس ہو گا"۔ بوڑھے نے کہا۔

"وہاں تو حلال گوشت پکایا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور کافی دیر لگاتار ہنستا رہا۔

"ہونہہ۔ حلال گوشت۔ اس پورے ملک کا نظام ہی حرام پر چل رہا ہے۔ حرام کمائی، حرام خوراک، حرام زندگی اور تم کہہ رہے ہو حلال گوشت۔ چند حرام گوشت کے لقمے کسی دوسرے کو دے کر تم سمجھتے ہو کہ باقی گوشت حلال ہو گیا ہے"...... بوڑھے نے کہا تو عمران اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ یہ پراسرار بوڑھا چاہے کچھ بھی ہو بہرحال پاگل نہیں ہے۔

"پہلے تم اپنے بارے میں تو بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جس طرح تم ایک جماعت کے لئے کام کرتے ہو اور تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تمہیں ہر بات کا علم ہو جاتا ہے اور تم بھی

اس بات پر فخر کرتے ہو کہ تم سے کوئی چیز نہیں چھپائی جا سکتی ۔ اس طرح میں بھی ایک جماعت کا ادنیٰ سا رکن ہوں اس لئے مجھے بھی بہت سی باتوں کا علم ہو جاتا ہے"...... بوڑھے نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر چولہے کی طرف بڑھ گیا ۔ عمران کے ذہن میں اب دھماکے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ بوڑھے نے جو کچھ کہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی غیر ملکی تنظیم کا رکن ہے اور اس بھیس میں اس نے عمران کو قابو کر لیا ہے اس لئے اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے ان رسیوں سے خود نجات حاصل کر لینا چاہئے ۔ بوڑھے نے ہانڈی میں جھانکا اور پھر واپس مڑ کر چیتھڑوں کے اس ڈھیر پر بیٹھ گیا۔

" تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں کسی غیر ملکی تنظیم کا رکن ہوں ۔ کیوں"...... بوڑھے نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا جیسے عمران نے ایسا سوچ کر بے حد ملامت آمیز اقدام کیا ہو۔

" تم نے خود کہا ہے کہ تم کسی جماعت کے کارکن ہو"۔ عمران نے کہا۔

" جماعت کو عربی میں حزب کہا جاتا ہے اور اس دنیا میں دو جماعتیں ہیں ۔ تیسری کوئی جماعت نہیں ۔ ایک کو حزب اللہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو حزب الشیطان اور میں حزب اللہ کا رکن ہوں جبکہ تم حزب الشیطان کے"...... بوڑھے نے اس بار بڑے سنجیدہ اور فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں کیسے حزب الشیطان کا ممبر ہو گیا ۔ میں ایک لاکھ بار لعنت

بھیجتا ہوں شیطان پر"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو بوڑھا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہی تو تمہیں غلط فہمی ہے اور اسی غلط فہمی نے تمہارے اندر فخر و غرور بھر دیا ہے ۔ تمہارا کیا خیال ہے صرف بے روح قسم کی عبادت کرنے سے، دوسروں کی جیبوں سے رقم نکلوا کر اور اس رقم میں سے چند سکے غریبوں کو دے کر اور چند غریب اور بوڑھے لوگوں کی مدد کر کے تم حزب اللہ میں شامل ہو گئے ہو ۔ تم سمجھتے ہو کہ تمہاری ماں کی دعائیں تمہارا ساتھ دے رہی ہیں اس لئے کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور سید چراغ شاہ جیسے لوگ تمہاری پشت پناہی کر رہے ہیں اس لئے بھی کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تمہارے اندر غرور ہے کہ تم اپنے آپ کو ناقابل تسخیر سمجھتے ہو ۔ دنیا میں سب سے زیادہ ذہین، مارشل آرٹ کا ماہر اور بہترین نشانہ باز سمجھتے ہو ۔ پوری دنیا تمہارے نام سے کانپتی ہے ۔ سب تمہیں دنیا کا سب سے بڑا اور خطرناک ایجنٹ سمجھتے ہیں اور تم ہر کسی کا مذاق اڑاتے ہو ۔ ہر کسی کے جذبات سے کھیلتے ہو اور کسی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو ۔ شیطان کیوں مردود ہوا تھا ۔ کیا شیطان عبادت گزار نہیں تھا ۔ کیا اس کے پاس علم نہیں تھا ۔ لیکن ان سب خوبیوں کے باوجود اس کے اندر فخر و غرور تھا ۔ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا اور مکمل سمجھتا تھا اس لئے مردود ہو گیا ۔ تم بھی ایسا ہی کرتے ہو اور پھر بھی اپنے آپ کو حزب الشیطان کی بجائے حزب اللہ میں شامل سمجھتے

ہو"...... بوڑھے نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر اٹھ کر چولہے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بار پھر ہانڈی میں جھانکا اور ایک بار پھر مڑ کر واپس چیتھڑوں کے اس ڈھیر پر آ کر بیٹھ گیا۔

"میں نے کبھی غرور نہیں کیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتا رہتا ہوں۔ میں تو اس کا عاجز اور گنہگار بندہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"منافق بھی یہی کہتے اور کرتے ہیں۔ اسی کو تو منافقت کہا جاتا ہے۔ زبان سے کچھ کہا جاتا ہے اور عمل کچھ ہوتا ہے۔ بہرحال آج میں تمہارے اندر کا سارا غرور اور ساری منافقت نکال دوں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

"تم کیا کرو گے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہیں حرام گوشت کھلاؤں گا تاکہ تمہارے اندر تمہاری پارسائی کا جو زعم پیدا ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا"...... عمران نے کہا تو بوڑھا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم ایک اینٹ کی ضرب سے بے ہوش ہو گئے اور پھر یہاں لائے گئے۔ تمہیں باندھا گیا اور اب تم ہوش میں آ چکے ہو لیکن تم حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ یہ رسیاں چاہے تم کچھ کر لو نہ کھول سکتے

ہو نہ کاٹ سکتے ہو۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم یہ حرام گوشت نہیں کھاؤ گے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ تم اس قابل ہی کہاں ہو کہ اس سے انکار کر سکو"...... بوڑھے نے تیز اور کاٹ دار لہجے میں کہا اور عمران یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ وہ کسی چکر میں پھنس گیا ہے۔ اسی لمحے دروازے پر کسی نے زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

"آ جاؤ۔ کرم دین اندر آ جاؤ"...... بوڑھے نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بھی میلا کچیلا لباس تھا لیکن یہ لباس پھٹا ہوا نہ تھا۔ اس کے سر کے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے لیکن ان کا رنگ راکھ جیسا ہو رہا تھا۔ اس کی داڑھی بھی اسی طرح الجھی ہوئی تھی اور راکھ کے رنگ کی تھی۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے آنکھوں کے اندر کسی نے تیز روشنی کے بلب فٹ کر دیئے ہوں۔ آنے والے نے بڑے غور سے عمران کو دیکھا اور پھر بوڑھے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اسے چھوڑ دو عبدالقادر"...... آنے والے نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کس نے کہا ہے"...... بوڑھے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"استاد نے کہا ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"کیا واقعی۔ لیکن ابھی تو اس نے حرام نہیں کھایا"...... بوڑھے

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو حکم دیا گیا ہے وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے"....... آنے والے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔ پھر کیا کیا جا سکتا ہے ۔ اب حکم کی خلاف ورزی تو نہیں کی جا سکتی"....... بوڑھے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ چیتھڑوں کے ڈھیر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" جاؤ تم ۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں ۔ حرام تمہارے نصیب میں ہی نہیں ہے ۔ اب میں اور کرم الدین خود ڈٹ کر کھائیں گے"۔ بوڑھے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی گہری تاریک دلدل میں تیزی سے ڈوبتا چلا جا رہا ہو ۔ لیکن یہ سب کچھ صرف چند لمحوں کے لئے اسے محسوس ہوا اور ایک بار پھر اس کا ذہن جاگ اٹھا ۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ وہ اسی اینٹوں کے ڈھیر کے پاس کھڑا تھا اور وہاں اب کوئی بوڑھا موجود نہ تھا ۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو سڑک پر اس کی کار بھی موجود تھی اور سامنے دکان بھی تھی۔

" یہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ یہ ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"....... عمران نے اس طرح اپنے بازو پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے وہ حقیقت ہے یا خواب ۔ لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا ۔ وہ تیزی

سے آگے بڑھا اور اینٹوں کے اس ڈھیر کے پیچھے آ گیا لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا ۔ عمران کا ذہن مزید الجھ گیا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس دکان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" یہ سب کیا ہے ۔ وقت بھی وہی ہے ۔ یہ آخر میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی طرح بڑبڑاتا ہوا وہ اس دکان پر پہنچ گیا جہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

" جی صاحب"....... اس نے عمران کے قریب پہنچتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میری کار کا انجن یکلخت بند ہو گیا ہے ۔ تم اسے دیکھ لو"۔ عمران نے کہا۔

" جناب ۔ کاروں کا کام تو میں نے کبھی نہیں کیا ۔ میں تو ٹریکٹر وغیرہ کا کام کرتا ہوں"....... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" انجن تو ایک جیسے ہوتے ہیں ۔ تم اسے دیکھ تو لو ۔ شاید کوئی بات تمہاری سمجھ میں آ جائے"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ میں اپنی کوشش کر لیتا ہوں"....... اس آدمی نے کہا اور پھر مڑ کر اس نے ایک تھیلا اٹھا لیا۔

" چلیں جناب"....... اس آدمی نے کہا اور عمران واپس مڑ گیا۔

" یہ کون سی جگہ ہے"....... عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

" یہ جگہ عالمگیر اڈا کہلاتی ہے جناب"....... مستری نے جواب دیا۔

" تمہارا کیا نام ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" جی ۔ مجھے مستری محمد اعظم کہتے ہیں جناب ۔ بس جناب میں یہاں چھوٹا موٹا کام کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں"۔ مستری محمد اعظم نے جواب دیا۔

" یہ اینٹوں کا ڈھیر یہاں کب سے پڑا ہے"...... عمران نے ڈھیر کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

" جی ۔ بڑے طویل عرصے سے پڑا ہے ۔ یہاں بھینسوں کا احاطہ بنایا جانا تھا لیکن پھر ارادہ ملتوی کر دیا گیا"...... مستری محمد اعظم نے کہا۔

"یہاں تم نے ایک سفید داڑھی والے بوڑھے کو کبھی دیکھا ہے جو سر سے گنجا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب ۔ یہاں تو ایسا کوئی بوڑھا کبھی نظر نہیں آیا۔ مستری محمد اعظم نے جواب دیا۔

" تم نے مجھے آتے ہوئے دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ آپ کی کار رکی تو میں نے دیکھا تھا ۔ میں اس وقت ایک ٹریکٹر میں الجھا ہوا تھا ۔ پھر جب میں نے نظریں اٹھائیں تو آپ اینٹوں کے ڈھیر کے قریب کھڑے تھے ۔ پھر میں نے دیکھا تو آپ میری دکان کی طرف آ رہے تھے ۔ میں اس وقت تک اپنا کام ختم کر چکا تھا اس لئے آپ کے انتظار میں بیٹھا تھا"...... مستری محمد اعظم نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار کے قریب پہنچ گئے ۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا

دروازہ کھولا اور چابی اگنیشن میں لگا کر اسے گھمایا تاکہ مستری کو دکھا سکے کہ انجن سٹارٹ نہیں ہو رہا لیکن دوسرے لمحے انجن سٹارٹ ہو گیا تو عمران کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا ۔ اس نے انجن بند کر کے دوبارہ سٹارٹ کیا تو وہ پھر سٹارٹ ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور انجن بند کر کے وہ کار سے نیچے اتر آیا۔

" مبارک ہو جناب ۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا"...... مستری محمد اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ واقعی اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے"...... عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر مستری کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں جناب ۔ یہ میں نہیں لے سکتا ۔ میں نے کچھ کیا ہوتا تو پیسے بھی لیتا اور پھر یہ تو ویسے بھی بہت بڑا نوٹ ہے"...... مستری محمد اعظم نے ہاتھ پیچھے کھینچتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں اپنی خوشی سے دے رہا ہوں ۔ یہ رکھ لو ۔ بچوں کو مٹھائی کھلا دینا"...... عمران نے کہا۔

" شکریہ جناب ۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ خود بھی رزق حلال کھاؤں اور اپنے بچوں کو بھی رزق حلال کھلاؤں ۔ اللہ حافظ "۔ مستری محمد اعظم نے کہا اور واپس مڑ گیا تو عمران ہاتھ میں نوٹ پکڑے اسے جاتا اس طرح دیکھتا رہا جیسے کسی نے اسے جادو کی چھڑی گھما کر بت بنا دیا ہو ۔ کافی دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور

نوٹ جیب میں ڈال کر وہ کار میں بیٹھا اور اس نے انجن سٹارٹ کر کے کار کو واپس موڑا اور واپس دارالحکومت کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے اس آدمی سے ملاقات کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا جس سے ملنے کے لئے وہ شام پور جا رہا تھا۔ اب وہ سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دینا چاہتا تھا کیونکہ اس کے ساتھ اب تک جو کچھ ہوا تھا اس سے اس کا دماغ پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا۔ پھر اس مستری نے بھی اس سے رزق حلال کی بات کی تھی جبکہ وہ بوڑھا عبدالقادر بھی رزق حلال و حرام کی بات کر رہا تھا۔ عمران کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے اور کیوں ہو رہا ہے اس لئے اس نے سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات ضروری سمجھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آ گیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

" شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دینی تھی"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا۔

" وہ مسجد میں ہیں۔ آپ وہیں تشریف لے جائیں"۔ صاحبزادے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور قریبی مسجد کی طرف بڑھ گیا۔ مسجد میں داخل ہو کر اس نے بوٹ اور

جرابیں اتاریں اور پھر کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا اور وضو کرنے والی جگہ پر بیٹھ کر اس نے باقاعدہ وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہو کر اس نے کوٹ پہنا اور مسجد کے چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاہ صاحب اکیلے بیٹھے ہوئے تھے اور تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے۔ عمران نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

" وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹے۔ بیٹھو۔ معاف کرنا کئی روز سے میرے گھٹنے کے جوڑوں میں درد ہو رہا ہے اس لئے میں اٹھ کر تمہارا استقبال نہیں کر سکا"...... شاہ صاحب نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔

" آپ کیوں شرمندہ کرتے ہیں شاہ صاحب۔ آپ سے ملاقات ہی میرے لئے بڑا اعزاز ہے"...... عمران نے ان کے سامنے دوزانو بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تم پر خصوصی کرم کرے۔ کیسے آنا ہوا آج"...... شاہ صاحب نے دعا دیتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ شاہ صاحب خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ جب عمران خاموش ہو گیا تو انہوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہیں الجھن کس بات پر ہے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" شاہ صاحب۔ میرا تو دماغ ہی پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ الجھن کس بات پر ہے"...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" تمہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیئے کہ تمہیں باقاعدہ انتباہ کیا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ وہ بھٹک جانے والوں کو اپنی رحمت سے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ اس لئے تو ہر نماز میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے کہ اسے سیدھا راستہ دکھایا جائے اور اسے بھٹکنے سے بچایا جائے"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

" آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ لیکن مجھے تو یاد نہیں ہے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں بتایا تو گیا ہے کہ رزق حرام سے بچو اور ویسے بھی یہ بات درست ہے کہ رزق حرام کا ایک لقمہ انسان کی برسوں کی ریاضتوں کو تباہ کر دیتا ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

" لیکن شاہ صاحب۔ میں تو پوری کوشش کرتا ہوں کہ رزق حلال کے علاوہ کچھ نہ کھاؤں"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب چند لمحے خاموش بیٹھے رہے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے سوچ رہے ہوں کہ عمران کو کیا بتائیں کیا نہیں۔

" تمہیں مستری محمد اعظم نے بتایا تو ہے کہ بغیر کام کئے کسی سے رقم لینا حرام میں شامل ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ پہلے جب تم کالاچی میں تھے تو تم نے وہاں ایک آدمی کرنل امجد سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ تمہیں دعوت کھلائے تو تم اس کا ٹرانسفر دارالحکومت میں کرا دو گے

اور تم نے دعوت کھائی لیکن پھر تم دارالحکومت آکر اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور جب تمہیں کرنل امجد نے فون کر کے بتایا کہ اس کا ٹرانسفر دارالحکومت ہو گیا ہے اور تمہارا اس نے شکریہ ادا کیا تو تم نے اسے یہ نہیں بتایا کہ تم نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا بلکہ اسے مبارک باد دے کر بات گول کر دی۔ اب تم خود بتاؤ جب تم نے کچھ کیا ہی نہیں تو پھر یہ دعوت کیا حیثیت رکھتی ہے"۔ شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کرنل امجد سے تو میرے بہت دوستانہ تعلقات ہیں۔ میں نے تو ویسے ہی اس سے مذاق کیا تھا شاہ صاحب۔ میری اس میں کوئی بدنیتی تو شامل نہیں تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے تو تمہیں صرف انتباہ کیا گیا ہے۔ بیٹے یہ دنیا اعمال کا گھر ہے۔ یہاں تم جو کچھ کرو گے ویسے ہی نتائج مرتب ہوں گے۔ اگر تم کرنل امجد سے وعدہ نہ کرتے تو پھر کوئی بات نہ تھی یا تم آکر اس کے ٹرانسفر کی کوشش کرتے تب بھی معاملہ اس حد تک نہ پہنچتا"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

" لیکن شاہ صاحب۔ یہ رزق حرام تو نہ ہوا۔ صرف وعدہ کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

" رزق طیب بھی بہرحال نہیں ہے۔ مجھے یاد ہے میں پہلے بھی تمہیں بتا چکا ہوں کہ رزق حلال بعض اوقات طیب نہیں ہوتا اور

میں نے ایک بار تمہیں حلال اور طیب کا فرق سمجھایا تھا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

" جی ہاں ۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے کہا تھا کہ مرغی حلال جانور ہے لیکن اگر میں کسی ہمسائے کی مرغی پکڑ کر اس پر تکبیر پڑھ کر اسے پکا کر کھالوں تو یہ حلال تو ہو گی لیکن طیب نہیں ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اور یہ بھی میں نے تمہیں بتایا تھا کہ جب کوئی آدمی روحانی معاملات میں داخل ہو جائے تو پھر اس کی زندگی تنی ہوئی رسی پر چلنے والے کی طرح گزرتی ہے ۔ معمولی سی لغزش بھی اسے تحت الثریٰ میں گرا سکتی ہے اور آج یہ بھی بتا دوں کہ یہ کوئی مصیبت نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہے ۔ تم سے بھی بھول ہوئی اور تمہیں فوری آگاہ کر دیا گیا ورنہ معمولی لغزشیں آگے بڑھ کر بڑے گناہوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں ۔ تم محتاط رہا کرو بیٹے"۔ شاہ صاحب نے کہا۔

" جی بہت اچھا ۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا بہت کرم ہے ۔ میں آئندہ مذاق میں بھی محتاط رہا کروں گا ۔ لیکن شاہ صاحب یہ کون لوگ تھے ان کا انداز بے حد عجیب سا تھا"...... عمران نے کہا۔

" یہ بھی اللہ کے بندے ہیں ۔ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں اور ہر ایک کا انداز اپنا اپنا ہوتا ہے ۔ ضروری نہیں کہ سب ہی ایک جیسے مزاج کے حامل ہوں"...... شاہ صاحب نے گول مول سا

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں تو یہی سمجھا تھا کہ شاید میں دوبارہ ماورائی کھیل میں شامل ہو گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" یہ تمہاری مہربانی ہے کہ تم نے میرا لحاظ کرتے ہوئے کھیل کا لفظ استعمال کیا ہے ورنہ تم نے لفظ چکر سوچا تھا ۔ لیکن یہ بات بتا دوں کہ انسان کے بھٹکنے میں دیر نہیں لگتی ۔ حزب اللہ سے حزب الشیطان میں داخل ہونے میں کوئی وقت نہیں لگتا ۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ خرد اور جہالت میں صرف ایک قدم کا فاصلہ ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے اور اس سے ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں ہدایت کا راستہ دکھاتا رہے اور بھٹکنے سے بچائے رکھے ۔ اگر تمہاری جگہ مجھے نیکی کے کاموں کے لئے منتخب کیا جاتا تو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اس کا شکر ادا کرتا کہ اس نے مجھے اس قابل سمجھا ۔ زندگی صرف چند روز کی ہوتی ہے پھر ہر ایک نے یہاں سے چلے جانا ہے ۔ اگر یہ چند روز نیکی کے کاموں میں گزر جائیں تو اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور کیا ہو سکتا ہے"۔ شاہ صاحب نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ میں آئندہ محتاط رہوں گا ۔ آپ بھی میرے حق میں دعا کرتے رہا کریں"...... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو ۔ میں تو ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں ۔ لیکن کسی کے سنبھلنے اور بھٹکنے میں اس کی اپنی سوچ اور اپنے

اعمال ہی نتیجہ مرتب کرتے ہیں"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"جی شاہ صاحب۔اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ شاہ صاحب سے اجازت لے کر مسجد کے صحن کے باہر دروازے کے پاس آکر اس نے اپنے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر آگیا کار کی طرف جاتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی زندگی کا ہر قدم انسان کو انتہائی محتاط رہ کر اٹھانا چاہئے ورنہ وہ کسی بھی لمحے راہ راست سے بھٹک سکتا ہے۔

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے کے صوفے پر ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر سوٹ تھا، تنا ہوا بیٹھا تھا۔اس کے سر پر بالوں کی تعداد تو بے حد کم تھی لیکن ایک ایک بال کو اس طرح سینچ کر سیٹ کیا گیا تھا جیسے ہر بال اپنی جگہ بے حد اہمیت رکھتا ہو۔ اس کی آنکھوں پر نظر کی موٹے شیشوں والی عینک تھی اور وہ اسی انداز میں بیٹھا ہوا ایک موٹی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔پروفیسر نکسن بول رہا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا نام گارشن ہے پروفیسر ۔ میرا تعلق پنسلوانا یونیورسٹی کے شعبہ قدیم تاریخ سے ہے ۔ میں ان دنوں یہاں ولنگٹن آیا ہوا ہوں اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ اجازت دیں تو"۔ دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ وہاں طالب علم ہیں یا پڑھاتے ہیں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"میں وہاں پڑھاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ پھر ٹھیک ہے ۔ آپ جب جی چاہے تشریف لے آئیں ۔ میں تو رہائش گاہ پر ہی ہوتا ہوں ۔ مجھے آپ سے ملاقات کر کے خوشی ہو گی"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"بہت شکریہ ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی حاضر ہو جاؤں"۔ گارشن نے کہا۔

"آ جائیں"...... پروفیسر نکسن نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے شکریہ کہہ کر جب رابطہ ختم ہو گیا تو پروفیسر نے رسیور رکھا اور میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس پروفیسر ۔ حکم"...... آنے والے نے کہا۔

"ٹیلر ۔ میرے ایک مہمان آ رہے ہیں گارشن ۔ انہیں ملاقات والے کمرے میں بٹھا کر اور مشروب پیش کر کے پھر مجھے اطلاع دینا"...... پروفیسر نے کہا۔

"یس پروفیسر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... ٹیلر نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پروفیسر نے دوبارہ کتاب اٹھا کر اسے کھولا اور چند ورق پلٹ کر اس نے اسے دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلر نے آ کر مہمان کی آمد کی اطلاع دی تو پروفیسر نے کتاب بند کر کے اسے سائیڈ ریک میں رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ٹیلر پہلے ہی اطلاع دے کر جا چکا تھا ۔ پروفیسر نکسن آہستہ چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بند دروازے پر پہنچے تو وہاں ٹیلر موجود تھا ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر سلام کیا اور پھر خود ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا ۔ پروفیسر نکسن اندر داخل ہوئے ۔ یہ کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا ۔ سامنے ہی صوفے پر ایک پھیلے ہوئے جسم اور لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے سر پر بال سرنگوں جیسے تھے اور ان سرنگ نما بالوں کے گچھے سر کے اطراف میں لٹک رہے تھے ۔ اس کی ناک موٹی، آنکھیں چھوٹی اور پیشانی بے حد تنگ تھی ۔ اس کی ٹھوڑی آگے کو نکلی ہوئی تھی ۔ خدوخال سے اس کے چہرے کی مشابہت دریائی گھوڑے سے ملتی تھی اس نے انتہائی قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا ۔ پروفیسر نکسن کے اندر داخل ہوتے ہی وہ احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں ۔ میرا نام نکسن ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے گارشن کہتے ہیں جناب ۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے

ملاقات کے لئے وقت دیا ۔ مجھے آپ سے ملاقات پر ہمیشہ فخر رہے گا"...... گارشن نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر پروفیسر سے مصافحہ کر کے وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ پروفیسر پہلے ہی دوسرے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

"جی فرمائیے ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"پروفیسر صاحب ۔ آپ قدیم تاریخ پر پوری دنیا میں اتھارٹی ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ ڈیول پرل کہاں ہوگا"...... گارشن نے کہا تو پروفیسر نکسن بے اختیار اچھل پڑے ۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ آنے والا ان سے یہ سوال کرے گا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ڈیول پرل کیا ہے"...... پروفیسر نکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ۔ میں نے اس بارے میں پڑھا ہے ۔ اس کے مطابق یہ بڑے شیطان کا پسندیدہ وہ موتی ہے جس کے تحت لاکھوں کروڑوں انتہائی طاقتور شیطانی طاقتیں ہیں ۔ یہ موتی بڑے شیطان نے اپنے پہلے انسان نائب کو دیا تھا اور پھر جیسے جیسے وقت گزرتا رہا اس موتی کے حصول کے لئے انسانوں میں بے حد کشت وخون ہوتا رہا ۔ آخری بار یہ موتی یمن کے ایک آدمی کسانو کے ہاتھ لگ گیا تھا جو ایک عام سا پجاری تھا لیکن اس موتی کی وجہ سے وہ شیطان کا بڑا نائب بن گیا اور پھر اس نے ہزاروں سال پوری دنیا کی شیطانی ذریات پر حکمرانی کی

اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی لاکھوں کروڑوں شیطانی طاقتیں اس کے زیر اثر تھیں جن کی مدد سے اس نے پوری دنیا میں انسانوں کو گمراہ کرنے کے جال پھیلا دیئے اور پھر یہ دنیا فسق سے بھر گئی ۔ لیکن اس نے اپنی طاقت کے زعم میں اللہ تعالیٰ کی ایک برگزیدہ ہستی کو اس موتی کی بنیاد پر ہلاک کرنے کی کوشش کی اور اس کے اس اقدام سے وہ موتی کہیں غائب ہو گیا اور وہ پجاری اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ گیا اس کی وجہ سے شیطانی طاقتوں کا پھیلا ہوا جال بھی آہستہ آہستہ ٹوٹتا چلا گیا ۔ اس طرح بڑے شیطان کو بھی اس کی وجہ سے بے حد نقصان پہنچا ۔ چنانچہ بڑے شیطان نے فیصلہ کیا کہ کوئی اب یہ موتی حاصل نہیں کرے گا ۔ لیکن اگر کوئی اس موتی کو ازخود حاصل کر لے گا تو وہ اسے اپنا بڑا نائب بنانے کا پابند ہوگا اور بڑے شیطان کے بعد اس کا عہدہ سب سے بڑا ہوگا اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہر قسم کی شیطانی طاقتیں اس کے ماتحت ہوں گی اور وہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی شیطانی سلطنت کا مطلق العنان بادشاہ ہوگا ۔ چنانچہ بے شمار لوگوں نے اس موتی کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور پھر صدیوں بعد ایک پجاری جس کا نام کاسیس تھا اس موتی کو زمین کی تہہ سے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ اس کاسیس نے نائب شیطان بنتے ہی پوری دنیا میں شیطانی کاروبار کو اس حد تک عروج دے دیا کہ ایک بار پھر روحانی طاقتیں اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئیں اور ایک عظیم المرتبت ہستی کی وجہ سے وہ موتی ایک بار پھر غائب ہو گیا ۔

اس کے بعد وہ آج تک ہزاروں لوگوں کی کوششوں کے باوجود نہیں مل سکا"...... گارشن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کلاس میں کھڑا لیکچر دے رہا ہو۔

" تو پھر آپ نے یہ سوال مجھ سے کیوں کیا"...... پروفیسر نکسن نے جو اب تک خاموش بیٹھا اس کی بات سن رہا تھا قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" اس لئے پروفیسر کہ آپ نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ آپ کو اس بارے میں معلوم ہے۔ لیکن آپ اسے نہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... گارشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں نے یہ لکھا تھا۔ لیکن آپ اسے کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ موتی اگر حاصل کر بھی لیا جائے تب بھی روحانی طاقتیں اسے دوبارہ غائب کر دیں گی تاکہ دنیا میں شیطانی کارروائیاں زیادہ نہ پھیل سکیں"...... پروفیسر نکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پروفیسر صاحب۔ یہ ڈیول پرل اس لئے غائب ہو جاتا تھا کہ یہ کام اس دور کے انتہائی برگزیدہ شخصیت کے ذریعے کیا گیا تھا۔ ایسی شخصیت کی روحانی طاقت اس قدر پاورفل ہوتی ہے کہ پوری دنیا کی سلطنت اس کے سامنے پرکاہ جیسی حیثیت بھی نہیں رکھتی لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے۔ اب اس دنیا میں جو روحانی طاقتیں موجود ہیں وہ

بہرحال اتنی طاقتور نہیں ہیں کہ اس موتی کو غائب کر سکیں اس لئے اگر اب اسے حاصل کر لیا جائے تو پھر پوری دنیا پر قیامت تک حکومت کی جا سکتی ہے"...... گارشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مذہب کیا ہے۔ آپ عیسائی ہیں، یہودی ہیں یا مسلمان یا آپ کا تعلق کسی اور مذہب سے ہے"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" نسلاً میں یہودی ہوں لیکن اب میں لامذہب ہوں۔ میرا کوئی مذہب نہیں ہے"...... گارشن نے جواب دیا۔

" اس کے باوجود آپ کو یقین ہے کہ موجودہ دور میں روحانی طاقتیں کمزور ہیں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" جی ہاں۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ میں شیطان کا پیروکار ہوں اور آپ کو یہ بتا دوں کہ شیطان کے دربار میں مجھے خاصا بڑا مقام حاصل ہے۔ اس لئے میں وہ کچھ بھی جانتا ہوں جو دوسرے نہیں جانتے"...... گارشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ یہ موتی اپنے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" جی ہاں۔ آپ درست سمجھے ہیں"...... گارشن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پہلی بات یہ ہے مسٹر گارشن کہ میں مذہباً عیسائی ہوں اور میرا تعلق شیطان سے نہیں ہے۔ میں پڑھنے پڑھانے والا آدمی ہوں اور اسی دنیا میں گم رہتا ہوں۔ نہ مجھے شیطان سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی

شیطان کے کسی آدمی سے اس لئے میں اگر شیطان کی مدد کرنے سے
انکار کر دوں تو یہ میرا حق ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ موتی جس
جگہ موجود ہے وہاں آپ تو کیا آپ کا بڑا شیطان بھی نہیں پہنچ سکتا اس
لئے آپ یہ خیال ترک کر دیں تو بہتر ہے"...... پروفیسر نکسن نے
کہا۔

"پروفیسر۔ آپ جتنی دولت چاہیں مجھ سے لے لیں لیکن یہ بات
آپ کو بتانی ہوگی"...... گارشن کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"سوری۔ مجھے دولت کی ضرورت نہیں ہے اور آپ اب جا سکتے
ہیں"...... پروفیسر نکسن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھنے لگے۔

"صرف ایک منٹ پلیز"...... گارشن نے کہا تو پروفیسر دوبارہ
صوفے پر بیٹھ گئے۔ لیکن ان کے چہرے پر انتہائی تکدر کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

"آئی ایم سوری پروفیسر۔ آپ کو میرے لہجے کی وجہ سے تکلیف
ہوئی۔ میں انتہائی معذرت خواہ ہوں۔ لیکن آپ کو اچھی طرح معلوم
ہوگا کہ شیطانی دنیا میں کام کرنے والے بہرحال خاصے طاقتور ہوتے
ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں شیطانی دربار میں عہدہ رکھتا
ہوں اور میرے تحت لاکھوں نہیں، ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کی
تعداد میں شیطانی طاقتیں بہرحال موجود ہیں۔ لیکن آپ قابل احترام
شخصیت ہیں اس لئے میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ یہ بات
سن لیں کہ اب آپ انکار نہیں کریں گے ورنہ آپ کی اکلوتی بیٹی جینی

نکسن کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی تکلیف اٹھانا پڑے گی۔ جینی کو
افریقہ میں غلام بنا کر پہنچایا جا سکتا ہے جہاں وحشی افریقیوں کا پورا
قبیلہ اس کا مالک ہوگا اور آپ اور آپ کی حکومت کچھ بھی نہ کر سکے گی
لیکن میں ایسا نہیں چاہتا ورنہ میں یہ کام پہلے کر کے آپ سے بات
کرتا پھر آپ انکار کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوتے اور ہم جیسے لوگوں
سے آپ کسی ہمدردی، اخلاق اور اصولوں کی پاسداری کی بھی کوئی
توقع نہ رکھیں۔ ہم اپنے مفاد میں ہر وہ کام کر سکتے ہیں جس کا کوئی
دوسرا تصور بھی نہیں کر سکتا اس لئے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ
آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ یہ موتی کہاں ہے اور بس"...... گارشن
نے بڑے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن پروفیسر نکسن کو
اس کے نرم لہجے کے پیچھے چھپی ہوئی دھمکی نے بے اختیار بوکھلا دیا تھا
اسے معلوم تھا کہ اگر گارشن جینی کے بارے میں جو کچھ کہہ رہا ہے وہ
ہو گیا تو پھر کیا ہوگا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ
تم چاہے کچھ بھی کر لو اس موتی کو حاصل نہ کر سکو گے"...... پروفیسر
نکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا مقدر ہے پروفیسر۔ البتہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ
اگر میں اسے حاصل نہ بھی کر سکا تب بھی مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں
ہوگا اور اگر میں نے حاصل کر لیا تب بھی میں کبھی آپ کے یا آپ کی
بیٹی کے خلاف کوئی اقدام نہیں کروں گا اور آپ جب بھی چاہیں مجھ

سے مدد حاصل کر سکتے ہیں ۔ میں آپ کی خدمت کرنا اپنے لئے فخر سمجھوں گا"...... گارشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی پنسلوانا یونیورسٹی میں پڑھاتے ہو"...... پروفیسر نکسن نے کہا تو گارشن بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں پروفیسر صاحب ۔ میں نے یہ بات صرف اس لئے کہی تھی کہ آپ ملاقات پر رضامند ہو جائیں ۔ میں چاہتا تو اپنی شیطانی طاقتوں کے ذریعے بھی آپ کو ملاقات پر مجبور کر سکتا تھا لیکن میں آپ کا احترام کرتا ہوں اس لئے میں نے ایسا کہا تھا ورنہ مجھے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں ایکریمین ریاست جارجیا میں رہتا ہوں اور مجھے آپ اس ریاست کا غیر اعلانیہ حاکم سمجھ سکتے ہیں"...... گارشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے اس سے غرض نہیں ہے ۔ میں تمہیں اپنے وہ نوٹس لا دیتا ہوں جن میں اس موتی کے بارے میں میری ریسرچ موجود ہے ۔ میں نے اسے دانستہ شائع نہیں کرایا تھا اور جس بات کا تم نے حوالہ دیا ہے وہ بھی میں بغیر سوچے سمجھے لکھ بیٹھا تھا ۔ بہرحال اب تم جانو اور روحانی طاقتیں جانیں"۔ پروفیسر نکسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ پروفیسر صاحب"...... گارشن نے بھی اٹھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ پروفیسر نکسن سر ہلاتا ہوا مڑا اور راہداری سے گزر کر دوبارہ اپنے آفس میں پہنچ گیا ۔ اس نے دیوار میں نصب

سیف کھولا اور اس کے سب سے نچلے خانے میں موجود بہت سی فائلوں میں سے ایک فائل اٹھائی ۔ اس پر ڈی پی کے حروف لکھے ہوئے تھے ۔ یہ پروفیسر کے اس موتی پر ریسرچ کے نوٹس تھے ۔ اس موتی کو اصل میں ڈیول پرل کہا جاتا تھا ۔ اس نے سیف کو بند کر کے لاک کیا اور ایک بار پھر اس ڈرائینگ روم نما کمرے میں پہنچ گیا ۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی گارشن احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لو ۔ یہ میری زندگی کا حاصل ہے ۔ میں نے سوچا تھا کہ اسے اپنی موت کے بعد شائع کراؤں گا لیکن تم نے جینی کے بارے میں دھمکی دے کر مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اسے تمہارے حوالے کر دوں"۔ پروفیسر نکسن نے فائل گارشن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ پروفیسر ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ آئندہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی"...... گارشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سن لو کہ اب تم نے آئندہ مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا اور نہ ہی میری بیٹی سے"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا پروفیسر ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں"...... گارشن نے کہا ۔ وہ فائل کو اس طرح پکڑے ہوئے تھا جیسے اس فائل میں ہفت اقلیم کی دولت بند ہو اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹیلر ۔ انہیں گیٹ پر سی آف کر کے پھاٹک بند کر دینا"۔ پروفیسر نے باہر موجود ٹیلر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ٹیلر نے کہا اور پھر وہ گارشن کے ساتھ آگے بڑھ گیا جبکہ پروفیسر نکسن ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا واپس اپنے مخصوص کمرے میں آگیا۔

"کاش میں اس بارے میں نہ لکھتا"...... پروفیسر نے کرسی پر بیٹھ کر قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا لیکن پھر وہ ایک خیال کے تحت چونک پڑا اور اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آسٹر ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ولنگٹن سے پروفیسر نکسن بول رہا ہوں۔ پروفیسر آسٹر سے بات کراؤ"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آسٹر بول رہا ہوں نکسن۔ کوئی خاص بات جو اتنے عرصے بعد فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی پتہ چلتا تھا کہ بولنے والا خاصا ضعیف العمر ہے۔

"سر۔ میں نے ڈیول پرل کے بارے میں آپ کی سرکردگی میں جو ریسرچ کی تھی وہ ریسرچ زبردستی مجھ سے لے لی گئی ہے"۔ پروفیسر نکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ پروفیسر آسٹر اس کا بھی استاد تھا اور اس نے ڈیول پرل پر جو ریسرچ کی تھی اس میں پروفیسر آسٹر نے

بھی اس کی مدد کی تھی۔

"مجھے پہلے ہی اس بات کی توقع تھی اس لئے تو میں نے تمہیں اس ریسرچ سے منع کیا تھا۔ کیا ہوا ہے"...... پروفیسر آسٹر نے اسی طرح کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا تو پروفیسر نکسن نے گارشن کی کال آنے سے لے کر اس کے واپس جانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تم بے فکر رہو۔ یہ گارشن کسی صورت بھی خود یہ موتی حاصل نہیں کر سکتا"...... پروفیسر آسٹر نے کہا۔

"کیوں نہیں حاصل کر سکتا وہ پروفیسر۔ بقول اس کے وہ شیطان کا نمائندہ ہے اور شیطانی طاقتیں اس کے تحت ہیں۔ اسے صرف اس مقام کا علم نہ تھا جو اب ہو جائے گا۔ اب تو وہ آسانی سے اس موتی کو حاصل کر لے گا"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن یہ بہرحال ہمارا مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے۔ ہم نے تو ایک ریسرچ کی تھی اور بس"...... پروفیسر آسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ کا شکریہ۔ آپ سے بات کر کے مجھے بے حد حوصلہ ملا ہے۔ گڈ بائی"...... پروفیسر نکسن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سن کر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب اسے یکسر بھول جائے گا۔ اس طرح ہی جینی کی جان اور عزت بچ سکتی ہے اور جینی کے لئے وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار تھا۔

گارشن ایک بڑی سی عمارت کے ایک کمرے میں صوفے پر بیٹھا ہوا وہ فائل پڑھنے میں مصروف تھا جو پروفیسر نکسن سے لے آیا تھا۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی اور گارشن پڑھنے کے ساتھ ساتھ شراب بھی بوتل کے ذریعے براہ راست پی رہا تھا۔ فائل میں تقریباً ڈیڑھ سو صفحات تھے اور گارشن کو اسے پڑھتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا پھر اس نے آخری صفحہ پڑھ کر فائل کو اس طرح میز پر پٹخ دیا جیسے وہ اسے پڑھ کر بری طرح سے جھلا گیا ہو۔

"یہ کیا ہوا۔ جو اصل جگہ تھی وہ کسی کوڈ میں لکھی ہوئی ہے جبکہ باقی سب بکواس عام الفاظ میں لکھی ہوئی ہے۔ مجھے اس پروفیسر کا کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہی پڑے گا"...... گارشن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس۔ پروفیسر نکسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی پروفیسر نکسن کی آواز سنائی دی۔

"گارشن بول رہا ہوں۔ لگتا ہے مجھے تمہاری بیٹی کا عبرتناک حشر کرنا ہی پڑے گا"...... گارشن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہوا ہے۔ فائل تو تم لے گئے ہو۔ پھر"...... پروفیسر نکسن نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں جو اصل مقام ہے وہ تم نے کوڈ میں لکھا ہے اور باقی سب بکواس عام زبان میں اور تفصیل سے لکھی ہے۔ مجھے اس کوڈ کا درست مطلب بتاؤ ورنہ میں تمہارا اور تمہاری بیٹی کا وہ حشر کروں گا کہ دنیا عبرت پکڑے گی"...... گارشن نے پہلے سے زیادہ سخت اور غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے پوری فائل پڑھ لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"...... گارشن نے اسی طرح برافروختہ لہجے میں کہا۔

"یہ جسے تم کوڈ کہہ رہے ہو یہ سب کچھ میں نے ایک قدیم کتبے سے نقل کیا ہے۔ یہ قدیم کتبہ آسٹریلیا سے ملا تھا۔ اس کی زبان کلیدانی ہے جسے پڑھ لیا گیا ہے اس لئے میں نے اس کتبے پر لکھی ہوئی ساری تفصیل کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن اس کے اندر دو لفظ کلیدانی زبان کی بجائے کسی نہ سمجھ آنے والی زبان میں ہیں۔ یہ دو لفظ سوبراگ، موبراگ ہیں لیکن ان کا مطلب کیا ہے یہ کسی کو بھی

معلوم نہیں ہے اس لئے یہ دو الفاظ میں نے ویسے ہی لکھ دیئے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ یہی دو الفاظ اس مقام کو ظاہر کرتے ہیں جہاں یہ موتی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ دونوں الفاظ قدیم دور کے کسی مقامات کے نام ہیں جنہیں ویسے ہی لکھ دیا گیا ہے ۔ میرے استاد پروفیسر آسٹر اس وقت قدیم تاریخ پر اتھارٹی ہیں ۔ وہ بے حد ضعیف العمر ہیں ۔ میں نے یہ ریسرچ ان کی رہبری میں کی ہے ۔ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ یہ الفاظ مقامات کے نام ہیں لیکن اس سے پہلے یہ نام کسی کتبے یا کسی تاریخ میں نظر نہیں آئے ۔ میرا خیال تھا کہ جب یہ ریسرچ ہو گی تو پھر شاید ان مقامات کے بارے میں کسی طرف سے اطلاع مل جائے ۔ لیکن پھر میں نے اسے شائع ہونے سے روک دیا اس لئے اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے"...... پروفیسر نکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر یہ ریسرچ کیا ہے ۔ اب میں یہ موتی کہاں سے حاصل کروں ۔ بولو"...... گارشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہارے پاس بے شمار شیطانی طاقتیں ہیں جو یقیناً قدیم دور کی ہوں گی ۔ ان سے پوچھ لو ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان مقامات کے بارے میں علم رکھتی ہوں"...... پروفیسر نکسن نے جواب دیا۔

" اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ شکریہ"...... اس بار گارشن نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اسے پروفیسر نکسن کے لہجے سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے اور اس نے خود پوری فائل

پڑھ لی تھی اور واقعی یہی دو الفاظ مقام کو ظاہر کرتے تھے ۔ باقی تو تفصیل تھی کہ کیسے اس موتی کے بارے میں انہیں ایک کتبے سے اطلاع ملی اور پھر کیسے انہوں نے اس پر ریسرچ کی اور اس کے ساتھ ہی اسے اچانک خیال آگیا کہ اس بارے میں اسے ایک شیطانی طاقت پورش سے معلوم کرنا چاہئے کیونکہ پورش قدیم ترین دور کی طاقت تھی ۔ اس لئے اسے یقیناً اس بارے میں علم ہو گا ۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر سامنے پھونک ماردی ۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" آجاؤ اندر پورش ۔ تمہیں اندر آنے کی اجازت دی جاتی ہے"۔ گارشن نے اونچی اور تحکمانہ آواز میں کہا تو اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی جس کے خدوخال بھی قدیم ترین دور کی شہزادیوں سے ملتے تھے اور اس کے جسم پر بھی قدیم ترین دور کا لباس تھا ۔ وہ واقعی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی، اندر داخل ہوئی اور گارشن کے سامنے جھک گئی۔

" پورش اس عزت افزائی پر آقا کی مشکور ہے"...... لڑکی کے منہ سے انتہائی مترنم آواز نکلی۔

" بیٹھ جاؤ ۔ ہم تمہیں اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیتے ہیں"...... گارشن نے کہا تو پورش ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے سامنے کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی تو گارشن نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں آقا"....... پورش نے کہا۔

"یہ دو الفاظ قدیم ترین دور کے کسی مقام کی نشاندہی کرتے ہیں تم بھی قدیم دور کی ہو اس لئے تم مجھے بتاؤ کہ یہ قدیم نام جن مقامات کے ہیں وہ موجودہ دور میں کہاں ہیں"....... گارشن نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے آقا لیکن میں معلوم کر سکتی ہوں"۔ پورش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے"....... گارشن نے چونک کر کہا۔

"میں قدیم ترین دور میں جا کر ایک پجاری کی روح سے پوچھ سکتی ہوں۔ یہ پجاری اس بارے میں یقیناً جانتا ہو گا"....... پورش نے کہا۔

"تو کیا اس پجاری کی روح ابھی تک قدیم دور میں موجود ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... گارشن نے کہا۔

"اس پجاری کا نام راما تھا آقا اور یہ بھی شیطان کا پیروکار تھا۔ اس نے قدیم ترین دور میں مصر اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں فساد برپا کر رکھا تھا۔ پھر اس دور کی روشنی کی انتہائی عظیم شخصیت نے اسے ہلاک کر کے اس کی روح کو زمین کی تہہ میں بنے ہوئے ایک قید خانے میں پھینک دیا کیونکہ اس پجاری کی روح بھی اس قدر طاقتور تھی کہ وہ لوگوں کو نقصان پہنچا سکتی تھی اور تب سے یہ روح اب تک اس جگہ بند ہے اور قیامت تک بھی وہاں سے نہیں نکل سکتی۔ البتہ میں اس سے پوچھ سکتی ہوں کیونکہ میں اس کے پاس آ

جاتی رہتی ہوں۔ میں اس کی ہی نسل سے ہوں اس لئے وہ مجھے اچھا سمجھتا ہے"....... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور معلوم کر کے آؤ"....... گارشن نے کہا۔

"آقا۔ شیطانی دنیا کے قانون کے مطابق مجھے پہلے بھینٹ دیں پھر ہی میں یہ کام کر سکتی ہوں"....... پورش نے کہا۔

"کیا بھینٹ لینی ہے تم نے"....... گارشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اپنے چار گوفری اونٹ دے دو"....... پورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جا کر لے لو۔ لیکن مجھے درست مقام کا پتہ ملنا چاہئے۔ جاؤ"....... گارشن نے کہا تو پورش اٹھی۔ اس کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے صدیوں کے بھوکے کو اچانک اس کی پسندیدہ غذا ملنے کی نوید سنا دی گئی ہو اور پھر وہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"اگر یہ پورش درست مقام معلوم کر لیتی ہے تو چار گوفری اونٹوں کی کیا حیثیت ہے"....... گارشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازے پر دوبارہ دستک کی آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ"....... گارشن نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور پورش اندر داخل ہوئی۔

"کیا معلوم ہوا ہے"....... گارشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ پجاری بھی اس سے واقف نہیں ہے آقا"....... پورش نے

جواب دیا۔

" پھر "....... گارشن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" میں نے اپنے طور پر ایک اور طاقت سے معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ آپ مجھے فنا نہ کر دیں اور اس طاقت نے مجھے بتایا ہے کہ یہ کام اس دنیا میں صرف ایک ہی آدمی کر سکتا ہے اس کا نام عمران ہے اور وہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہتا ہے لیکن وہ کام صرف علمی انداز میں کر سکتا ہے ویسے نہیں ۔ چاہے اسے پوری دنیا کی دولت ہی کیوں نہ دے دی جائے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے آقا کہ وہ آدمی بڑے شیطان اور پورے شیطانی نظام کا سخت ترین اور بڑا دشمن ہے ۔ اس کی پشت پر بڑی بڑی روحانی طاقتیں ہیں اس لئے اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو وہ الٹا اس موتی کو خود حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے کی کوشش شروع کر دے گا اور اس طاقت نے یہ بھی بتایا ہے آقا کہ وہ آدمی بڑے شیطان کے خلاف بے شمار بار کام کر چکا ہے اور بڑا شیطان بھی اسے اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہے "....... پورش نے کہا تو گارشن کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

" بڑے شیطان کا دشمن ۔ اوہ یہ کیسے ممکن ہے "....... گارشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ درست ہے آقا ۔ وہ آدمی عمران پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے "....... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر وہ شیطان کا دشمن ہے تو پھر ہم اس سے مدد کیسے لے سکتے ہیں ۔ بڑا شیطان ناراض نہ ہو جائے گا "....... گارشن نے کہا۔

" بڑا شیطان اس بات سے بے حد خوش ہو گا کہ آپ یہ موتی حاصل کر کے پوری دنیا پر شیطانی جال پھیلا دیں گے "....... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن تم نے بتایا ہے کہ اس کے پیچھے روشنی کی طاقتیں ہیں اس لئے جیسے ہی ہم نے اس سے رابطہ کیا اسے بتا دیا جائے گا "....... گارشن نے کہا۔

" اس کا ایک حل میں نے سوچا ہے ۔ جس طاقت نے یہ ساری باتیں بتائی ہیں اسی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ آدمی کھوج لگانے کا ماہر ہے ۔ اس لئے یہ درست مقام تو بہرحال تلاش کر لے گا لیکن پھر یہ لازماً وہاں سے موتی خود حاصل کرنے اور اسے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس سے بچنے کا ایک طریقہ ہے کہ کوئی بڑا علمی آدمی جس کا کوئی تعلق شیطان یا اس کی طاقتوں سے نہ ہو عمران سے اس کام کے لئے رابطہ کرے ۔ اس طرح اسے اس پر شک نہیں پڑے گا اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا ۔ پھر جیسے ہی وہ مقام معلوم ہو آپ فوراً وہاں سے موتی حاصل کر لیں ۔ پھر آگے آپ خود سمجھتے ہیں ۔ ایک بار یہ موتی آپ کے ہاتھ آ گیا تو پھر یہ عمران بھی آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا "....... پورش نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن ایسا علمی آدمی کہاں سے تلاش کیا

جائے جو ہمارا کام بھی کر دے اور اس عمران کو بھی نہ بتائے کہ یہ
کام ہم نے اسے دیا ہے"...... گارشن نے کہا۔

"آقا ۔ یہ ریسرچ پروفیسر نکسن کی ہے اور آپ نے پروفیسر نکسن
سے یہ ریسرچ اس کی بیٹی کو بے عزت کرنے کی دھمکی دے کر لی ہے
آپ اب یہ ریسرچ اسے واپس کر دیں اور اسے کہیں کہ یہ اب آپ
کے کام کی نہیں ہے ۔ میں پروفیسر کی بیٹی کے ذہن پر قبضہ کر لیتی
ہوں ۔ وہ اپنے باپ کو مجبور کر دے گی کہ وہ عمران سے اس بارے
میں بات کرے اور عمران کو کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا
کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے"...... پورش نے کہا۔

"بہت خوب ۔ تم واقعی بہت ذہین ہو ۔ میں تم سے خوش ہوں ۔
جاؤ اور جا کر چار اور گوفری اونٹوں کی بھینٹ لے لو"...... گارشن نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا تو پورش یکلخت اٹھ کر گارشن کے سامنے
جھک گئی۔

"آقا ۔ آپ اس معاملے میں سامنے نہ آئیں ۔ یہ سارا کام میں کر
لوں گی ۔ میں بھی اس عمران یا اس پروفیسر کے سامنے نہیں آؤں گی
سارا کام صرف اس لڑکی جینی کے ذہن پر قبضہ کر کے ہو جائے گا اور
نہ جینی اور پروفیسر کو معلوم ہو گا اور نہ ہی اس عمران کو اور ہمارا کام
بھی ہو جائے گا"...... پورش نے کہا تو گارشن نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔

پروفیسر اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ایک فائل پر کام کر رہا تھا کہ
دروازہ کھلا اور اس کا خاص ملازم ٹیلر اندر داخل ہوا۔

"تم ۔ کیا بات ہے"...... پروفیسر نکسن نے چونک کر کہا۔

"آپ کے مہمان گارشن صاحب آئے ہیں ۔ میں نے انہیں
ملاقات والے کمرے میں بٹھا دیا ہے اور مشروب بھی پیش کر دیا
ہے"...... ٹیلر نے کہا تو پروفیسر نکسن ہونٹ بھینچے چند لمحے اسے غور
سے دیکھتا رہا پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ اسے ٹیلر پر غصہ آ
رہا تھا کہ اس نے اس سے پوچھے بغیر ہی سب کچھ کر دیا تھا لیکن پھر
اسے خیال آیا کہ اس میں ٹیلر کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ وہ ریٹائرڈ
فوجی تھا اس لئے ایک بار حکم ملنے کے بعد جب تک اسے دوسرا حکم نہ
دیا جائے وہ اس پر مسلسل عمل کرتا رہتا ہے اور چونکہ پہلے پروفیسر
نے اسے گارشن کو کمرے میں بٹھانے اور مشروب پیش کرنے کا حکم

دیا تھا اس لئے اب جب گارشن آیا تو ٹیلر نے پہلے حکم کے مطابق عمل کر دیا کیونکہ پروفیسر نے اسے دوسرا حکم نہ دیا تھا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں آ رہا ہوں "...... پروفیسر نے کہا اور ٹیلر کے واپس چلے جانے کے بعد اس نے فائل بند کی اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب یہ کیوں آیا ہے ۔ یہ تو مصیبت بن گیا ہے "...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈرائینگ روم کے دروازے پر پہنچ گیا ۔ وہاں ٹیلر مؤدبانہ انداز میں موجود تھا ۔ اس نے پروفیسر کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا تو پروفیسر اندر داخل ہوا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا گارشن اٹھ کھڑا ہوا۔

" آپ میری آمد کا سن کر یقیناً پریشان ہو رہے ہوں گے لیکن میں صرف آپ کی فائل واپس کرنے آیا ہوں "...... گارشن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے تہہ شدہ فائل نکال کر اس نے پروفیسر کی طرف بڑھا دی۔

" کیوں "...... پروفیسر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی فائل لے لی۔

" جب یہ میرے کام کی نہیں ہے تو پھر میں کیوں خواہ مخواہ آپ کی ریسرچ برباد کروں ۔ آپ جانیں اور آپ کی ریسرچ ۔ مجھے اجازت دیں "...... گارشن نے جواب دیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ

گیا ۔ پروفیسر نے یقین نہ آنے والے انداز میں فائل کھولی اور پھر وہیں کھڑے کھڑے انہوں نے فائل کے سارے صفحے چیک کئے ۔ یہ واقعی اصل اور مکمل فائل تھی۔

" گڈ گاڈ "...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ ان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ وہ فائل لئے واپس اپنے کمرے میں آئے اور انہوں نے فائل کو واپس سیف میں رکھ دیا جہاں وہ پہلے موجود تھی ۔ پھر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا اور پروفیسر آسٹر کو کال کیا ۔ جب پروفیسر آسٹر کو معلوم ہوا کہ گارشن اصل اور مکمل فائل واپس کر گیا ہے تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے پروفیسر نکسن کو مبارک باد دی۔

" اس کا مطلب ہے پروفیسر کہ اس مقام کا نام کوئی شیطانی طاقت بھی معلوم نہیں کر سکی ۔ گارشن نے لامحالہ اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہو گی "...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" ہاں ۔ البتہ میرا خیال ہے کہ اگر یہ کام کوئی کر سکتا ہے تو وہ ایک ہی سپر جینئیس آدمی ہے "...... دوسری طرف سے پروفیسر آسٹر نے کہا تو پروفیسر نکسن بے اختیار چونک پڑا۔

" پروفیسر ۔ جسے آپ سپر جینئیس کہہ رہے ہیں وہ واقعی کمال کی ذہانت کا مالک ہو گا ۔ کون ہے وہ "...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" مجھے بھی اچانک اس کا خیال آگیا ہے ۔ اس کا نام علی عمران ہے اور وہ پاکیشیا میں رہتا ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا

ہے"...... پروفیسر آسٹر نے کہا۔

" کیا اس کا شعبہ قدیم تاریخ ہے"...... پروفیسر نکسن نے کہا تو دوسری طرف پروفیسر آسٹر بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ لیکن دنیا کا کون سا ایسا شعبہ ہے جس کے بارے میں وہ جانتا نہ ہو اور صرف جانتا ہی نہیں اس میں مہارت بھی رکھتا ہے۔ میرا اس سے تعارف مصر میں ہوا تھا۔ میں ڈاکٹر شعبان کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر شعبان کے بارے میں تو تمہیں معلوم ہے کہ وہ قدیم مصریات کے بہت بڑے ماہر ہیں"...... پروفیسر آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر شعبان صاحب میرے بھی بہت اچھے دوست ہیں۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص عمران اس الجھن کو سلجھا سکتا ہے تو پھر کیوں نہ اس کو واقعی سلجھا لیا جائے۔ اس طرح صحیح معنوں میں میری ریسرچ مکمل ہو جائے گی"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ اسے واقعی سلجھا لینا چاہئے۔ لیکن پھر یہ شیطان لوگ اسے لے اڑیں گے"...... پروفیسر آسٹر نے جواب دیا۔

" جناب۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ تو اس معاملے میں ناکام ہو کر اسے واپس کر گئے ہیں اور اب تو وہ اپنے طور پر اس معاملے کو ختم کر چکے ہیں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن کل تمہیں پریشانی ہو سکتی ہے"...... پروفیسر آسٹر نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی اس بارے میں مزید سوچتا ہوں اور پھر یہ بھی تو ضروری نہیں کہ وہ عمران واقعی اس مسئلے کو حل کر لے گا جبکہ ہم سمیت پوری دنیا کے ماہرین نے اس پر ٹکریں ماری ہیں لیکن یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ او کے۔ گڈ بائی"...... پروفیسر نکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی جو اس سبجیکٹ میں ماہر بھی نہ ہو اس مسئلہ کو علمی طور پر سلجھا سکے جسے پوری دنیا کے ماہرین نہیں سلجھا سکے۔ یہ سب پروپیگنڈا ہے۔ یہ ایشیائی ایسے ہی پروپیگنڈے کر کے اپنی اہمیت بناتے ہیں"...... پروفیسر نکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی تاکہ اندر موجود فائل کو نکال کر اس پر کام شروع کرے کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو پروفیسر نکسن بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ دستک ٹیلر اس وقت دیتا تھا جب کوئی مہمان آ جائے۔

" اوہ۔ کہیں پھر وہ گارشن تو نہیں آ گیا"...... پروفیسر نے چونک کر دل میں سوچا۔

" یس کم ان"...... پروفیسر نے چند لمحوں بعد کہا تو دروازہ کھلا اور ٹیلر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" کون آیا ہے ٹیلر"...... پروفیسر نے پوچھا۔

" جناب بے بی جینی کا فون آیا ہے ۔ وہ آدھے گھنٹے بعد ایئرپورٹ
پہنچ رہی ہیں"...... ٹیلر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" جینی آ رہی ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ویری گڈ نیوز ۔ جاؤ اسے لے
آؤ"...... پروفیسر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" حکم کی تعمیل ہو گی جناب"...... ٹیلر نے سر جھکاتے ہوئے کہا
اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پروفیسر نکسن نے دراز واپس بند
کر دی کیونکہ جینی کی آمد کا سن کر اس کا دل اب کام کرنے کو نہ چاہ
رہا تھا ۔ جینی اس کی اکلوتی بیٹی تھی ۔ پروفیسر نکسن کی بیوی جینی کی
پیدائش کے وقت ہی وفات پا گئی تھی اور پروفیسر نے اس کے بعد
شادی نہ کی تھی تاکہ جینی کی پرورش میں کوئی کوتاہی نہ ہو ۔ جینی کی
پرورش کے لئے انہوں نے ایک گورنس رکھ لی تھی اور وہ خود بھی
یونیورسٹی میں پڑھانے کے علاوہ گھر آکر جینی سے ہی کھیلتے رہتے تھے
جینی سے ان کی یہ محبت ضرب المثل بن چکی تھی ۔ جینی کو بھی قدیم
تاریخ کا مضمون پسند تھا اس لئے اس نے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا
تھا اور پڑھائی اور ریسرچ کرنے کی غرض سے وہ ہوسٹل میں رہنے لگی
تھی ۔ پروفیسر نکسن نے اسے پہلے پہل تو روکنے کی کوشش کی کیونکہ
وہ جینی کے بغیر رہنا اپنے لئے ناممکن سمجھتے تھے لیکن جینی کی ضد پر
انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اسے گریٹ لینڈ کی ہاورڈ یونیورسٹی
میں داخل کرا دیا کیونکہ وہاں قدیم تاریخ کے ڈیپارٹمنٹ میں اس
وقت اعلیٰ ترین ماہرین پڑھا رہے تھے ۔ جینی شروع شروع میں تو ہر ماہ

ہی ملنے کے لئے آجاتی تھی لیکن پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کی
آمد کا وقفہ بھی بڑھتا چلا گیا ۔ پروفیسر نکسن بھی شروع شروع میں بے
حد بے چین رہتا ۔ ساری رات اسے نیند نہ آتی لیکن پھر آہستہ آہستہ
وہ بھی عادی ہوتا چلا گیا اور اب تو یہ وقفہ سالوں پر پھیل گیا تھا ۔
لیکن جب بھی جینی آتی تھی تو پروفیسر کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ
ابھی چھوٹی سی بچی ہو حالانکہ جینی اب پڑھنے کے بعد اس یونیورسٹی
میں پڑھا رہی تھی اور اب خاصی میچور لڑکی بن گئی تھی ۔ پروفیسر کو
اس نے بتایا تھا کہ اس نے ایک لیکچرار سے شادی کر لی ہے اور یہ
دس سال پہلے کی بات تھی ۔ پروفیسر نکسن نے اس پر خوشی کا اظہار
کیا تھا اور پھر جینی اپنے شوہر کے ساتھ یہاں آئی بھی تھی ۔ گو پروفیسر
نکسن کو جینی کا شوہر اچھا نہ لگا تھا لیکن وہ خاموش رہے اور پھر جینی
نے اسے بتایا کہ اس نے اپنے شوہر سے طلاق لے لی ہے کیونکہ اس
کی سوسائٹی بے حد خراب تھی اور وہ کئی پولیس کیسز میں پھنسا ہوا تھا
جس پر پروفیسر نکسن نے سکھ کا سانس لیا۔ اس کے بعد اب تک جینی
نے بھی شادی نہ کی تھی ۔ پروفیسر نکسن کئی بار اسے دوسری شادی
کے لئے کہہ چکا تھا لیکن جینی کا کہنا تھا کہ اسے ایک تجربہ ہی اس قدر
غلط ہوا ہے کہ وہ اب دوسرا تجربہ کرنے کی ہمت ہی نہیں کر پا رہی
اور پروفیسر خاموش ہو جاتا ۔ جینی کی شروع سے ہی عادت تھی کہ وہ
اچانک ہی آجاتی تھی اور ایئرپورٹ سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیتی تھی
آج بھی جینی تقریباً ڈیڑھ سال بعد آ رہی تھی اور اب پروفیسر نکسن بیٹھا

اس کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جینی اندر داخل ہوئی۔ اس کا قد لمبا اور جسم بھرا بھرا سا تھا۔

" پاپا۔ پاپا"...... جینی نے اندر داخل ہوتے ہی چھوٹے بچوں کی طرح کہا اور پھر دوڑ کر وہ پروفیسر نکسن کے گلے سے اس طرح لگ گئی جیسے واقعی چار پانچ سال کی بچی ہو۔

" میری بیٹی۔ میری جینی۔ میری روح"...... پروفیسر نکسن نے انتہائی محبت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" پاپا۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ میں ٹیلر سے پوچھتی رہتی ہوں"...... جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے سامنے ہوں۔ تم بتاؤ کیسی جا رہی ہے لائف۔ تم نے اب تک شادی کیوں نہیں کی"...... پروفیسر نکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے ایک آدمی پسند آگیا ہے پاپا۔ اس کے ساتھ میری کورٹ شپ چل رہی ہے۔ وہ بے حد نفیس آدمی ہے۔ اس کا نام متھونس ہے۔ میتھونس والٹر۔ بہت بڑا بزنس مین ہے۔ ہم جلد شادی کر لیں گے پاپا"...... جینی نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

" تم سے زیادہ نفیس تو بہرحال نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ بتاؤ کہ وجیہہ بھی ہے یا نہیں"...... پروفیسر نکسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بے حد وجیہہ ہے پاپا لیکن آپ سے کم ہے"...... جینی نے کہا تو پروفیسر نکسن بھی بچوں کی طرح خوش ہو کر ہنس پڑا۔

" تم بہت ناٹی ہو بے بی۔ بڑے عرصے بعد تمہیں پاپا کی یاد تو آئی لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم خوش ہو۔ اب کچھ روز یہاں ضرور رہنا۔ میں اب تمہیں بہت مس کرنے لگا ہوں"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" میں یہاں ضرور رہوں گی پاپا۔ لیکن ایک مسئلہ الجھ گیا ہے۔ میں اسے ہی حل کرانے آپ کے پاس آئی ہوں"...... جینی نے کہا تو پروفیسر نکسن چونک پڑا۔

" کون سا مسئلہ ہے۔ مجھے بتاؤ"...... پروفیسر نکسن نے بے چین ہو کر پوچھا۔

" پاپا۔ یونیورسٹی کی لابی میں دوسرے پروفیسرز کے ساتھ میں بیٹھی تھی کہ قدیم تاریخ اور شیطانی موتی کا ذکر آگیا جس پر آپ نے ریسرچ کی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی پروفیسرز کو آپ کے بارے میں بتایا کہ آپ نے اس پر ریسرچ کی ہے تو ان کو یقین نہ آیا کیونکہ آپ کی یہ ریسرچ شائع نہیں ہوئی۔ ایک پروفیسر نے البتہ میری تائید کی کیونکہ وہ پروفیسر آسٹر کا شاگرد رہا ہے۔ اس نے سب کو بتایا کہ آپ نے اس پر پروفیسر آسٹر کے تحت ریسرچ کی ہے لیکن اس پروفیسر نے بتایا ہے کہ وہ مقام جہاں پر موتی موجود ہے اس مقام کا نام نہ تو آپ کو معلوم ہو سکا ہے اور نہ ہی پروفیسر آسٹر اس بارے میں معلوم

کر سکے ہیں اس لئے یہ ریسرچ ادھوری ہے اور اس سے آپ کے نام پر دھبہ آتا ہے اس لئے میں نے فوراً اعلان کر دیا کہ ایسا نہیں ہے۔ ریسرچ مکمل ہو چکی ہے اور مقام کا نام بھی یقیناً آپ نے تلاش کر لیا ہو گا اور میں اسے اب شائع کر دوں گی جس پر میرا مذاق اڑایا گیا تو میں نے دل ہی دل میں اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ میں آپ کے پاس آؤں گی اور آپ سے ریسرچ لے جا کر اسے شائع کر دوں گی اور پھر اس کی ایک ایک کاپی سب کے منہ پر مار کر انہیں بتاؤں گی کہ میرے پاپا کتنے بڑے ریسرچ سکالر ہیں اس لئے آپ مجھے وہ ریسرچ دیں"...... جینی نے اپنے مخصوص انداز میں تیز تیز اور جذباتی لہجے میں کہا۔

" ریسرچ دینے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ اس مقام کا پتہ نہیں چل سکا اور یہ اچھا ہوا کہ اس مقام کا پتہ نہیں چل سکا ورنہ یہ ریسرچ تو میرے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ پھر اگر تم آ کر مانگتی تو میں کیا دیتا"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" ریسرچ ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ کیا مطلب پاپا"...... جینی نے حیران ہو کر کہا تو پروفیسر نکسن نے اسے گارشن کے آنے، دھمکی دے کر ریسرچ لے جانے اور پھر واپس کرنے کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ پاپا۔ آپ کتنے سادہ ہیں۔ یہ لوگ اسی طرح ڈرامے کرتے رہتے ہیں تاکہ دوسروں کی ریسرچ پر ہاتھ صاف کر سکیں۔ اسے یقیناً یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ اگر اس نے یہ ریسرچ اپنے نام سے شائع کر

دی تو کوئی اسے تسلیم نہ کرے گا کیونکہ آپ بھی زندہ ہیں اور پروفیسر آسٹر بھی۔ اس لئے وہ اسے واپس کر گیا"...... جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے تمہاری بات درست ہو لیکن وہ مقام تو واقعی ٹریس نہیں ہو سکا۔ پوری دنیا کے ماہرین نے اس پر ریسرچ کی ہے لیکن کتبے پر لکھے ہوئے وہ الفاظ پڑھے نہیں جاسکے اور نہ کسی تاریخ میں ان کا کوئی ذکر آیا ہے"...... پروفیسر نکسن نے کہا۔

" کیا پروفیسر آسٹر بھی بے بس ہو گئے ہیں۔ پھر تو میرے ساتھی پروفیسرز میرا دل کھول کر مذاق اڑائیں گے۔ نہیں ڈیڈی۔ آپ کو ہر قیمت پر اسے پڑھنا ہو گا"...... جینی نے میز پر مکے مارتے ہوئے کہا۔

" میری اس سلسلے میں پروفیسر آسٹر سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک بات کی ہے لیکن مجھے اس پر یقین نہیں آیا"...... پروفیسر نکسن نے کہا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

" کیا پاپا۔ آپ مجھے بتائیں"...... جینی نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو پروفیسر نے اسے ڈاکٹر شعبان اور عمران کے بارے میں بتا دیا۔

" اوہ۔ انکل شعبان تو بہت اچھے ہیں۔ وہ مجھ سے بے حد پیار کرتے ہیں۔ وہ ہماری یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر ہیں۔ میں خود ان سے بات کرتی ہوں"...... جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"پاپا۔ان کا فون نمبر کیا ہے"....... جینی نے پوچھا۔

"میں ڈائری دیکھ کر بتا سکتا ہوں۔اب مجھے زبانی تو یاد نہیں ہے"....... پروفیسر نکسن نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر انہوں نے ایک ڈائری نکالی اور اسے کھول کر اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے تھوڑی دیر بعد ان کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔

"اس وقت وہ یونیورسٹی میں ہوں گے"....... پروفیسر نکسن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصر کا رابطہ نمبر اور ڈاکٹر شعبان کا نمبر بتانا شروع کر دیا۔جینی نے نمبر پریس کئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ڈاکٹر شعبان بول رہا ہوں"....... ایک بھاری سی باوقار آواز سنائی دی۔آواز اور لہجے سے پتہ چلتا تھا کہ بولنے والا خاصی عمر کا آدمی ہے۔

"انکل۔میں جینی بول رہا ہوں۔جینی نکسن"....... جینی نے اپنے مخصوص انداز میں تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ مائی سویٹ ہارٹ۔تم نے فون کیا ہے۔کیوں کیا کوئی مسئلہ ہے"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر شعبان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے پروفیسر نکسن کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ وہ ڈاکٹر شعبان کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی بیٹی سے پرخلوص محبت کرتا ہے۔

"ایک مسئلہ ہے انکل اور اسے آپ ہی حل کر سکتے ہیں۔ڈیڈی آپ کو تفصیل بتائیں گے"....... جینی نے کہا اور رسیور پروفیسر نکسن کی طرف بڑھا دیا۔پروفیسر نکسن نے اسے ریسرچ کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔البتہ وہ گارشن والی بات گول کر گیا تھا۔

"پروفیسر آسٹر نے کہا تو ٹھیک ہے۔علی عمران واقعی سپر جینئیس ہے۔بعض اوقات تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں اس کے سامنے طفل مکتب ہوں لیکن وہ بے حد مصروف رہتا ہے اور پھر اسے آخر اس مقام کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔وہ کیوں یہ درد سر مول لے گا"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

"انکل پلیز۔آپ پلیز اسے منائیں ورنہ میں خودکشی کر لوں گی"....... جینی نے اپنے پاپا کے ہاتھ سے رسیور جھپٹتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے۔ارے۔یہ کیا کہہ رہی ہو"....... ڈاکٹر شعبان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں انکل۔آپ مجھے جانتے تو ہیں۔میں اپنے ساتھیوں کے سامنے شکست تسلیم نہیں کر سکتی۔بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے"....... جینی نے کہا۔

"اوکے۔اوکے۔پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔میرا وعدہ کہ یہ کام ضرور ہو گا۔تم ایسا کرو کہ اپنے پاپا سے وہ ریسرچ پیپر لے کر میرے پاس آجاؤ۔میں اسے پڑھ کر کوئی ایسی بات نکالوں گا کہ

عمران اس پر کام کرنے پر مجبور ہو جائے"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

"میں پہنچ رہی ہوں انکل ۔ آج ہی ۔ پھر آپ میرے ساتھ پاکیشیا چلیں گے"....... جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں ۔ میری طبیعت خراب رہتی ہے اس لئے میں تو اتنا طویل سفر نہیں کر سکتا البتہ میں اس سے بات کر لوں گا پھر تم چلی جانا"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

"اوکے ۔ تھینک یو انکل"....... جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ڈیڈی ۔ آپ وہ ریسرچ فائل مجھے دیں ۔ میں ٹیلر کو ساتھ لے کر ابھی جاتی ہوں ۔ فلائٹ چارٹرڈ بھی تو کرائی جا سکتی ہے"۔ جینی نے کہا تو پروفیسر نکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر سیف کی طرف بڑھ گئے جہاں انہوں نے فائل رکھی ہوئی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ میں کرسی پر بیٹھا بظاہر ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا لیکن اس کا ذہن بار بار کتاب سے ہٹ کر کہیں اور پہنچ جاتا تھا ۔ اس کے ذہن میں بار بار وہی تصویر ابھر آتی تھی جب وہ ایک چارپائی پر بندھا ہوا پڑا تھا اور بوڑھا چیتھڑوں کے ڈھیر پر بیٹھا اس پر ہنس رہا تھا ۔ گو وہ سید چراغ شاہ صاحب سے مل آیا تھا لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے بھی ان لوگوں کے بارے میں صرف اتنا کہہ کر بات بدل دی تھی کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اپنی ڈیوٹیاں انجام دے رہے ہیں ۔ لیکن عمران کے لئے یہ ایسا واقعہ تھا جو کسی صورت بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہا تھا ۔ چند لمحوں کے اندر اس نے کھڑے کھڑے جو کچھ دیکھا تھا وہ کوئی خواب یا ذہنی خیال نہ تھا ۔ وہ حقیقت تھی اور سید چراغ شاہ صاحب نے بھی اسے حقیقت ہی کہا تھا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ پھر وقت کیسے ٹھہر گیا تھا ۔ بظاہر تو

اسے اس سارے معاملے میں کافی وقت لگ گیا تھا ۔ شاید ایک دو گھنٹے تو لگ ہی گئے ہوں گے لیکن بقول مستری محمد اعظم وہ اینٹوں کے ڈھیر کے پاس چند لمحوں کے لئے رکا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ اسے یہ سب کچھ سمجھ ہی نہ آ رہا تھا ۔ گو وہ اس سے پہلے بے شمار ماورائی معاملات میں ملوث ہو چکا تھا لیکن ایسا واقعہ پہلی بار اسے پیش آیا تھا اس سے پہلے ایسا کوئی تجربہ اس کے ساتھ نہ ہوا تھا۔

" صاحب ۔ کیا بات ہے ۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"۔ اچانک عمران کے کانوں میں سلیمان کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا ہے ۔ کیوں پوچھ رہے ہو"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کتاب سامنے رکھے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا ۔ کوئی خاص بات ہے صاحب ۔ ویسے آپ کل سے خاموش خاموش سے ہیں"....... سلیمان نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"کل میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا ہے کہ اب تک میرا دماغ ایڈجسٹ نہیں ہو رہا"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا ہے صاحب ۔ مجھے بتائیں ۔ کیا ہوا ہے"....... سلیمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے شروع سے آخر تک

ساری بات بتا دی اور اسے یہ بھی بتا دیا کہ وہ وہاں سے سیدھا واپس سید چراغ شاہ صاحب کے پاس گیا تھا اور پھر سید چراغ شاہ صاحب نے جو کچھ کہا تھا وہ بھی اس نے سلیمان کو بتا دیا۔

" اس آدمی کا حلیہ کیا تھا صاحب"....... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل سے حلیہ بتا دیا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ یہ تو منگتے کا حلیہ ہے"....... سلیمان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" منگتا ۔ کیا مطلب ۔ کون ہے یہ منگتا ۔ کیا وہ بھکاری ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بھکاری نہیں ہے ۔ ویسے اسے منگتا کہا جاتا ہے ۔ اس لئے کہ وہ ہر وقت یہ کہتا رہتا ہے کہ میں منگتا ہوں تو داتا ہے ۔ ویسے وہ مجذوب ٹائپ کا آدمی ہے ۔ کوڑے کے ڈھیروں پر سے پرانے کپڑے وغیرہ اکٹھے کرتا رہتا ہے ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ منشیات کا عادی ہے کچھ اسے مجذوب کہتے ہیں"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں رہتا ہے وہ"....... عمران نے پوچھا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ۔ میں تو اکثر اسے بازاروں میں گھومتا دیکھتا رہتا ہوں ۔ لیکن بہرحال اس کا پتہ معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اب میرے خیال میں اس کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ شاہ صاحب نے کہہ دیا ہے کہ یہ کام آپ کو انتباہ کے طور پر کیا گیا ہے"....... سلیمان نے

کہا۔

" لیکن یہ ہوا کیسے ۔ میں تو اسی پریشانی میں ہوں ۔ چند لمحوں کے اندر کئی گھنٹے کیسے گزر گئے "....... عمران نے کہا۔

" صاحب ۔ اللہ والوں کے لئے ہر کام ممکن ہے ۔ یہ وقت دنیا والوں کے لئے ہوتا ہے ۔ اللہ والے اس سے بے نیاز ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے اس کارخانہ قدرت کے اصول عام دنیا داروں سے مختلف ہوتے ہیں اور آپ کو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ آپ کو اس قابل سمجھا جا رہا ہے کہ آپ کی معمولی سی غلطی جسے عام طور پر غلطی ہی نہیں سمجھا جاتا اس پر بھی آپ کو باقاعدہ انتباہ کر دیا گیا ہے "۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو سلیمان ۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا مجھ ناچیز پر خصوصی کرم ہے "....... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں صاحب "....... سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی۔

" صاحب ۔ اگر آپ اسے گستاخی نہ سمجھیں تو ایک درخواست کروں "....... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" یہ کس انداز میں بات کر رہے ہو ۔ کیا کہنا چاہتے ہو "۔ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کو یہ کاشن اس لئے دیا گیا ہے کہ

آپ اپنے اندر موجود معمولی سی کوتاہی کو بھی دور کر دیں کیونکہ آپ کے سر پر کوئی بھاری ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے "....... سلیمان نے کہا۔

" بھاری ذمہ داری ۔ کیا مطلب ۔ کیسی ذمہ داری "....... عمران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ایسے نیک کام کی ذمہ داری جو آپ پہلے بھی کرتے رہے ہیں "....... سلیمان نے جواب دیا۔

" اوہ نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو سید چراغ شاہ صاحب ضرور کوئی نہ کوئی اشارہ دیتے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے اس لئے آپ کو کوئی اشارہ نہیں کیا ہو گا کہ وہ آپ کو ضائع نہیں کرنا چاہتے ۔ انہیں آپ کی طبیعت اور مزاج کا علم ہو گیا ہے کہ آپ اپنی روٹین سے ہٹ کر کام کو بوجھ سمجھتے ہیں اس لئے آپ فوری انکار کر دیتے ہیں لیکن جب آپ کے گلے میں ڈھول پڑ جاتا ہے اور آپ اسے اتار نہیں سکتے تو پھر مجبوراً آپ کو اسے بجانا پڑتا ہے اور اس طرح وہ کام بھی ہو جاتا ہے اور آپ بھی ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو آپ انکار نہ کیا کریں "....... سلیمان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ وعدہ رہا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" شکریہ صاحب "....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ ۔ یہ بتاؤ کہ میں جو کار خیر کروں اور انکار نہ کروں تو کیا اس کے پیچھے تمہارا صرف نیکی کا جذبہ ہے یا کچھ اور بھی مقصد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب ۔ جب تک قرض خواہ زندہ رہے تب تک قرضے کی واپسی کی آس رہتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔ پھر ابھی اس نے چائے کی پیالی ختم ہی کی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جینی نکسن ہے ۔ میں ہاورڈ یونیورسٹی گریٹ لینڈ میں شعبہ قدیم تاریخ میں پڑھاتی ہوں اور اس وقت پاکیشیائی دارالحکومت کے ہوٹل گرانڈ سے بول رہی ہوں ۔ مجھے مصر کے ڈاکٹر شعبان نے آپ کے پاس بھیجا ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں حاضر ہو جاؤں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران ڈاکٹر شعبان اور شعبہ قدیم تاریخ کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی سلیمان کی بات گھوم گئی کہ اس پر کوئی بھاری ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے۔

"یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ مجھ جیسے ناچیز کو ملنے کے لئے اتنا طویل سفر کر کے آئی ہیں اور آپ نے ڈاکٹر شعبان کا نام بھی لیا

ہے ۔ اگر آپ کہیں تو میں خود ہوٹل گرانڈ حاضر ہو جاؤں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب کہ آپ نے اتنے اچھے انداز میں میرا استقبال کیا ہے ۔ لیکن جو بات میں آپ سے کرنا چاہتی ہوں اس کے لئے ہوٹل کا کمرہ مناسب نہیں رہے گا اس لئے میں خود ہی حاضر ہو جاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرے فلیٹ کا ایڈریس آپ کو معلوم ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی معلوم ہے ۔ میں ٹیکسی پر آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک ڈائری نکالی اور اسے کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا ۔ پھر ایک صفحے پر اس نے ڈاکٹر شعبان کا فون نمبر نوٹ کیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے مصر کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت قاہرہ کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ اب کمپیوٹر سے چیک کر کے بتائے گی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈاکٹر شعبان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر شعبان کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش و خرم رکھے۔ تم اس طرح مکمل سلام کر کے دوسرے کو جو بے پناہ مسرت بخشتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا ضرور دے گا"...... ڈاکٹر شعبان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"سلامتی کے ساتھ ساتھ مجھ جیسے گنہگار کو رحمت اور برکت کی بھی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے کسی مس یا مسز جینی کو پاکیشیا بھجوایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مس جینی تمہارے پاس موجود ہے"...... ڈاکٹر شعبان نے چونک کر پوچھا۔

"ان کا ابھی فون آیا ہے کہ وہ ہوٹل سے میرے فلیٹ پر قدم رنجہ

فرمانے والی ہیں۔ میں نے سوچا کہ اس دوران آپ سے پوچھ لوں کہ محترمہ کی آمد کی وجہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جینی خود بھی شعبہ قدیم تاریخ پڑھاتی ہیں اور ان کے والد پروفیسر نکسن اس شعبے میں اتھارٹی ہیں۔ پروفیسر نے قدیم تاریخ کے سلسلے میں ایک ریسرچ معروف ترین پروفیسر آسٹر کے تحت مکمل کی ہے۔ اس ریسرچ میں ایک کتبے نے بنیادی رول ادا کیا ہے لیکن اس کتبے میں دو الفاظ جو کسی مقام کے ہیں تمام تر کوششوں کے باوجود نہیں پڑھے جا سکے۔ پروفیسر نکسن نے اس سلسلے میں مجھ سے بات کی ان کی بیٹی جینی اس ریسرچ کو مکمل کر کے شائع کرانے کی خواہش مند ہے۔ میں نے انہیں تمہارا ریفرنس دیا کہ تم اگر اس علمی معاملے میں مدد کرنے کا بیڑا اٹھا لو تو یقیناً یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جینی وہ ریسرچ فائل لے کر میرے پاس مصر آئی۔ پھر پروفیسر نکسن اور پروفیسر آسٹر نے فون کالز کیں اور ان دونوں نے میرا شکریہ ادا کیا کہ میں اس علمی ریسرچ میں مدد کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے جینی کو تمہارے پاس بھجوا دیا۔ میں نے اسے کہا تھا کہ جب وہ تم سے ملے تو پھر مجھے فون کر دے میں تمہاری عمران سے سفارش کر دوں گا"...... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب۔ میرا تو قدیم تاریخ سے کوئی براہ راست تعلق ہی نہیں ہے اور جس مسئلے کو اتنے بڑے بڑے پروفیسرز حل نہیں کر سکے میں اسے کیسے حل کر سکتا ہوں"...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ اگر تم چاہو تو تم اسے حل کر سکتے ہو۔ کیسے حل کر سکتے ہو یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ معاملہ شیطان سے تعلق رکھتا ہے"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" شیطان سے تعلق۔ کیا مطلب"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تفصیل تمہیں جینی بتائے گی یا پھر تم اس کے والد پروفیسر نکسن سے فون پر بات کر لینا۔ بہرحال یہ کام تم نے کرنا ہے کیونکہ میں نے اپنی طرف سے انہیں یقین دلایا ہے کہ تم میری بات نہیں ٹالو گے اور اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم میری بات کی لاج رکھتے ہو یا نہیں"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

" میں انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا ڈاکٹر صاحب۔ لیکن آپ تو اسے علمی بات کہہ رہے تھے"....... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ یہ معاملہ علمی ہی ہے۔ ویسے قدیم تاریخ کے اس سلسلے کا تعلق قدیم تاریخ کے حوالے سے شیطان سے بنتا ہے۔ مجھے پوری تفصیل کا علم نہیں ہے۔ تم ان سے ہی معلوم کر لینا"....... ڈاکٹر شعبان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ہر صورت میں کوشش کروں گا کہ آپ کی بات اونچی رہے"....... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ اللہ حافظ"....... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان۔ ایک خاتون آ رہی ہیں۔ انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھاؤ"....... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب"....... سلیمان نے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے جواب دیا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ سلیمان کے ذہن میں یہ بات کیسے آ گئی حالانکہ اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی اور سلیمان نے جو کچھ سوچا تھا وہ فوراً ہی درست ثابت ہو گیا۔ وہ اس پر واقعی حیران ہو رہا تھا۔

" میرا نام جینی ہے اور میں نے علی عمران صاحب سے ملنا ہے"۔ دروازہ کھلتے ہی جینی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" میرا نام سلیمان ہے اور میں ان کا باورچی ہوں۔ آپ تشریف لائیے"....... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازیں ڈرائینگ روم کے دروازے تک پہنچ گئیں اور پھر سلیمان سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر گیا تو عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا۔ وہاں صوفے پر ایک لمبے قد اور قدرے بھرے ہوئے جسم کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ خاصی پڑھی لکھی خاتون ہے۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں آپ کو اپنے فلیٹ پر خوش آمدید کہتا ہوں "....... عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو جینی جو عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" جی ۔ میں جینی ہوں ۔ آپ سے فون پر بات ہوئی تھی " ۔ خاتون نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" جی تشریف رکھیں ۔ میں نے آپ کی آواز پہچان لی ہے ۔ ویسے آپ کی آواز سن کر میرا خیال تھا کہ آپ بوڑھی خاتون ہوں گی ۔ لیکن میرا اندازہ غلط نکلا ۔ آپ تو نہ صرف نوجوان ہیں بلکہ چندے آفتاب اور چندے مہتاب ہیں "....... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڑے فدویانہ سے لہجے میں کہا ۔

" آپ کا شکریہ ۔ آپ پہلے ڈاکٹر شعبان سے بات کر لیں پھر مزید بات ہو گی "....... جینی نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" میں نے آپ کا فون آنے کے بعد بات کر لی ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کوئی علمی کام مجھ سے کرانا چاہتی ہیں ۔ لیکن مس جینی میں یہ بات پہلے ہی کھل کر بتا دوں کہ میں نے ڈگریاں صرف رعب ڈالنے کے لئے حاصل کی ہیں ورنہ میرا علم سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا اس آدمی کا سمندر سے ہوتا ہے جو تیرنا نہیں جانتا ۔ البتہ کنارے پر مل جانے والی چند سیپیاں اٹھا کر وہ ماہر تیراک ہونے کا رعب ڈالنا شروع

کر دیتا ہے "....... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو جینی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر مجھے اجازت دیں "....... جینی نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" ارے ۔ ارے ۔ تشریف رکھیئے ۔ چائے پی لیں پھر بات ہو گی "....... عمران نے کہا ۔

" چائے کے بعد بھی تو آپ نے یہی کہنا ہے ۔ پھر "....... جینی نے کچھ برا منانے کے انداز میں کہا ۔

" چائے پینے کے بعد اور چائے پینے سے پہلے کے حالات میں خاصا فرق ہوتا ہے ۔ چائے پینے سے ذہن کے وہ خلیات بھی حرکت میں آ جاتے ہیں جو چائے پینے سے پہلے گہری نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں "....... عمران نے جواب دیا تو اس بار جینی کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی ۔

" مجھے انکل ڈاکٹر شعبان نے یہ تو بتایا تھا کہ آپ بے حد شوخ طبع واقع ہوئے ہیں لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ آپ بے حد شوخ مزاج بھی ہیں ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں فون پر ہی کہہ دیتی کہ آپ میرے آنے تک چائے پی لیں "....... جینی نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" اکیلے تو میں چائے پیتا رہتا ہوں لیکن میرے ذہن کے خصوصی خلیات خواب خرگوش میں پڑے رہتے ہیں ۔ یہ اس وقت اٹھتے ہیں

جب چائے کسی خوبصورت خاتون کے ساتھ پی جائے"...... عمران
نے کہا تو جینی کا چہرہ یکلخت جگمگا اٹھا۔

" آپ واقعی بات کرنے کا ہنر جانتے ہیں ۔ آپ نے جس
خوبصورت انداز میں میری تعریف کی ہے اس کے لئے آپ کی شکر
گزار ہوں"...... جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے
سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن
میز پر لگانے شروع کر دیئے ۔ ساتھ ہی نمکو اور ڈرائی فروٹ کی پلیٹس
بھی تھیں ۔ پھر ٹرالی ایک طرف روک کر وہ واپس چلا گیا۔

" لیجئے "...... عمران نے کہا تو جینی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے
پیالی اٹھالی اور چائے کے ساتھ ساتھ پستہ کھانا شروع کر دیا۔ جب
انہوں نے چائے پی لی تو سلیمان نے آکر برتن اٹھائے اور انہیں ٹرالی
میں رکھ کر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

" ہاں ۔ اب بتائیں کیا مسئلہ ہے مس جینی ۔ اب میرے ذہنی
خلیئے واقعی جاگ اٹھے ہیں"...... عمران نے کہا تو جینی نے مسکراتے
ہوئے ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالی اور اسے
عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" یہ میرے والد پروفیسر نکسن کی ریسرچ ہے ۔ اس ریسرچ کے
صفحہ نمبر دو سو دس پر ایک کتبے کی کاپی موجود ہے ۔ اس کتبے پر دو
الفاظ سوبراگ موبراگ درج ہیں اور ان کا مطلب کسی کو پتہ نہیں
چل سکا ۔ کتبے کے مطابق اور ریسرچ کے مطابق یہ دونوں الفاظ کسی

علاقے یا شہر یا پہاڑی کے نام ہو سکتے ہیں لیکن باوجود انتہائی کوشش
کے آج تک یہ سمجھ میں نہیں آسکا کہ یہ کن علاقوں کے نام ہیں"۔
جینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس ریسرچ کا اصل ہدف کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

" عمران صاحب ۔ میں آپ کو مختصر بتا دیتی ہوں ۔ تفصیل آپ
اس فائل میں پڑھ لیں گے ۔ قدیم ترین دور میں ایک سیاہ رنگ کا
موتی تھا جو بڑے شیطان کا مرکزی موتی تھی ۔ اس موتی میں بڑے
شیطان نے اپنی لاکھوں ذریات اور طاقتیں جمع کر دی تھیں جو اس
موتی کی غلام تھیں ۔ پھر جب انسانوں کی آبادیاں پھیل گئیں تو
بڑے شیطان نے اپنے انسان نائب بنا دیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ
انسانوں کو گمراہ کیا جا سکے اور ان پر ایک چیف بنا دیا گیا جسے نائب
شیطان کہا جاتا تھا اور یہ موتی اس نائب شیطان کی تحویل میں رہتا تھا
اور وہ اس موتی کی وجہ سے شیطان کے بعد سب سے زیادہ شیطانی
طاقتوں کا مالک بن جاتا تھا ۔ جب وہ طبعی موت مر جاتا تو یہ موتی
شیطان اپنے کسی دوسرے نائب کو دے دیتا ۔ اس طرح صدیاں گزر
گئیں اور اس موتی کی وجہ سے انسانوں کی گمراہی اپنے عروج پر پہنچ
گئی تو قدیم تاریخ کے مطابق ایک برگزیدہ ہستی نے اس موتی کو
کسی ایسی جگہ پہنچا دیا جہاں سے کوئی اسے حاصل نہ کر سکتا تھا ۔ حتی
کہ بڑا شیطان بھی نہیں ۔ لیکن صدیوں سے لوگ اس موتی کو تلاش

کرتے رہے لیکن موتی انہیں نہ مل سکا۔ پھر ڈیڈی کو آسٹریلیا کے انتہائی قدیم ترین کھنڈرات سے ایک کتبہ ملا۔ اس کتبے پر لکھا تھا کہ یہ موتی اس محترم و مکرم شخصیت نے سوبراگ موبراگ میں چھپا دیا ہے۔ چنانچہ ڈیڈی نے اس ڈیول پرل پر ریسرچ شروع کر دی لیکن وہ بھی اس علاقے یا جگہ کو تلاش نہیں کر سکے۔ چنانچہ انہوں نے یہ ریسرچ ادھوری چھوڑ دی اور اسے شائع نہ کرایا۔ میرا تعلق بھی قدیم تاریخ کے شعبے سے ہے۔ میں ہاورڈ یونیورسٹی میں پڑھاتی ہوں۔ وہاں فیلوز پروفیسرز کے ساتھ اس ریسرچ پر بحث شروع ہو گئی۔ سب نے اس ریسرچ سے انکار کر دیا کیونکہ یہ ریسرچ شائع نہ ہوئی تھی۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ڈیڈی نے کی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس ریسرچ کو شائع کروں گی تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ میرے ڈیڈی پروفیسر نکسن اس شعبے کے کتنے بڑے سکالر ہیں۔ لیکن جب میں نے ڈیڈی سے اس سلسلے میں بات کی تو انہوں نے اس لئے اسے شائع کرانے سے انکار کر دیا کہ اس ریسرچ کے شائع ہونے پر الٹا ان کی بے عزتی ہو گی کہ وہ اصل مقام تو معلوم ہی نہیں کر سکے۔ ان کی بات بھی درست تھی لیکن میں نے بھی ضد پکڑ لی۔ پھر میں نے ڈیڈی کے استاد پروفیسر آسٹر سے بات کی۔ انہوں نے بھی یہی بات کی کہ انہوں نے بھی اپنی پوری کوشش کر لی ہے لیکن ان جگہوں کے بارے میں کوئی حتمی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ میں نے جب ضد کی کہ اس کے باوجود اسے شائع ہونا چاہئے تو انہوں نے بھی یہی بات کی

کہ اس ادھورے انداز میں اس کے شائع ہونے سے ان کی بھی بے عزتی ہو گی کیونکہ اس ریسرچ کو ڈیڈی نے ان کے تحت ہی مکمل کیا تھا۔ البتہ پروفیسر آسٹر نے آپ کا حوالہ دیا۔ آپ سے ان کی ملاقات ڈاکٹر شعبان کے ہاں ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر شعبان نے ایک بار ان سے کہا تھا کہ پاکیشیا میں ایک نوجوان علی عمران ہے جو ویسے تو سائنس کا ڈاکٹر ہے لیکن وہ دنیا کے ہر علم کا ماہر ہے اور وہ ناممکن کو بھی ممکن بنانے کا فن جانتا ہے۔ اگر یہ علی عمران حامی بھر لے تو یہ علمی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میرے کہنے پر ڈیڈی نے انکل ڈاکٹر شعبان سے بات کی اور انہوں نے وعدہ کر لیا کہ وہ آپ کو اس پر آمادہ کر لیں گے۔ چنانچہ ڈاکٹر شعبان نے مجھے یہ ریسرچ دے کر آپ کے پاس بھیج دیا اور مجھے کہا کہ میں آپ سے مل کر آپ سے بات کروں اور پھر انہیں فون کر دیا جائے لیکن آپ نے میرے آنے سے پہلے ہی ان سے بات کر لی اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ نے فوری طور پر جس انداز میں باتیں کیں ان سے مجھے انتہائی مایوسی کا احساس ہوا تھا کیونکہ انکل ڈاکٹر شعبان نے آپ کی جتنی تعریفیں کی تھیں میرا خیال تھا کہ آپ بوڑھے اور انتہائی خشک مزاج ٹائپ آدمی ہوں گے لیکن آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہوا کہ آپ تو شوخ فطرت نوجوان ہیں اور ظاہر ہے جس علمی گتھی کو بڑے بڑے ماہرین نہیں سمجھ سکے وہ آپ کیسے سمجھ سکیں گے لیکن پھر مجھے یاد آگیا کہ انکل شعبان نے مجھے خصوصی طور پر کہا تھا کہ آپ شوخ اور مزاحیہ باتیں

کرنے کے عادی ہیں اس لئے میں آپ کی باتوں کا خیال
کروں"...... جینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"آپ کا شکریہ کہ آپ نے کھل کر بات کر دی ہے۔ لیکن آپ
کیوں اسے اوپن کرانا چاہتی ہیں۔ جو چیز چھپی ہوئی ہے وہ چھپی
رہے تو اچھا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"آپ اسے عورت کی ضد کہہ لیں یا کچھ اور کہہ لیں لیکن
بہرحال اسے ضرور شائع کروں گی۔ لیکن ڈیڈی اور پروفیسر آسٹر نہ
مانتے۔ ان کے خیال کے مطابق یہ ان کی بے عزتی ہو گی۔ البتہ یہ
سکتا ہے کہ جب ڈیڈی اور پروفیسر آسٹر فوت ہو جائیں تب میں ا
شائع کر دوں اور کیا ہو سکتا ہے"...... جینی نے جواب دیا تو عمرا
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"مس جینی۔ اس معاملے کو ایک اور نظر سے بھی دیکھا جا
ہے کہ اس علمی گتھی کو اگر حل کر دیا جائے اور اس مقام کو ٹریس
لیا جائے جہاں یہ شیطانی موتی چھپایا گیا ہے تو لامحالہ اسے حا
کرنے کے لئے دنیا بھاگ پڑے گی اور اس کے اوپن ہوتے ہی د
میں شیطان اور اس کی ذریات کو طاقت مل جائے گی۔ اس کی کو
ایسی اہمیت ہے تو اسے چھپایا گیا ہے اور چھپایا بھی اس انداز میں
ہے کہ یہ کسی سے بھی ٹریس نہیں ہو رہا جبکہ آپ صرف اپنے ڈیڈ
کا نام اونچا کرنے کے لئے اسے اوپن کرانا چاہتی ہیں"...... عمر
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس موتی کے بغیر کیا شیطانی کام بند ہو گئے ہیں
کیا دنیا میں شیطان اور اس کی ذریات نے انسانوں کو گمراہ کرنے سے
اپنے آپ کو روک لیا ہے۔ پوری دنیا میں شیطانی کارخانے چل رہے
ہیں تو اس موتی کے مل جانے سے اس میں کیا طاقت آ جائے گی۔
جس وقت اس موتی کو چھپایا گیا تھا تو اس وقت انسان کا شعور اس
قدر ترقی یافتہ نہ تھا جتنا آج ہے اس لئے جو لوگ آج بھی شیطان اور
شیطانی کاموں سے بچے ہوئے ہیں وہ پھر بھی بچے ہی رہیں گے۔ لیکن
یہ علمی بات لوگوں کے سامنے آ جائے گی"...... جینی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"آپ کی بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ یہ ریسرچ پیپر
میرے پاس چھوڑ جائیں۔ میں اسے پڑھ لوں پھر میں اس پر کام کر
سکوں گا۔ لیکن میں آپ سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتا کیونکہ ڈاکٹر
شعبان صاحب بزرگ اور نیک آدمی ہیں اور وہ دوسروں کے بارے
میں اور خصوصاً مجھ جیسے عام سے آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھتے
ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ میں ناممکن کو ممکن بنا سکتا
ہوں"...... عمران نے کہا۔
"آپ مجھ سے صرف یہ وعدہ کر لیں کہ آپ اس پر کام کریں گے۔
اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں اس کی کوئی ذمہ داری آپ پر
نہیں ہو گی"...... جینی نے کہا۔
"لیکن نجانے اس میں کتنا عرصہ لگ جائے جبکہ آپ اسے فوری

شائع کرانے کی خواہش مند ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے وعدے کے بعد اس وقت تک اسے شائع نہیں کراؤں گی جب تک آپ فیصلہ کن جواب نہیں دے دیتے۔ یہ میرا وعدہ رہا"۔ جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر میرا بھی وعدہ کہ میں اس پر اپنی پوری نیک نیتی سے کام کروں گا۔ لیکن کیا میں اپنی کوشش میں کامیاب ہو سکتا ہوں یا نہیں اس کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد اسے مکمل کر لوں"...... عمران نے کہا تو جینی نے بیگ سے ایک چیک بک نکالی اور اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ بلینک چیک بک ہے۔ آپ کا وقت اور اخراجات جو اس پر ہوں گے اس کے لئے آپ جو رقم مناسب سمجھیں لکھ کر کیش کرا لیں"...... جینی نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ علمی کام ہے اور علمی کام پیسوں سے نہیں ہوا کرتے"...... عمران نے کہا لیکن جینی نے جب اصرار کرنا شروع کر دیا تو عمران نے یہ کہہ دیا کہ وہ اخراجات ڈاکٹر شعبان سے وصول کر لے گا۔ وہ چاہے تو چیک بک انہیں دے دے تو جینی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے چیک بک واپس بیگ میں رکھ لی۔

"آپ نے یہ فائل واپس لے جانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ فوٹو کاپیاں ہیں۔ اصل تو ڈیڈی کے پاس ہے"...... جینی نے کہا۔

"اور اگر میں اسے اپنے نام سے شائع کرا لوں تو پھر"...... عمران نے کہا تو جینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ بے شک کرا لیں لیکن اس شعبے سے متعلق افراد کو علم ہے کہ یہ ڈیڈی کی ریسرچ ہے"...... جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے"...... عمران نے کہا تو جینی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے اجازت دیں"...... جینی نے کہا۔

"آپ مہمان ہیں۔ آپ کچھ روز یہاں رہیں۔ میں آپ کو یہاں کی سیر کراؤں گا اور یہاں کے قدیم تاریخی مقامات دکھاؤں گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس آفر کا بے حد شکریہ۔ میری چھٹیاں ختم ہونے والی ہیں۔ پھر میں خصوصی طور پر اس کے لئے آؤں گی"...... جینی نے کہا۔

"چلیں۔ آپ کو ہوٹل تک چھوڑ دوں"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ یہاں ٹیکسیاں عام ملتی ہیں۔ میں چلی جاؤں گی۔ آپ بس میرا یہ کام کر دیں۔ میں تا زندگی آپ کی مشکور رہوں گی"۔ جینی نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ عمران اسے نیچے تک چھوڑنے گیا اور جب وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئی تو عمران نے سلام کیا اور

ٹیکسی کے جانے کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھ کر واپس فلیٹ پر آگیا۔

"کیا یہ وہی شیطانی سلسلہ ہے"....... سلیمان نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم تو اب خود روحانی شخصیت ہوتے جا رہے ہو ۔ ادھر تم نے کہا ادھر یہ کام پہنچ گیا ۔ یہ ہے تو شیطان کا ہی سلسلہ لیکن بہرحال یہ علمی کام ہے"....... عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

گارشن سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو گارشن نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں سکیڑیں اور اس کے ساتھ ہی اسے دروازے کے پاس موجود قدیم مصری لباس میں ملبوس کھڑی پورش نظر آگئی تو وہ چونک پڑا کیونکہ پورش کے ذمے ڈیول پرل کی تلاش کا کام تھا۔

"آجاؤ"....... گارشن نے اونچی اور تحکمانہ آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور پورش اندر داخل ہوئی۔

"آقا کی خدمت میں پورش سلام عرض کرتی ہے"....... پورش نے سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا کیا ہے"....... گارشن

نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ڈیول پرل کی فائل پاکیشیائی عمران کے پاس پہنچ چکی ہے اور وہ اسے تلاش کرنے پر رضامند ہو گیا ہے"...... پورش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیسے پہنچی ہے فائل ۔ کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... گارشن نے تیز لہجے میں کہا تو پورش نے تفصیل بتانی شروع کر دی ۔ اس کے مطابق یہ ساری کارروائی اس نے پہلے پروفیسر نکسن کی بیٹی جینی کے ذہن پر قابو پا کر اور پھر پروفیسر نکسن، پروفیسر آسٹر اور ڈاکٹر شعبان کے ذہنوں پر قابو پا کر کی تھی۔

" اس عمران کے ذہن کو بھی قابو کر لینا تھا تاکہ وہ جلد از جلد کام کر دیتا"...... گارشن نے کہا۔

" آقا ۔ اگر اسے ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی کہ یہ کام ہمارے فائدے میں ہے تو وہ کبھی اسے نہیں کرے گا ۔ اس کو شک نہ پڑنے کی خاطر تو یہ اتنا لمبا چوڑا کھیل کھیلا گیا ہے"...... پورش نے کہا۔

" لیکن یہ عمران کیسے اس مقام کا پتہ لگائے گا ۔ کیا یہ کسی روشنی کی طاقت کو استعمال کرے گا"...... گارشن نے کہا۔

" نہیں آقا ۔ چونکہ یہ کام روشنی کی قدیم دور کی عظیم ترین شخصیت نے کیا ہے اس لئے روشنی کی عام قوتیں اسے تلاش نہیں کر سکتیں اور اندھیرے کی قوتیں تو ہرگز ہرگز نہیں کر سکتیں"...... پورش نے کہا۔

" تو پھر کیسے یہ کام ہو گا"...... گارشن نے کہا۔

" وہ بے حد ذہین آدمی ہے آقا اس لئے وہ کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کر کے اسے تلاش کر ہی لے گا ۔ اس کے بعد آپ کے لئے راستہ کھلا ہو گا"...... پورش نے کہا۔

" لیکن کیا اسے یہ خیال نہ آئے گا کہ یہ کام روشنی کی بڑی قوت نے کیا ہے اور اس سے فائدہ ہم لوگ اٹھا سکتے ہیں تو کیا وہ روشنی کی بڑی قوت کے مقابل ہمارا کام کرنے کے لئے آمادہ ہو گا"...... گارشن نے کہا۔

" اس نے جینی سے یہ بات کی تھی آقا ۔ لیکن جینی نے اسے یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ اس موتی کے بغیر بھی تو دنیا میں شیطانی کاروبار چل رہا ہے اور اس نے اسے حاصل نہیں کرنا بلکہ صرف جگہ کی نشاندہی کرنی ہے"...... پورش نے جواب دیا۔

" کب تک وہ یہ کام کر دے گا"...... گارشن نے پوچھا۔

" کوئی عرصہ متعین تو نہیں کیا جا سکتا آقا ۔ البتہ امید ہے کہ جلد از جلد یہ کام ہو جائے گا"...... پورش نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم اس کا خیال رکھو تاکہ جیسے ہی وہ یہ کام مکمل کرے تو مجھے بتاؤ ۔ میں اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے انتہائی بے چین ہوں"...... گارشن نے کہا۔

" آقا ۔ میرا خیال ہے کہ آپ جیسے ہی موتی حاصل کریں گے پہلا کام اس عمران کو ختم کرنے کا کریں کیونکہ اگر اس تک یہ اطلاع پہنچ

گئی کہ اسے استعمال کر کے آپ نے فائدہ اٹھایا ہے تو وہ آپ کے
خلاف کام شروع کر دے گا"...... پورش نے کہا۔

" موتی مجھے مل جائے تو پھر عمران تو کیا روشنی کی بڑی قوتیں بھی
میرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔ میں بڑے شیطان کا نائب بن جاؤں گا اور
ایک بار میں نائب بن جاؤں پھر میں اس پوری دنیا کو فسق و گمراہی
سے بھر دوں گا"...... گارشن نے کہا۔

" آقا۔ اس کے لئے آپ کو کوئی پلاننگ پہلے سے کرنا ہو گی"۔
پورش نے کہا۔

" کیسی پلاننگ"...... گارشن نے چونک کر کہا۔

" آقا۔ اس دنیا میں بڑے شیطان کی ذریات ہر جگہ پر اور ہر سطح پر
پھیلی ہوئی ہیں اور جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے انسانوں کو گمراہ کرنے
کے لئے وہ کرتی ہیں لیکن جب آپ نائب بن جائیں گے تو آپ کو
اپنی کارکردگی بھی باقی سب سے اونچی رکھنی ہو گی۔ ایسی کارکردگی کہ
بڑا شیطان بھی آپ سے خوش رہے۔ اس طرح آپ کی طاقتوں میں
مزید اضافہ ہوتا رہے گا ورنہ اگر آپ نے کارکردگی نہ دکھائی تو بڑا
شیطان اس موتی کی طاقتیں بھی سلب کر سکتا ہے اور آپ کی جگہ کسی
دوسرے کو بھی دی جا سکتی ہے"...... پورش نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن یہ پلاننگ کس انداز
کی ہو۔ میری سمجھ میں بات نہیں آئی"...... گارشن نے کہا۔

" آقا۔ یہ عمران بڑے شیطان کا بڑا دشمن ہے اور اس عمران کی

وجہ سے بڑے آقا کو کئی بار شکست ہوئی ہے اس لئے بڑا آقا اسے اپنا
بڑا دشمن سمجھتا ہے۔ موتی ملتے ہی اگر آپ اس عمران کا خاتمہ کر دیں
تو بڑا شیطان آپ کو فوراً اپنا نائب بھی تسلیم کر لے گا اور پھر آپ سے
یہ عہدہ چھین کر کبھی کسی کو نہیں دے گا کیونکہ یہی ایک ایسا کام
ہے جو اب تک کسی سے نہیں ہو سکا"...... پورش نے کہا۔

" میں یہ بات کیسے تسلیم کر لوں کہ ایک عام سا آدمی بڑے
شیطان کا بڑا دشمن ہے۔ یہ تو ایک عام سا آدمی ہے جبکہ دنیا بھر میں
بے شمار ایسے روشنی کے لوگ موجود ہیں جو بڑے آقا کی کارروائیوں
میں رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں اور جن کی وجہ سے لوگ گمراہی سے بچ
کر سیدھے راستے پر چلتے رہتے ہیں"...... گارشن نے کہا۔

" آقا۔ اصل مسئلہ ذہانت کا ہے۔ یہ آدمی عمران بڑے شیطان کے
بڑے بڑے منصوبے ناکام کرتا رہتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ روشنی
کی بڑی بڑی طاقتیں جب کسی بھی مرحلے پر بڑے شیطان کے خلاف
کامیاب نہ ہو سکیں تو پھر اس عمران کو ہی آگے بڑھایا جاتا ہے اور یہ
آدمی کامیاب ہو جاتا ہے"...... پورش نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے وہ تمام کارنامے گنوا دیئے جو عمران نے بڑے
شیطان کے خلاف انجام دیئے تھے اور گارشن حیرت بھرے انداز میں
یہ سب کچھ سنتا رہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس قدر خطرناک ہے یہ شخص اور تم نے اس کے
پاس وہ کام بھجوا دیا"...... گارشن نے کہا۔

"یہ کام صرف وہی کر سکتا ہے آقا اور اسی سے آپ اس کی اہمیت کا
اندازہ لگا سکتے ہیں"...... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک طرف تم کہہ رہی ہو کہ وہ روشنی کی بڑی قوت نہیں ہے
اور دوسری طرف تم نے جو باتیں بتائی ہیں ان سے تو پتہ چلتا ہے کہ
روشنی کی بڑی طاقت ہی وہی ہے"...... گارشن نے کہا۔

"یہی بات تو اس کے حق میں جاتی ہے آقا کہ وہ خود روشنی کی
طاقت نہیں ہے بلکہ اس کی بنیادی وجہ اس کا اعلیٰ کردار اور اس کی
بے پناہ ذہانت ہے"...... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اسے ہلاک کیسے کیا جائے گا جبکہ پہلے بھی اس کے خلاف
شیطان کی بڑی بڑی طاقتیں کام کرتی رہی ہیں۔ لیکن اس کا کچھ نہیں
بگاڑ سکیں"...... گارشن نے کہا۔

"آقا۔ آپ کے پاس شیطانی موتی ہو گا جس کے تحت لاکھوں
طاقتور قوتیں ہوں گی۔ ویسے بھی آپ کے پاس ہزاروں شیطانی
طاقتیں موجود ہیں۔ بات صرف پلاننگ کی ہے۔ آپ کوئی ایسی
پلاننگ کریں کہ یہ آدمی اس پلاننگ کے تحت پھنس کر ہلاک ہو
جائے"...... پورش نے کہا۔

"لیکن کیسی پلاننگ۔ یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔
تم بتاؤ"...... گارشن نے کہا۔

"آقا۔ آپ کے پاس جاکوری طاقت ہے جو شیطانی دنیا میں
پلاننگ کرنے کی ماہر سمجھی جاتی ہے۔ آپ اسے بلا کر یہ کام اسی کے
ذمے لگا دیں۔ پھر اس پلاننگ کو آپ بڑے شیطان سے منظور کرا
لیں۔ اس طرح بڑے شیطان کی طاقتیں بھی آپ کے ساتھ ہو جائیں
گی اور اس طرح آسانی سے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جا
سکتا ہے"...... پورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی یہ کام کرتا ہوں"...... گارشن نے کہا۔

"لیکن آقا آپ یہ سارا کام اس وقت کریں جب عمران اس موتی
کی جگہ ٹریس کر لے اور آپ اسے حاصل کر لیں ورنہ اسے معلوم ہو
جائے گا اور پھر ہم ناکام ہو جائیں گے"...... پورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھے مشورے دیئے ہیں۔ اب تم جاؤ اور
جیسے ہی یہ عمران گتھی حل کرے تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے"۔
گارشن نے کہا۔

"آقا۔ چار گوفری اونٹ بھینٹ دے دیجئے"...... پورش نے
قدرے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا تو پورش اس کے اس انداز پر بے
اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا ہے تم دنیا سے اونٹوں کی اس نسل کا خاتمہ ہی کر کے چھوڑو
گی"...... گارشن نے کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ نسل بہت تیزی سے بڑھتی ہے اس لئے یہ ختم
نہیں ہو سکتی لیکن اس کے اندر طاقت اس قدر ہوتی ہے کہ ایک
اونٹ کی بھینٹ لے کر میرے اندر بے پناہ طاقتیں آ جاتی ہیں"۔
پورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ بھینٹ لے لو"...... گارشن نے کہا۔

"آقا کی جے"...... پورش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

عمران نے جینی کی دی ہوئی فائل کو ایک بار نہیں کئی بار پڑھا۔ یہ واقعی انتہائی محنت طلب ریسرچ تھی جو پروفیسر نکسن نے ڈیول پرل پر کی تھی اور اس فائل میں پروفیسر نکسن نے بڑی تفصیل سے یہ بھی لکھا تھا کہ اس نے کہاں کہاں اس سلسلے میں کیا کیا کچھ کیا تھا۔ کس کس آدمی سے اس سلسلے میں ملاقات کی لیکن کوئی بھی ان دو الفاظ پر مبنی مقامات کے بارے میں کوئی اشارہ بھی نہ سمجھ سکا تھا۔ پروفیسر نکسن نے اپنی ریسرچ میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس نے اس کتبے کو پڑھانے کے لئے بڑے بڑے عالموں سے رجوع کیا کہ شاید وہ ان الفاظ کو غلط پڑھ رہا ہو لیکن سبھی نے اس کتبے کو اسی انداز میں پڑھا تھا اور اب عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ڈاکٹر شعبان نے اسے کسی سخت امتحان میں ڈال دیا ہے۔ وہ آخر اس سلسلے میں کیا کرے کہ اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ اس سلسلے میں سید چراغ شاہ

صاحب سے کیوں نہ بات کر لے ۔ یہ سوچتے ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" السلام علیکم "....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے ۔

" وعلیکم السلام ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ شاہ صاحب سے بات کرنی ہے "....... عمران نے کہا۔

" والد حضور مسجد میں تشریف فرما ہیں ۔ کچھ لوگ ان سے ملنے آئے تھے اور وہ اب عشاء کی نماز کے بعد یہاں آئیں گے "۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں خود ہی آجاتا ہوں "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ یہ اہم معاملہ ہے اس لئے فون کی بجائے اگر خود جا کر بات کی جائے تو زیادہ تفصیل سے بات ہو سکے گی۔

" سلیمان "....... عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

" جی صاحب "....... چند لمحوں بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

" میں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جا رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" صاحب ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی ساتھ چلوں ۔ میں

بھی دعا کرا لوں گا اپنے حق میں "....... سلیمان نے کہا۔

" تم نے یہی دعا کرانی ہے کہ تمہارے واجبات تمہیں جلد مل جائیں اور چونکہ یہ دعا میرے خلاف جاتی ہے اس لئے سوری "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جی نہیں ۔ بلکہ یہ دعا کرانی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھے "....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں شیطان ہوں "....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ شیطان نہیں تو اس کے ہم قافیہ بہرحال ہیں "....... سلیمان نے جواب دیا۔

" ہم قافیہ تو تمہارا نام بھی ہے "....... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام اللہ تعالیٰ کے انتہائی جلیل القدر نبی کے نام پر ہے جس کے تابع دنیا کی ہر چیز تھی اس لئے شیطان کی کیا مجال کہ میرے قریب سے بھی گزر جائے۔ سلیمان نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر دعا منگوانے کا کیا مطلب "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں اس لئے شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا کرانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا شر پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور بڑے بڑے لوگ اس کے شر کے نمائندے ہوتے ہیں "....... سلیمان بھلا کہاں

پیچھے ہٹنے والا تھا۔

" میں تمہاری طرف سے دعا منگوالوں گا۔اللہ حافظ "....... عمران نے کہا اور میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس گاؤں کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جہاں سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش تھی۔ فائل اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لی تھی۔ گاؤں پہنچ کر اس نے کار شاہ صاحب کے گھر کے قریب روکنے کی بجائے مسجد کے قریب لے جا کر روکی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شاہ صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ کار سے اتر کر اس نے اسے لاک کیا اور پھر مسجد میں داخل ہو کر اس نے جوتے اور جرابیں اتاریں۔ کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا اور پھر پہلے بیٹھ کر اس نے وضو کیا اور پھر کوٹ پہن کر وہ مسجد کے دالان کی طرف بڑھ گیا۔ مسجد کے دالان میں شاہ صاحب اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ ان کے سامنے چار آدمی انتہائی مؤدبانہ انداز میں دوزانو بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کے سلام کرنے پر شاہ صاحب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

" بیٹھ جاؤ عمران بیٹے۔ میں فارغ ہو کر تم سے بات کرتا ہوں "۔ سلام کا جواب دے کر شاہ صاحب نے اپنے مخصوص شفقت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا ایک کونے میں مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

" کیا ہمیں اجازت مل سکتی ہے "....... سامنے بیٹھے ہوئے ایک

آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں تم جا سکتے ہو اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی تمہیں کرنا ہو گا "....... شاہ صاحب کے لہجے میں ہلکا سا جلال تھا۔

" آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کی جائے گی جناب "....... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی افراد بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور سلام کر کے دالان سے باہر چلے گئے۔

" یہاں آ جاؤ بیٹے "....... شاہ صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" شکریہ "....... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ شاہ صاحب کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

" تو اب بڑے بڑے عالم لوگ اپنے علمی مسائل حل کرانے کے لئے تم سے رجوع کرنے لگ گئے ہیں "....... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" آپ کو کیسے پتہ چلا شاہ صاحب "....... عمران نے بے ساختہ ہو کر پوچھا۔

" اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے ہم جیسے ناچیز درویشوں کے قلب پر افشا کر دیتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتا ہے۔ اس میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اور نہ ہم اس لائق ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بے حد رحیم و کریم ہے۔ وہ انسان کو اس کے ظرف سے بھی زیادہ عطا کر دیتا ہے "....... شاہ صاحب نے جواب دیا

تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تو پھر آپ کو تفصیل بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے ۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ڈاکٹر شعبان صاحب نے خواہ مخواہ مجھے اس قابل سمجھ لیا ہے اور ڈاکٹر شعبان صاحب نہ صرف عالم ہیں بلکہ میرے محسن بھی ہیں اس لئے میں ان سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن میں نے بہت سوچا ہے کہ اس سلسلے میں کس سے بات کروں لیکن میری سمجھ میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا تو میں نے سوچا کہ آپ سے اس سلسلے میں رہنمائی لی جائے اس لئے حاضر ہوا ہوں "۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" عمران بیٹے ۔ تمہارے سامنے اسے علمی مسئلہ بنا کر پیش کیا گیا ہے اس لئے کہ سب کا خیال ہے کہ تم اپنی ذہانت سے اس کو حل کر لو گے ۔ لیکن اس کے پیچھے ایک بڑی شیطانی طاقت کا ہاتھ ہے ۔ وہ طاقت چاہتی ہے کہ یہ شیطانی موتی حاصل کر کے اس کی طاقتوں سے پوری دنیا کو گمراہ کر سکے اور شیطانی ذریات کو تقویت دی جائے "...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" آپ کا مطلب ہے جینی اور ڈاکٹر شعبان وغیرہ اصل نہیں ہیں بلکہ شیطانی طاقتیں ہیں "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ یہ لوگ تو اصل ہیں لیکن انہیں باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے "...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" استعمال کیا گیا ہے ۔ اوہ ۔ وہ کیسے "...... عمران نے کہا۔

" ایکریمیا کی ایک ریاست جارجیا میں ایک آدمی گارشن نامی رہتا ہے ۔ گارشن پڑھا لکھا اور عام زندگی میں بظاہر ایک معزز آدمی ہے لیکن دراصل یہ شیطان لعین کے دربار کا اہم عہدے دار ہے ۔ گارشن کے تحت بہت سی شیطانی طاقتیں موجود ہیں ۔ اسے معلوم ہوا کہ شیطان لعین کے دربار میں شیطان کے بعد سب سے بڑا عہدہ نائب شیطان کا ہوتا ہے اور نائب شیطان ہمیشہ انسان کو ہی بنایا جاتا ہے ۔ کسی شیطانی طاقت یا ذریت کو نہیں بنایا جاتا کیونکہ انسان اپنی ذہانت سے بھی کام لیتا ہے جبکہ طاقتیں اور ذریات صرف ناک کی سیدھ میں کام کرتی ہیں لیکن نائب شیطان کا عہدہ قدیم دور سے اب تک خالی چلا آ رہا ہے کیونکہ شیطانی نظام میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صرف وہی نائب شیطان بن سکتا ہے جس کے پاس شیطانی موتی ہو ۔ یہ سیاہ رنگ کا بڑا سا موتی ہے ۔ اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس موتی پر ایک ٹنڈ منڈ درخت کی تصویر بنی ہوئی ہے جو بظاہر ایسے لگتی ہے جیسے قدرتی ہو لیکن یہ قدرتی نہیں ہے ۔ بہرحال شیطان لعین نے اس موتی کے تحت لاتعداد شیطانی طاقتیں بند کی ہوئی ہیں اور پہلے یہ موتی شیطان لعین کے پاس رہتا تھا لیکن پھر جب دنیا کی آبادی بڑھ گئی تو اس نے اپنے نائب بنا دیئے ۔ ان نائبوں میں سے ایک کو یہ موتی دے کر یوں سمجھو کہ بڑا نائب بنا دیا گیا اور اس نائب نے اس موتی کے تحت شیطانی طاقتوں کو اپنی ذہانت سے پوری دنیا میں اس

طرح پھیلا دیا کہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں لوگ گمراہ ہونے لگ
گئے ۔ کسی کو دولت کے ذریعے راہ راست سے بھٹکا دیا گیا، کسی کو
عورت، کسی کو اقتدار اور کسی کو جاگیر دے کر شیطانی راستے پر ڈالا
گیا۔ غرضیکہ اس موتی کی وجہ سے بے شمار شیطانی قوتیں مسلسل کام
کرتی رہیں ۔ پھر ایک جلیل القدر مقدس شخصیت نے اس موتی کو
ایسی جگہ چھپا دیا جسے شیطان لعین بھی تلاش نہ کر سکا۔ اس طرح اس
موتی کے تحت شیطانی طاقتیں مفلوج ہو کر رہ گئیں اور انسانوں کی
گمراہی کا راستہ روک دیا گیا جو اب تک رکا چلا آرہا ہے ۔ اس موتی کا
ذکر قدیم تاریخ میں کئی بار آیا ہے اور تقریباً ہر دور کے عالم اس موتی
کے بارے میں ذکر کرتے رہے ہیں اور کوشش کرتے رہے ہیں کہ
اس مقام کو ٹریس کیا جا سکے جہاں یہ موتی موجود ہے لیکن آج تک
کوئی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا ۔ پھر آسٹریلیا کے ایک
قدیم علاقے سے قدیم دور کا ایک کتبہ مل گا جس میں اس دور کے
ایک بڑے عالم نے اس موتی کے بارے میں جو کچھ تحقیق کی تھی وہ
اس نے اس کتبے پر درج کر دی کیونکہ اس وقت کتابوں کا رواج نہ
تھا ۔ یہ کتبہ جب سامنے آیا تو ایک بار پھر اس موتی کی شہرت ہو گئی
اس کتبے میں دو الفاظ ایسے لکھ دیئے گئے جنہیں آج تک کوئی نہیں
پڑھ سکا اور سمجھا یہی جا رہا ہے کہ یہ اس مقام یا ان مقامات کا نام ہے
جہاں یہ موتی چھپایا گیا ہے ۔ اس پر ناراک کے پروفیسر نکسن نے
اپنے استاد پروفیسر آسٹر کے تحت ریسرچ شروع کر دی لیکن باوجود

سر توڑ کوشش کے وہ ان الفاظ کو نہ پڑھ سکے ۔ اس کا علم گارشن کو
ہو گیا ۔ وہ پروفیسر نکسن کو اس کی بیٹی جینی کی عزت خراب کرنے کی
دھمکی دے کر یہ ریسرچ لے گیا لیکن وہ اپنی شیطانی طاقتوں کے
باوجود اسے نہ پڑھ سکا تو اس نے ریسرچ واپس کر دی اور اپنی ایک
طاقت سے مشورہ کر کے اس نے یہ کام تمہارے سپرد کر دیا ۔ اس
کے لئے اس کی طاقت نے جینی اور دوسرے پروفیسرز کے ذہن پر
قبضہ کر کے انہیں اس بات پر اکسایا کہ وہ تمہیں اس کام پر رضامند
کریں کیونکہ یہ بات دنیا بھر میں مشہور ہو گئی ہے کہ جو کام ناممکن
ہوتا ہے تم اپنی ذہانت سے اسے ممکن بنا لیتے ہو ۔ وہ طاقت خود
سامنے نہیں آئی ۔ پس منظر میں رہی اور تمہارے سامنے بھی اسے علمی
مسئلہ بنا کر پیش کیا گیا ۔ اب گارشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جیسے ہی
تم اس مقام کی نشاندہی کرو گے وہ وہاں سے موتی حاصل کر کے
اول نائب شیطان بن جائے گا اور پھر اس موتی کی شیطانی طاقتوں کے
ذریعے وہ کھیل دوبارہ کھیلا جائے گا جسے روکنے کے لئے اسے چھپایا
تھا"...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اس کے پس منظر میں یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے تو پھر میں
اسے واپس کر دیتا ہوں"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو
شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" اگر تم چاہو تو تمہارے لئے قدرت نے ایک بڑی نیکی کا کام

کرنے کا موقع مہیا کر دیا ہے"....... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسا کام شاہ صاحب"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس مقام کو ٹریس کر لو اور پھر یہ موتی ان سے پہلے خود حاصل کر لو تو تم اسے ہمیشہ کے لئے فنا کر سکتے ہو۔ اس طرح شیطانی نظام کو اتنا بڑا دھچکا پہنچے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لحاظ سے یہ نیکی کا بڑا کام ہے جس کی جزا اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا"....... شاہ صاحب نے کہا۔

"لیکن شاہ صاحب۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کچھ عرض کروں"....... عمران نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہی کہ کیا اس موتی کو وہ مقدس شخصیت خود فنا نہ کر سکتی تھی۔ اگر کر سکتی تھی تو انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا"....... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ واقعی میں یہی سوچ رہا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت جس انداز میں کام کرتی ہے اسے انسان نہیں سمجھ سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو کیا یہ شیطان اور شیطانی ذریات انسانوں کو گمراہ کر سکتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کیا

انسان میں یہ قدرت ہے کہ وہ گناہ کر سکے۔ کیا اس کی ناری مخلوق فرشتوں میں یہ طاقت ہے کہ وہ گناہ کر سکیں یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر سکیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ انسان کو گناہ کرنے اور نافرمانی کرنے کی صلاحیت بخش دی گئی اور اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک حس پیدا کر دی گئی جو اسے گناہ اور نیکی کے کاموں کے بارے میں ساتھ ساتھ بتاتی رہتی ہے۔ جب وہ نیکی کرتا ہے تب بھی اسے احساس دلا دیا جاتا ہے کہ تم نے نیکی کی ہے اور جب وہ گناہ کرتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے تو تب بھی احساس دلا دیا جاتا ہے کہ تم نے غلط کام کیا ہے۔ نافرمانی کی ہے یا گناہ کیا ہے۔ اسے قلب، ضمیر یا کوئی بھی نام دے لو اس کے علاوہ انسان کو ایسا شعور دے دیا کہ وہ نیکی اور گناہ کو علیحدہ علیحدہ شناخت کر سکتا ہے۔ اس کے سامنے دو راستے رکھ دیئے گئے۔ ایک گمراہی کا راستہ اور ایک ہدایت کا راستہ اور ان دونوں راستوں میں سے کسی ایک پر اسے چلنے کا اختیار دے دیا گیا۔ چونکہ ہر انسان طبع سلیم پر پیدا کیا جاتا ہے اس لئے اس اختیار کو آزمانے کے لئے ادھر شیطان اور اس کی ذریات کو سامنے لایا گیا اور ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبیؑ اور اپنا کلام انسانوں تک پہنچا دیا تاکہ اسے نیکی کے راستے کی نشاندہی ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ چونکہ انسانوں کو اس کا اختیار دے دیا گیا اور ان دونوں راستوں کے بارے میں ہدایات بھی دے دی گئی ہیں اس لئے انسان اب اپنی مرضی سے جس راستے کو چاہے اپنا سکتا ہے۔

البتہ اسے بتا دیا گیا کہ دونوں راستوں کا انجام کیا ہے ۔ گمراہی کے راستے پر چلے گا تو شیطان اور اس کی ذریات کا غلام بنے گا تو آخرت میں اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا عذاب تیار ہے جہاں وہ عذاب بھگتا رہے گا اور اگر وہ نیکی اور ہدایت کے راستے پر چلے گا تو اسے ہمیشہ کی راحت جنت کی صورت میں ملے گی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کا نظام تشکیل دیا ۔ انسان کو اس کی ضرورت کی ہر چیز یہاں میسر ہونے لگی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت نے انسان کو درجہ بدرجہ شعور دینے کی قدرت اسی میں رکھ دی اور انسان کا شعور وقت کے ساتھ ساتھ بیدار ہوتا چلا گیا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا ۔ اب تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس وقت انسان کا شعور بیداری کی اس سطح پر نہ تھا جہاں اب پہنچا ہوا ہے ۔ جلیل القدر مقدس شخصیت چاہتی تو اسے فنا کر سکتی تھی کیونکہ عام شعور سے وہ بے حد بلند ہوتی ہے ۔ ان کے ساتھ تائید ایزدی ہوتی ہے اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو وہ جلیل القدر مقدس شخصیت اس موتی کو فنا کر دیتی لیکن مشیت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا اس لئے اسے صرف چھپا دیا گیا ۔ البتہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسے فنا کیا جا سکتا ہے لیکن اب یہ کام عام انسان کو ہی کرنا ہو گا اس لئے میں نے تمہیں کہا ہے کہ اگر تم اس موتی کو فنا کر دو تو یہ بہت بڑی نیکی کا کام ہے "...... شاہ صاحب نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" آپ کی بے حد مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ مجھ جیسے کم علم کو اس قدر تفصیل سے سمجھاتے ہیں لیکن کیا یہ بزرگوں کا کام نہیں ہے ان بزرگوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی صلاحیتیں دی ہیں ۔ میں تو ایک عام سا آدمی ہوں "...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" یہ کام صرف روحانی صلاحیتوں سے نہیں ہو سکتا ۔ اس میں ذہانت کا بھی بہت عمل دخل ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں واقعی بے پناہ ذہانت بخشی ہے ۔ یہ اس کا تم پر بہت بڑا کرم ہے ۔ بہرحال میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو اور نہ چاہو تو تمہاری مرضی ۔ تم سے کوئی شکوہ نہیں ہو گا "...... شاہ صاحب نے جواب دیا ۔

" لیکن مجھے تو ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ موتی کہاں ہے ۔ پھر اسے حاصل کرنا اور پھر اسے فنا کرنا یہ تو اس سے بھی کٹھن کام ہے ۔ اس معاملے میں آپ کو میری رہنمائی کرنا پڑے گی "۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" تم نے اب تک ان معاملات میں اتنا کام کر لیا ہے کہ اب تمہیں ہر قدم پر رہنمائی کی ضرورت نہیں رہی ۔ اب تم اس معاملے میں اس حد تک خود کفیل ہو چکے ہو کہ تم خود ہی یہ سارے کام کر سکتے ہو لیکن یہ بتا دوں کہ یہ تمام معاملات تمہیں خود نمٹانے ہوں گے ۔ اپنی صلاحیتوں اور اپنی ذہانت کے ساتھ ۔ اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی صرف گھر بیٹھے تسبیحیں پڑھنے سے ہی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے راستے میں سخت ترین جدوجہد کرنا، اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ایسے کام کرنا جس میں بظاہر کوئی دنیاوی فائدہ نظر نہ آئے اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو اور جسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے اسے وہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے جس کی تمنا کی جا سکتی ہے۔ انسان تو فانی ہے۔ اس کی موت برحق ہے اور اس کی موت کا وقت بھی متعین ہے۔ مجھے نہیں معلوم اور تمہیں بھی نہیں معلوم کہ ہماری زندگی کتنی باقی رہ گئی ہے اور رہ بھی گئی ہے یا نہیں۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے اس کے راستے میں جدوجہد کرنے کا صرف سوچ ہی لیں اور سوچتے ہی ہماری زندگی ختم ہو جائے تو اس سوچ کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا اور اگر اتنا وقت مل جائے کہ سوچ کے بعد عملاً بھی اس کے راستے پر جدوجہد کی جائے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا کیا کچھ نہیں ملے گا۔ تمہیں ایک موقع ملا ہے اس لئے میں نے تم سے یہ ساری باتیں کی ہیں لیکن فیصلہ تم نے خود کرنا ہے اور کام بھی تم نے خود ہی کرنا ہے۔ میں تو بوڑھا آدمی ہوں۔ یہاں بیٹھ کر تمہارے حق میں دعا ہی کر سکتا ہوں لیکن جس طرح تمہاری کار پٹرول کے بغیر نہیں چل سکتی اس طرح صرف دعا سے کامیابی نہیں مل سکتی۔ دعا کے ساتھ جدوجہد کا ہونا بھی ضروری ہے"۔ شاہ صاحب نے کہا۔

"میں آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں شاہ صاحب۔ آپ بہرحال میرے حق میں دعا کرتے رہیں۔ میں اپنی طرف سے پوری جدوجہد کروں گا باقی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہی ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ رہتی ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"شکریہ شاہ صاحب۔ میں نے آپ کا بہت وقت لیا۔ اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں ہر میدان میں سرخرو کرے اور ہمیشہ ہدایت کے راستے پر چلائے"...... شاہ صاحب نے عمران کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی وہ کسی محفوظ پناہ گاہ میں داخل ہو گیا ہو۔ اس نے شاہ صاحب کو سلام کیا اور اٹھ کر مسجد کے دالان سے باہر آ گیا۔ اس نے جوتے پہنے اور مسجد سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر کار چلاتے ہوئے وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اس مسئلے کو کیسے حل کرے کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک نام بجلی کے کوندے کی طرح لپکا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر انصاری۔ اوہ۔ وہ واقعی قدیم تاریخ کے شعبے میں اتھارٹی ہیں۔ مجھے ان سے ملنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے اپنی کار کی رفتار تیز کر دی ۔ ڈاکٹر انصاری سے اس کی ملاقات دو ماہ قبل ایک تقریب میں ہوئی تھی اور وہاں اسے بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر انصاری ایکریمیا کی کسی یونیورسٹی میں شعبہ قدیم تاریخ پر پڑھاتے رہے ہیں اور اس شعبے میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں ۔ عمران کے ساتھ ان کی جو گفتگو ہوئی تھی اس سے بھی عمران ان سے بے حد متاثر ہوا تھا اور ڈاکٹر انصاری بھی عمران سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے اور انہوں نے اسے دعوت دی تھی کہ اس کو جس وقت بھی فرصت ملے تو وہ ان کے پاس آئے اور عمران نے وعدہ بھی کر لیا لیکن پھر وہ بھول گیا اور اب کار چلاتے ہوئے اچانک اس کے ذہن میں جیسے ہی ان کا نام آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”اس طرح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرم ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ آج شاہ صاحب جیسے بزرگ بھی مجھ پر اعتماد کرتے ہیں“ .... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ پھر دارالحکومت پہنچ کر اس نے کار کا رخ ایک مضافاتی کالونی کی طرف موڑ دیا جہاں ڈاکٹر انصاری کی رہائش تھی ۔

ایک کافی بڑے ہال کمرے میں صوفوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جبکہ ایک طرف ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ریوالونگ چیئر رکھی ہوئی تھی ۔ میز پر دو مختلف رنگوں کے فون بھی موجود تھے ۔ مجموعی حیثیت سے یہ کمرہ کسی بڑے آفیسر کا آفس نظر آ رہا تھا لیکن کمرہ خالی تھا ۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر داخل ہوا ۔ وہ سیدھا میز کی طرف بڑھ رہا تھا ۔ میز کی سائیڈ سے ہو کر وہ میز کے عقب میں بڑی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود ایک کھلے ریک میں رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی اور اسے میز پر رکھ کر اس کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا ۔ لیکن ابھی اس نے ڈھکن کھولا ہی تھا کہ میز پر موجود سیاہ رنگ کے فون کی کرخت گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ایک

لمحے کے لئے غور سے فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ڈاکٹر شاغل بول رہا ہوں"....... اس بوڑھے نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

" لارکن بول رہا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کوئی خاص بات"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" جناب میں اس وقت ساؤرن میں ہی ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خدمت میں حاضر ہو جاؤں"....... لارکن نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا آ جاؤ۔ لیکن جلدی"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر بوتل اٹھا کر اسے منہ سے لگا لیا۔ تھوڑی سی شراب پینے کے بعد اس نے اسے میز پر رکھ دیا اور پھر کچھ دیر بعد اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ ابھی اس کی بوتل آدھی خالی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" کم ان"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن خاصے بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا سر گنجا تھا اور چہرہ بھی اس کے جسم کی طرح بڑا اور بھاری سا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔ اس کی پیشانی چھوٹی تھی اور کان بڑے بڑے تھے۔ اس کے جسم پر بھی سوٹ تھا۔ اس نے سیاہ رنگ

کی بو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے اندر آ کر مؤدبانہ انداز میں ڈاکٹر شاغل کو سلام کیا۔

" بیٹھو اور یہ لو شراب پیو"....... ڈاکٹر شاغل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی آدھی بوتل اٹھا کر اس نے آنے والے کے سامنے رکھ دی۔

" اوہ۔ بے حد شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے مجھے یہ عظیم نعمت بخش دی ہے"....... آنے والے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی اور اس طرح بے تابی سے شراب پینا شروع کر دی جیسے صدیوں بعد اسے اس کا موقع ملا ہو اور اس وقت تک اس نے بوتل منہ سے نہ ہٹائی جب تک بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہیں اتر گیا۔ ڈاکٹر شاغل خاموش بیٹھا اسے شراب پیتا دیکھتا رہا۔ آنے والے نے شراب کی خالی بوتل منہ سے ہٹائی اور پھر اٹھ کر اس نے اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی بڑی سی باسکٹ کے اندر ڈال دیا۔

" بے حد شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ مجھے بہت کچھ مل گیا ہے"۔ آنے والے نے بڑے ممنون انداز میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے لارکن کہ تم کوئی بڑی خبر لے کر آئے ہو اس لئے میں نے تمہیں یہ نعمت بخشی ہے۔ بہرحال بولو۔ کیا خبر ہے"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" جناب۔ جارجیا کے گارشن نے نائب شیطان کا عہدہ حاصل

کرنے کے لئے اپنی طاقت پورش کے ساتھ مل کر ایک کھیل شروع کیا ہے ۔اس بارے میں آپ کو بتانا تھا"....... لارکن نے کہا۔

" کیسا کھیل ۔ تفصیل سے بتاؤ"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" جناب ۔ڈیول پرل کے بارے میں تو آپ کو معلوم ہے جس پر ناراک کے پروفیسر نکسن نے ریسرچ کی ہے"....... لارکن نے کہا۔

"ہاں ۔ہمیں معلوم ہے"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" گارشن اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے گیم کھیل رہا ہے ۔ پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے جس کا نام عمران ہے ۔اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے لیکن وہ ڈارک ورلڈ کے خلاف بھی کام کرتا رہتا ہے اور اس نے بڑے شیطان کو بے شمار بار زک پہنچائی ہے جس کی وجہ سے بڑا شیطان اسے اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہے ۔یہ خود بھی روشنی کا آدمی ہے اور اس کی پشت پر بھی روشنی کی بڑی طاقتیں موجود ہیں ۔چنانچہ گارشن نے اس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ لارکن نے کہا اور پھر اس نے وہ ساری تفصیل بتا دی جس کے ذریعے ریسرچ کی فائل عمران تک پہنچائی گئی تھی۔

" گارشن اور پورش نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس مقام کے معلوم ہوتے ہی موتی حاصل کر کے اس کی طاقتوں کو اپنے قابو میں کر لے گا اور پھر اس عمران کا خاتمہ ان طاقتوں کے ذریعے کر کے بڑے شیطان کو خوش کر دے گا ۔اس طرح وہ نائب شیطان کا سب سے بڑا عہدہ حاصل کر لے گا اور پھر بڑے شیطان کے بعد وہ اس دنیا

میں پھیلے ہوئے شیطانی نظام کا سب سے بڑا عہدیدار بن جائے گا"۔ لارکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم نے دیکھا ہے اس عمران کو ۔کیا یہ اس قابل ہے کہ یہ مسئلہ حل کر سکے جسے آج تک بڑے بڑے ریسرچ سکالر حل نہیں کر سکے"....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" جی ہاں ۔ میں نے اسے چیک کیا ہے اور کام ہونے یا نہ ہونے کے ففٹی ففٹی چانس موجود ہیں"....... لارکن نے کہا۔

" پھر تو ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا ۔میں کسی صورت یہ نہیں چاہتا کہ گارشن یہ عہدہ حاصل کر لے اور ہم اس کے ماتحت بن جائیں جبکہ شیطان کے لئے ہماری خدمات اس سے کہیں زیادہ ہیں"....... ڈاکٹر شاغل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ میرا خیال ہے کہ اس عمران کو اس پر کام کرنے دیا جائے ۔اگر وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو گارشن سے پہلے ہم اس موتی کو حاصل کر لیں اور ساتھ ہی اس عمران کا بھی خاتمہ کر دیں تو پھر آپ نائب شیطان بن جائیں گے اور گارشن آپ کا ماتحت ہو گا"۔ لارکن نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال کچھ اور ہے"....... ڈاکٹر شاغل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" وہ کیا جناب"....... لارکن نے چونک کر کہا۔

" ہم اس عمران کے کامیاب ہونے سے پہلے اس گارشن کا خاتمہ کر

دیں ۔اس طرح اس کی تمام طاقتیں بھی ساتھ ہی فنا ہو جائیں گی اور پھر ہم اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے آزاد ہوں گے“...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

” لیکن جناب گارشن کوئی عام آدمی تو نہیں ہے ۔وہ اس تاریک دنیا کا خاصا طاقتور آدمی ہے اور اس کے پاس خاصی پر قوت طاقتیں بھی ہیں“...... لارکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

” ہاں ۔مجھے معلوم ہے کہ وہ خاصا طاقتور آدمی ہے لیکن اگر اس کو ٹریپ میں لایا جائے تو اسے پھنسایا جا سکتا ہے“...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

” آپ بہتر جانتے ہیں جناب ۔جو آپ کا حکم“...... لارکن نے جواب دیا۔

” تم نے سامنے نہیں آنا ۔تمہارے بارے میں وہ بہت اچھی طرح جانتا ہے ۔جو کچھ تم نے معلوم کر لیا ہے وہی کافی ہے ۔تم نے صرف اس عمران کا خیال رکھنا ہے باقی کام میں خود کر لوں گا“۔ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

” ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب ۔آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی“۔ لارکن نے کہا تو ڈاکٹر شاغل نے ہاتھ بڑھایا اور ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے لارکن کی طرف بڑھا دی۔

” یہ لو تمہارا انعام اور اب تم جا سکتے ہو اور جو کام تمہارے ذمے لگایا گیا ہے وہ تم نے سرانجام دینا ہے“...... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو

لارکن نے اس طرح بوتل جھپٹی جیسے اسے واقعی ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو ۔اس کا چہرہ فرط مسرت سے کپکپا رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔اس نے جھک کر ڈاکٹر کو سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

” تو گارشن اب اونچا اڑنے لگ گیا ہے“...... ڈاکٹر شاغل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کافی دیر تک کچھ بڑبڑاتا رہا ۔پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

” عاصم بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

” ڈاکٹر شاغل بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر شاغل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

” حکم جناب“...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

” فوراً میرے پاس پہنچو“...... ڈاکٹر شاغل نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔اس کے ساتھ ہی اس نے ریک میں سے شراب کی ایک بوتل اٹھا کر اسے کھولا اور گھونٹ گھونٹ پینا شروع کر دیا ۔یہ عام شراب نہ تھی بلکہ اسے خصوصی طور پر تیار کیا جاتا تھا اور اس میں بہت سے

حرام جانوروں کے خون کے ساتھ ساتھ انسانی خون بھی شامل کیا جاتا تھا اس لئے شیطانی دنیا میں یہ شراب بہت بڑی نعمت سمجھی جاتی تھی ۔ ڈاکٹر شاغل ساؤرن کا باشندہ تھا ۔ وہ بظاہر مسلمان تھا لیکن اس نے اپنی روح اور اپنے آپ کو خاص طور پر شیطان کے حوالے کر رکھا تھا ۔ وہ ساؤرن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں شیطان کا نائب بنا ہوا تھا ۔ ویسے وہ ایک بہت بڑی کنسٹرکشن کمپنی کا مالک اور سربراہ تھا ۔ بڑی بڑی بلڈنگز اور پل وغیرہ اس کی کمپنی بناتی تھی ۔ یہ اس کا پرائیویٹ آفس تھا اور یہاں ڈاکٹر شاغل خود بیٹھتا تھا ۔ البتہ جب کوئی کام ہوتا تو وہ اپنی کمپنی کے بڑے بڑے ڈائریکٹرز کو یہاں طلب کر لیا کرتا تھا ۔ لارکن انسان نہیں تھا بلکہ وہ شیطانی دنیا میں اس کا نائب تھا اور اس کا کام مخبری کرنا اور خیال رکھنا تھا کہ کوئی شیطان کے خلاف کام نہ کر سکے ۔ لیکن لارکن کا کام صرف ڈاکٹر شاغل کو اطلاعات مہیا کرنا تھا ۔ باقی کام ڈاکٹر شاغل خود شیطانی طاقتوں کے ذریعے کرتا رہتا تھا ۔ عاصم ایک مقامی آدمی تھا لیکن وہ بھی شیطانی دنیا کا ایک طاقتور عہدے دار تھا ۔ ڈاکٹر شاغل نے گارشن کے خلاف ٹریپ بچھانے کے لئے اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے اسے منتخب کیا تھا ۔ اسے بتایا گیا تھا کہ عاصم اس سلسلے میں کامیاب ہو سکتا ہے اس لئے ڈاکٹر شاغل نے اسے یہاں کال کیا تھا ۔ عاصم ایک نائٹ کلب کا مالک تھا اور ساؤرن کے تمام جرائم پیشہ اسے کنگ عاصم کہتے تھے کیونکہ ساؤرن میں ہونے والے تمام بڑے جرائم کے

پیچھے عاصم کا ذہن موجود ہوتا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کا انداز غنڈوں اور بدمعاشوں جیسا تھا ۔ اس نے جھک کر ڈاکٹر شاغل کو سلام کیا ۔

" بیٹھو "....... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو عاصم میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا ۔

" جارجیا کے گارشن کو جانتے ہو "....... ڈاکٹر شاغل نے کہا ۔

" یس سر ۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر "....... عاصم نے چونک کر جواب دیا ۔

" اس کی سب سے بڑی طاقت پورش ہے ۔ کیا اس کے بارے میں بھی تمہیں مکمل معلومات حاصل ہیں "....... ڈاکٹر شاغل نے کہا ۔

" یس سر "....... عاصم کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے ڈاکٹر شاغل کی طرف سے اس انداز کے انٹرویو کی کوئی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آ رہی تھی ۔

" تو پھر سنو ۔ گارشن اپنی طاقت پورش کے ذریعے ڈیول پرل حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اسے حاصل کر کے وہ شیطان کے دربار میں سب سے بڑا عہدہ حاصل کر لے ۔ اس طرح ہم بھی اس کے ماتحت بن جائیں گے اور تمہیں معلوم ہے کہ گارشن نے مجھے راستے سے ہٹا کر موجودہ عہدہ حاصل کیا ہے ورنہ آج جو طاقتیں اس کے پاس ہیں وہ میرے پاس ہوتیں ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ گارشن کو

ہلاک کر دیا جائے اور اس کی سب سے بڑی طاقت پورش کو فنا کر دیا
جائے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب۔ گارشن بے حد چالاک اور عیار آدمی
ہے۔ پھر اس کی طاقت پورش تو ذہنوں پر قبضہ کر لینے کی طاقت
رکھتی ہے اور ہماری اس حرکت سے بڑا شیطان ناراض بھی تو ہو سکتا
ہے"...... عاصم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس۔ یہی باتیں ہیں یا اور بھی کوئی بات تمہارے ذہن میں
ہے"...... ڈاکٹر شاغل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سخت لہجے میں
کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو اپنا خیال ظاہر کیا ہے جناب۔ ویسے آپ
مالک ہیں۔ جو حکم دیں گے اس کی ہم جان دے کر بھی تعمیل کریں
گے"...... عاصم شاید ڈاکٹر شاغل کے لہجے کی سختی سے گھبرا گیا تھا
اس لئے اس نے انتہائی خوشامدانہ اور قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ گارشن خاصا طاقتور آدمی ہے لیکن ہے بہرحال آدمی۔ اسے
کسی جال میں پھنسا کر ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ رہ گئی پورش تو وہ
ایک طاقت ہے اور تم نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں کہ پورش کو
کس طرح بے بس کر کے فنا کیا جا سکتا ہے۔ اب رہ گئی آخری بات
کہ بڑا شیطان ہماری آپس کی چپقلش سے ناراض ہو سکتا ہے تو بڑے
شیطان کو ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اس

کا کام دنیا میں گمراہی پھیلانا ہے اور ہم جیسے لاکھوں لوگ اس کے لئے
مسلسل کام کرتے رہتے ہیں اس لئے گارشن کی موت اور پورش کے
فنا ہونے سے بڑے شیطان کے نظام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ
ہمیں فائدہ ہو جائے گا۔ گارشن کی تمام طاقتیں ہمیں مل جائیں گی اور
میں گارشن سے اپنا پرانا انتقام بھی لے لوں گا اور جہاں تک انہیں
ٹریپ کر کے ہلاک کرنے کی بات ہے تو شیطانی نظام میں اسے برا
نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہاں تو دوسرے کو گرا کر خود آگے بڑھ جانے
والے کو شاباش دی جاتی ہے۔ اس گارشن نے بھی تو یہی کام کیا تھا
اگر میری طاقت لارکن مجھے اطلاع نہ دیتی تو وہ نائب شیطان بن جاتا
اور ہم سب اس کے رحم و کرم پر رہ جاتے اور مجھے یقین ہے کہ وہ
نائب شیطان بنتے ہی سب سے پہلے مجھے ہلاک کرنے کا حکم دے
گا"...... ڈاکٹر شاغل نے تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں"۔
عاصم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے کہ شیطانی
طاقتوں کے ساتھ ساتھ تمہارے پاس غنڈوں اور بدمعاشوں کی
طاقت بھی ہے۔ اس لئے تم یہ کام زیادہ آسانی سے کر سکتے ہو۔ اب
غور سے سنو۔ گارشن جارجیا میں رہتا ہے جبکہ ہم یہاں ساؤرن میں
ہیں۔ جارجیا اور ساؤرن میں بہت طویل فاصلہ ہے اس لئے تمہیں
وہاں فوری طور پر پہنچنے کے لئے ایک بڑا طیارہ ہر وقت تیار رکھنا ہو گا

تمہارے ساتھ تمہارے خاص دس آدمی جائیں گے ۔ ان سب کے کاغذات وغیرہ بھی تم نے تیار رکھنے ہیں ۔ جارجیا میں ایک بڑا صحرا ہے ۔ اس صحرا کے کنارے ایک قصبہ جیکسن ویل موجود ہے ۔ اس قصبے سے صحرا کے اندر تقریباً ایک دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک قدیم دور کا کنواں ہے ۔ یہی جیکسن ویل ہے ۔ پہلے یہ قصبے والی آبادی ہوتی تھی جب یہ کنواں پانی دیتا تھا لیکن جب یہ کنواں خشک ہو گیا تو آبادی صحرا سے باہر آ گئی لیکن اس کا نام وہی جیکسن ویل یعنی جیکسن کا کنواں ہی رہا ۔ جیکسن قدیم دور کا پجاری تھا اور اس نے یہ کنواں اپنی خاص طاقتوں کی مدد سے بنایا تھا ۔ پھر جیکسن ختم ہو گیا اور یہ کنواں بھی غیر آباد ہو گیا لیکن اب بھی اس کنویں میں یہ خاصیت موجود ہے کہ اس کے اندر جو قید ہو جائے اس کی نہ کوئی نیکی کی طاقت کام کر سکتی ہے اور نہ برائی کی کیونکہ جیکسن پجاری ایسے مذہب کا پیروکار تھا جس میں دونوں طاقتوں کا کوئی عمل دخل نہ تھا ۔ اس مذہب کو اس قدیم دور میں جوشاگا کہا جاتا تھا ۔ یہ مذہب قدیم ایکریمین باشندوں کا مذہب تھا اور جیکسن اس کا بڑا پجاری تھا ۔ پھر یہ مذہب اس لئے ختم ہو گیا کہ شیطان نے بھی اس کو ختم کرنے کی کوشش کی اور نیک لوگوں نے بھی ۔ بہرحال یہ مذہب ختم ہو گیا اور جیکسن پجاری بھی ہلاک کر دیا گیا ۔ اس کا کنواں بھی خشک ہو گیا لیکن اب بھی جیسا میں نے پہلے بتایا کہ اس کنویں میں بند ہونے والا چاہے وہ کتنی بھی بڑی طاقت کا مالک ہو ایک عام انسان رہ جاتا

ہے اور وہ صرف اپنی ذہانت اور اپنی ذاتی کوشش سے باہر آ سکتا ہے اسے کہیں باہر سے کوئی مدد نہیں مل سکتی ۔ اگر گارشن کو اس کنویں میں بند کر دیا جائے تو وہ کسی صورت وہاں سے باہر نہ آ سکے گا اور اپنی موت مر جائے گا ۔ اس طرح ہم پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا اور یہ کام تم نے کرنا ہے ۔ تمہارے آدمیوں نے اچانک گارشن کی رہائش گاہ پر حملہ کرنا ہے اور پھر اس کے سنبھلنے سے پہلے اسے بے ہوش کر کے فوری طور پر اس کنویں میں بند کر دینا ہے جبکہ لارکن کے ذمے پورش کا خاتمہ لگایا جائے گا اور جیسے ہی گارشن اس کنویں میں قید ہو گا پورش اسے بچانے کے لئے فوراً وہاں پہنچے گی لیکن لارکن اپنی طاقتوں کے ساتھ پہلے ہی اس کی گھات میں ہو گا اور وہ آسانی سے اس اکیلی پورش کو گھیر کر ختم کر دے گا ۔ اسے میں وہ خصوصی تلواریں دے دوں گا جس کی ضرب سے کسی بھی بڑی سے بڑی طاقت کو فنا کیا جا سکتا ہے ۔ پورش بیک وقت بہت سی تلواروں سے اپنا دفاع نہ کر سکے گی اور وہ فنا ہو جائے گی ۔ اس کے ساتھ ہی میں اس کے تمام سیٹ اپ پر بھی قبضہ کر لوں گا"...... ڈاکٹر شاغل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"یس سر ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی ۔ لیکن یہ کام کب ہو گا"...... عاصم نے کہا ۔

"ابھی نہیں ۔ اس وقت جب میں تمہیں حکم دوں گا لیکن تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہر لمحے تیار رہنا ہے"...... ڈاکٹر شاغل

نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اگر آپ حکم دیں تو میں ابھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤں اور وہاں آپ کے حکم کا انتظار کروں"۔ عاصم نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح گارشن کو اس سارے ٹریپ کا پیشگی علم ہو جائے گا لیکن جب یہ سب کچھ اچانک ہو گا تو وہ سنبھل نہ سکے گا"۔ ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ تو اس تک نہ پہنچ جائیں گی کیونکہ اس وقت وہ بھی ایک بڑی طاقت ہے"...... عاصم نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے اسے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا اور میں بھی تمہیں جب حکم دوں گا تو صرف اتنا کہوں گا کہ میرے بڑے حکم کی فوری تعمیل کرو اور تم نے سمجھ جانا ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے"۔ ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"یس سر"...... عاصم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں اب لارکن کی ڈیوٹی لگا دوں پھر میں آرام کروں گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو عاصم اٹھا اور اس نے سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ڈاکٹر انصاری بوڑھا آدمی تھا لیکن اس کی صحت جوانوں جیسی تھی سفید رنگ کی چھوٹی داڑھی اس کے سرخ و سفید اور صحت مند چہرے پر بے حد بھلی لگتی تھی۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ ڈاکٹر انصاری کے دو بیٹے تھے۔ بیٹی کوئی نہ تھی اور اس کی اہلیہ وفات پا چکی تھی۔ ڈاکٹر کے دونوں بیٹے ایکریمیا میں ہی سیٹل تھے اور بال بچوں والے تھے اس لئے ڈاکٹر انصاری یہاں اکیلا رہتا تھا۔ البتہ اسے دولت کی پرواہ نہ تھی اس لئے اس نے اپنے کام کاج کے لئے چار ملازم رکھے ہوئے تھے۔ عمران اس وقت ان کی کوٹھی کے سٹنگ روم میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرے دونوں بیٹے ایکریمیا میں سیٹل ہیں اس لئے وہ تو یہاں نہیں آ سکتے اور ویسے بھی وہ پیدا ہی ایکریمیا میں ہوئے ہیں اور

اکیریمیا ہی ان کا وطن ہے لیکن میرا وطن پاکیشیا ہے۔ میں پاکیشیا
سے میٹرک کر کے وہاں گیا تھا اور پھر میں نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ
وہاں بے شمار کام بھی کئے اور پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں
وہاں سیٹل ہو گیا کیونکہ یہاں میرے پیچھے میرے والدین بھی وفات
پا گئے تھے اور اس وقت چونکہ میں کرایہ بھر کر یہاں آنے کی
استطاعت نہ رکھتا تھا اس لئے میں نہ آسکا۔ میری بیوی بھی وہیں کے
رہنے والے ایک مسلمان خاندان کی فرد تھی۔ وہ مجھ سے کافی چھوٹی
تھی اور وہ بھی وہیں پیدا ہوئی تھی۔ اسے وفات پائے بارہ سال گزر
گئے ہیں۔ میں جب ریٹائرڈ ہوا تو میں نے واپس اپنے وطن آنے اور
اپنے والدین کی قبروں پر حاضری دینے کا ارادہ کیا اور پھر میں یہاں آگیا
یہاں سے قریب ہی قبرستان میں میرے والدین کی قبریں ہیں اس
لئے میں نے اس مضافاتی کالونی میں کوٹھی خرید لی۔ اب میں روزانہ
اپنے والدین کی قبروں پر جاتا ہوں اور مجھے بے حد روحانی سکون ملتا
ہے۔ پھر یہاں میں مکمل آزادی کے ساتھ مطالعہ بھی کر لیتا ہوں اور
اپنی یادداشت پر مبنی ایک کتاب بھی لکھ رہا ہوں"...... ڈاکٹر
انصاری نے تفصیل سے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔ اس
دوران ملازم نے انہیں دوپہر کا کھانا لگائے جانے کی اطلاع دی تو
ڈاکٹر انصاری عمران کو لے کر ڈائننگ ٹیبل پر آگئے۔ کھانا اچھا پکا
ہوا تھا اس لئے عمران کو بھی پسند آیا۔

" تم سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہوئی تھی۔ تمہاری شگفتہ

گفتگو نے مجھے بے حد متاثر کیا تھا"...... کھانے کے بعد چائے پیتے
ہوئے ڈاکٹر انصاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور میں آپ کے علم سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ آپ قدیم ترین
تاریخ پر اتھارٹی ہیں۔ کیا آپ پروفیسر آسٹر کو جانتے ہیں جن کا تعلق
اسی شعبے سے ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری بے اختیار
اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ہاں۔ ہاں۔ پروفیسر آسٹر میرے استاد رہے ہیں۔ وہ تو اس دور
کی بہت بڑی شخصیت ہیں۔ تم ان سے کس طرح واقف ہو"۔ ڈاکٹر
انصاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا ان سے غائبانہ تعارف ہے۔ پھر تو آپ ناراک میں رہنے
والے پروفیسر نکسن سے بھی واقف ہوں گے"...... عمران نے کہا تو
ڈاکٹر انصاری اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر
یقین نہ آرہا ہو۔

" تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔ تمہارا کیا تعلق ہے قدیم تاریخ سے
تم تو سائنس کے ڈاکٹر ہو"...... ڈاکٹر انصاری نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" قدیم تاریخ میں بھی تو سائنس ہوا کرتی تھی۔ اب یہ اور بات
ہے کہ اس دور میں سائنس کو جادو اور سحر کا نام دے دیا جاتا تھا"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن تم پروفیسر آسٹر اور

پروفیسر نکسن کو کیسے جانتے ہو۔ یہ دونوں نام قدیم تاریخ کے شعبے
کے بڑے نام ہیں"....... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"میں پروفیسر نکسن کو بھی غائبانہ طور پر جانتا ہوں۔ البتہ ان کی
اکلوتی بیٹی جینی نکسن کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جو ہاورڈ یونیورسٹی میں
قدیم تاریخ پڑھاتی ہیں"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ جینی تمہاری دوست ہے۔ لیکن وہ تو
گریٹ لینڈ میں رہتی ہے اور تم یہاں۔ پھر یہ دوستی کیسے چل رہی
ہے"....... ڈاکٹر انصاری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

"دوستی کا جو مطلب آپ لے رہے ہیں وہ نہیں ہے اور نہ ہی میں
اس کا قائل ہوں۔ میں اسے بے حیائی سمجھتا ہوں اور بے حیائی
اسلام میں حرام ہے"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا تو ڈاکٹر انصاری کے چہرے پر حیرت و تحسین کے ملے جلے تاثرات
پھیلتے چلے گئے۔

"بہت خوب۔ تمہاری یہ بات سن کر واقعی مجھے بے حد راحت
ہوئی ہے ورنہ حقیقت ہے کہ ایکریمیا میں رہنے کے باوجود میں نے
ہمیشہ بے حیائی کو بے حیائی ہی سمجھا ہے"....... ڈاکٹر انصاری نے
تعریف آمیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ کیا آپ کو ڈیول پرل کے بارے میں کچھ معلوم

ہے"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی
کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ قدیم دور میں اس موتی کو
کسی جلیل القدر مقدس شخصیت نے کہیں چھپا دیا تھا۔ اس میں
شیطان نے اپنی لاکھوں طاقتیں سمو دی تھیں۔ یہ موتی پہلے شیطان
کے تاج کا مرکزی موتی تھا پھر جس کے پاس یہ موتی ہوتا وہ شیطانی
دنیا کا نمبر دو بن جاتا اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی شیطانی طاقتیں اس
کے تحت ہو جاتی تھیں اور وہ ان طاقتوں کے ذریعے انسانوں کو گمراہ
کرتا تھا۔ اس جلیل القدر مقدس شخصیت کو جنہوں نے یہ موتی
چھپایا تھا انہیں اس موتی کی طاقتوں کا علم تھا۔ وہ جتنے لوگوں کو
سیدھا راستہ دکھاتے اس موتی کی طاقتیں ان میں سے بہت سوں کو
گمراہ کر دیتی تھیں۔ اس دور میں انسانی شعور چونکہ زیادہ ترقی یافتہ نہ
تھا اس لئے عام لوگ جادو، سحر اور شیطانی طاقتوں سے بے حد ڈرتے
تھے اور پھر شیطانی طاقتیں انہیں مال مویشی، چراگاہیں، بڑے قبیلے اور
بے شمار عورتیں یعنی اس دور کی دنیا کے تمام لوازمات بھی مہیا کر
دیتی تھیں جبکہ سیدھا راستہ بے حد صبر آزما اور آزمائش کا انتہائی کٹھن
راستہ تھا اس لئے اول تو لوگ اس راستے پر آتے ہی بے حد کم تھے
اور جو آتے تھے ان میں سے بیشتر گمراہ ہو جاتے تھے اس لئے اس
جلیل القدر مقدس شخصیت نے اس موتی کو چھپا دیا تھا لیکن کہاں
چھپایا تھا اس کا علم آج تک کسی کو نہیں ہو سکا"....... ڈاکٹر انصاری

نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ جلیل القدر مقدس شخصیت اگر چاہتی تو یقیناً اس شیطانی موتی کو چھپانے کی بجائے فنا کر دیتی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ چاہتے تو ضرور ایسا کر سکتے تھے لیکن چونکہ مقدس شخصیات اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلتی ہیں اس لئے یقیناً انہیں اس وقت اس کا حکم نہیں دیا گیا ہو گا اور کیوں نہیں دیا گیا یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ۔ لیکن تم یہ ساری باتیں کیوں کر رہے ہو"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" پروفیسر نکسن نے اس ڈیول پرل پر پروفیسر آسٹر کے تحت ریسرچ کی تھی ۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ بہت عرصے تک انہوں نے ریسرچ کی ۔ اس کا بڑا چرچا بھی ہوا لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی ۔ پروفیسر نکسن نے اسے شائع بھی نہیں کرایا ورنہ اس سے ہم جیسے بہت سے لوگ مستفید ہو سکتے تھے ۔ بہرحال یہ بڑی اہم ریسرچ تھی"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے کوٹ کی جیب سے ریسرچ کی فائل نکالی اور ڈاکٹر انصاری کی طرف بڑھا دی۔

" یہ ہے ان کی ریسرچ ۔ آپ اسے پڑھ لیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" یہ ۔ یہ ریسرچ تمہارے پاس ۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر انصاری نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی انہوں

نے فائل اس طرح جھپٹی جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ اس فائل میں موجود ہو۔

" پروفیسر نکسن کی بیٹی جینی نکسن یہاں آکر مجھ سے ملی اور یہ فائل دے گئی ہے ۔ اس میں کسی قدیم ترین کتبے کے الفاظ درج ہیں ۔ ان میں دو الفاظ ہیں سوبراگ، موبراگ اور یہ دو الفاظ کسی سے نہیں پڑھے گئے اور کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں ان مقامات یا مقام کا نام ہے جہاں اس ڈیول پرل کو چھپایا گیا تھا ۔ لیکن قدیم تاریخ میں کسی بھی مقام کے یہ نام سامنے نہیں آئے ۔ میرے ایک محسن ہیں ڈاکٹر شعبان جو مصر میں رہتے ہیں اور وہ قدیم مصریات میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں ۔ میری ان سے کافی پرانی دوستی ہے اور میں ان کا دل سے احترام کرتا ہوں ۔ ان کا میرے بارے میں حسن ظن ہے کہ میں ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہوں اس لئے انہوں نے پروفیسر نکسن اور پروفیسر آسٹر سے وعدہ کر لیا کہ عمران ان مقامات کو ٹریس کر لے گا اور پھر مجھے فون کر کے انہوں نے حکم دیا کہ میں یہ کام کروں ۔ میں ان کی وجہ سے مجبور ہو گیا ۔ چنانچہ جینی سے میں نے یہ فائل لے لی ۔ اسے میں نے پڑھا لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جب پروفیسر نکسن اور پروفیسر آسٹر جیسے بڑے بڑے عالم اور اس کے علاوہ اس فائل میں ان عالموں کے بھی نام درج ہیں جن سے پروفیسر نکسن نے اس بارے میں بات کی لیکن کوئی ان مقامات کو ٹریس نہیں کر سکا تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔ لیکن چونکہ میں وعدہ کر چکا ہوں اس لئے

لپنے ضمیر کے مطابق اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا۔ پھر اچانک مجھے آپ کا خیال آیا تو میں نے سوچا کہ اس سلسلے میں آپ سے مدد لوں اس لئے آپ اسے پڑھ لیں پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی کہ تم نے مجھے اس قابل سمجھا اور میری خوش قسمتی ہے کہ چلو کسی بھی بہانے سہی یہ گراں قیمت اور بیش بہا ریسرچ پڑھنے کا مجھے موقع مل گیا۔ لیکن اگر تم ناراض نہ ہو تو میں اسے اکیلے بیٹھ کر پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس دوران تم میری لائبریری میں بیٹھ جاؤ۔ وہاں ہو سکتا ہے کہ تمہیں تمہارے مطلب کی کوئی کتاب مل جائے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" یہ زیادہ بہتر رہے گا کہ میں آپ کے اس علم کے بحر ذخار سے چند قطرے حاصل کر لوں"...... عمران نے لائبریری کو بحر ذخار کہا تو ڈاکٹر انصاری بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں چاروں طرف کتابوں کے ریک موجود تھے جن میں کتابیں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔

" تمہیں چائے ملتی رہے گی۔ میں کہہ دیتا ہوں"...... ڈاکٹر انصاری نے روشنیاں جلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس چلے گئے تو عمران نے کتابوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ قدیم تاریخ کے شعبے سے متعلق کتابوں کی تعداد زیادہ تھی۔ وہ انہیں دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا

اور پھر اچانک وہ ایک کتاب کا نام دیکھ کر چونک پڑا۔ کتاب کا نام کاسانی لینگویج تھا۔ عمران کو صرف اتنا معلوم تھا کہ کاسانی زبان انتہائی قدیم ترین زبان تھی جو کلیدانی زبان سے بھی پہلے رائج تھی اور پھر اس کی جگہ کلیدانی زبان نے لے لی اور اسی طرح زبانیں آگے بڑھتی رہیں۔ اسے معلوم تھا کہ قدیم ترین دور میں کاسانی زبان کے کئی مدفون کتبے دنیا کے مختلف علاقوں سے برآمد ہوئے تھے جنہیں پڑھ لیا گیا تھا لیکن اس نے خود نہ کبھی کاسانی زبان کا کوئی کتبہ دیکھا تھا اور نہ ہی اس پر تفصیل سے کوئی کتاب پڑھی تھی اس لئے اس نے اس کتاب کا انتخاب کیا اور اسے ریک سے نکال کر وہ مطالعہ کرنے والی مخصوص آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ٹرے میں چائے کی بھاپ اڑاتی ہوئی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔ ساتھ ہی ایک پلیٹ مکس ڈرائی فروٹ کی بھی تھی۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ جب بھی چائے کی طلب ہو آپ میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیجئے گا میں چائے لے آؤں گا"...... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے"...... عمران نے کتاب کھولتے ہوئے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران چائے پینے کے ساتھ ساتھ کتاب پڑھتا رہا۔ کتاب خاصی دلچسپ تھی اس لئے عمران اسے مسلسل پڑھتا

رہا۔ اچانک ایک صفحے پر پہنچ کر وہ چونک پڑا کیونکہ اس صفحے پر کاسانی زبان کے حروف تہجی دیئے گئے تھے۔ عمران غور سے انہیں دیکھتا رہا اور پھر اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں ابھرا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس ریسرچ کے یہ دو الفاظ کاسانی زبان کے تو نہیں ہیں۔ کاسانی زبان میں حروف انگریزی کی طرح علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں۔ کوئی لفظ ایک دوسرے سے جڑا ہوا نہیں ہوتا لیکن یہ الفاظ جڑے ہوئے ہیں یا جوڑ دیئے گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کتاب کو میز پر رکھا اور پھر میز پر موجود ایک بڑا سا سادہ کاغذ اٹھا کر اس نے جیب سے قلم نکالا اور کتاب میں موجود حروف تہجی دیکھ دیکھ کر اس نے ان حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھنا شروع کر دیا جو اس ریسرچ میں تھے۔ لیکن جب کافی دیر تک محنت کے باوجود کام نہ بنا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کتاب اٹھا کر پڑھنا شروع کر دی۔ پھر جیسے ہی اس نے کتاب بند کی اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر انصاری اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو۔ تم کاسانی زبان کی کتاب پڑھ رہے تھے۔ یہ تو بے حد خشک موضوع ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" آپ جو کچھ پڑھ رہ تھے وہ بھی تر نہیں تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر انصاری بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ تو میرا پسندیدہ موضوع ہے۔ ساری عمر میں نے اس موضوع پر پڑھتے گزاری ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئے۔

" ارے۔ یہ کاغذ پر تم نے کیا لکھا ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کاغذ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی۔

" اوہ نہیں۔ یہ کاسانی زبان کے الفاظ نہیں ہیں اور کاسانی زبان تو اب عام پڑھی جا سکتی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" بس میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اس لئے میں نے کوشش کی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور کاغذ واپس میز پر رکھ دیا۔

" آپ نے ریسرچ پڑھ لی ہے۔ اب بتائیں اس سلسلے میں کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ جب سے یہاں آیا تھا مسلسل سنجیدہ تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ڈاکٹر انصاری کے پاس پہنچنے کے بعد اس کے ذہن کے گرد سنجیدگی کا خول سا چڑھ گیا ہو۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ وہ واقعی سنجیدگی سے اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا تھا۔

" عمران بیٹے۔ ان الفاظ پر واقعی بے حد محنت کی گئی ہے۔ پروفیسر نکسن نے اس سلسلے میں ہر وہ کام کر لیا ہے جو کسی انسان کے بس میں ہو سکتا ہے لیکن اس بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔

میرے خیال کے مطابق ایسا اس لئے ہے کہ یہ کام ایک جلیل القدر مقدس شخصیت کا ہے اس لئے اس کو تلاش کرنے میں کامیابی نہیں ہو رہی ۔ میں نے اس بارے میں بہت سوچا ہے لیکن میرے ذہن میں اس کا کوئی حل نہیں آیا"...... ڈاکٹر انصاری نے فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" آپ قدیم زبانوں کے کسی ایسے ماہر کو جانتے ہیں جو ان قدیم ترین زبانوں کے کوڈ پڑھ سکے"...... عمران نے کہا۔

" کوڈ ۔ کیا مطلب ۔ کوڈ تو دور جدید کی ایجاد ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" قدیم ترین دور میں بھی کوڈ استعمال کئے جاتے تھے ۔ یہ بات تو مجھے بھی معلوم ہے ۔ مصری کتبوں میں اکثر قدیم دور کے کوڈ کا استعمال عام تھا لیکن یہ کتبہ آسٹریلیا کے علاقے سے ملا ہے اس لئے اس میں وہ مصری کوڈ استعمال نہیں ہو سکتا ۔ یہ دونوں الفاظ بہرحال کوڈ ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ۔ ایک منٹ"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنکھیں بند کر لیں ۔ ان کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

" مجھے یاد آ گیا ۔ آسٹریلیا کے رہنے والے پروفیسر مارٹن قدیم ترین زبانوں کے اس وقت بہت بڑے ماہر ہیں ۔ وہ آج کل ریٹائرڈ زندگی

گزار رہے ہیں اور ان کی رہائش ناراک میں ہے ۔ وہ بہت بزرگ آدمی ہیں لیکن بہرحال ان کے ہوش و حواس سلامت ہیں ۔ میری ان سے دو تین ملاقاتیں ہوئی تھیں ۔ وہ بے حد شفیق اور مہربان آدمی ہیں ۔ میرے پاس ان کا فون نمبر ہو گا میں دیکھتا ہوں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک ڈائری تھی ۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر ڈائری کھولی اور اس کے ورق پلٹنے لگے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں ۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر دیں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو انہوں نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

" مارٹن ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

" میں پاکیشیا سے ڈاکٹر انصاری بول رہا ہوں ۔ ڈاکٹر مارٹن سے بات کرا دیں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگتا تھا کہ بولنے والا بے حد بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر صاحب میں ڈاکٹر انصاری بول رہا ہوں۔ میں ہاگو یونیورسٹی میں قدیم تاریخ کے شعبہ میں پڑھاتا رہا ہوں۔ ہاگو یونیورسٹی کے سالانہ فنکشن میں آپ تشریف لائے تھے تو آپ سے ملاقات ہوئی تھی"....... ڈاکٹر انصاری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سے فون ہے"....... ڈاکٹر مارٹن نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں ریٹائرڈ ہو کر اپنے آبائی وطن پاکیشیا میں سیٹل ہو گیا ہوں"....... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیسے یاد کیا ہے۔ کوئی خاص بات"....... ڈاکٹر مارٹن نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے انہیں ریسرچ کے بارے میں تفصیل بتا کر ان دو الفاظ کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"پروفیسر نکسن نے اس سلسلے میں مجھ سے رابطہ کیا تھا اور میں نے بھی اس سلسلے میں کوشش کی تھی لیکن یہ نجانے کس زبان کے الفاظ ہیں کہ ٹکریں مارنے کے باوجود سمجھ میں نہ آسکے تھے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں"....... ڈاکٹر مارٹن نے کہا تو عمران نے ڈاکٹر انصاری کو اشارہ کیا کہ رسیور اسے دیا جائے۔

"یہ میرے دوست علی عمران صاحب ہیں۔ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ ویسے یہ ہر میدان کے شہ سوار ہیں اور پروفیسر نکسن نے یہ ریسرچ انہیں بھجوائی ہے کہ وہ یہ مسئلہ حل کریں اور ان کی وجہ سے ہی یہ ریسرچ مجھ تک پہنچی ہے۔ یہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرائیں بات"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر ڈاکٹر مارٹن۔ میں تو طالب علم ہوں۔ ڈاکٹر انصاری نے نجانے میرے تعارف میں کیا کچھ کہہ دیا ہے۔ آپ جیسے عالم سے بات کرنا میرے لئے انتہائی فخر کی بات ہے"....... عمران نے کہا۔

"تمہارا شکریہ۔ تم ایسا سمجھتے ہو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ قدیم دور میں بھی کتبوں میں کوڈ الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔ مجھے مصر سے ملنے والے قدیم دور کے کتبوں کے بارے میں تو معلوم ہے لیکن یہ کتبہ آپ کے علاقے آسٹریلیا سے ملا ہے اس لئے یہ دو الفاظ سوبراگ، موبراگ کہیں کوڈ میں نہ لکھے گئے ہوں"....... عمران نے کہا۔

"کوڈ میں۔ اوہ۔ اوہ۔ اس بات کا تو نہ ہی آج تک مجھے خیال آیا اور نہ کسی اور کو۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ کتبہ سریانی زبان میں ہے اور یہ زبان قدیم دور میں آسٹریلیا میں بولی جاتی تھی اور ایسے کتبے بھی آسٹریلیا سے ملے ہیں جن میں کوڈ الفاظ لکھے گئے تھے جنہیں

پڑھ لیا گیا ہے لیکن اس کام میں، میں ماہر نہیں ہوں بلکہ ڈاکٹر شمیل اس میں ماہر ہیں ۔ میں تمہیں ان کا فون نمبر دیتا ہوں اور میں پہلے انہیں فون کر کے کہہ دیتا ہوں پھر تم انہیں فون کر لینا ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا ۔ تم نے واقعی بے پناہ ذہانت کا ثبوت دیا ہے ۔ یہ بات آج تک کسی کے ذہن میں ہی نہیں آئی"...... ڈاکٹر مارٹن نے کہا اور پھر انہوں نے فون نمبر بتا دیا۔

" ڈاکٹر شمیل ناراک میں رہتے ہیں یا کہیں اور"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ ولنگٹن میں رہتے ہیں ۔ بزرگ آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ بے حد شکریہ ۔ میں دس منٹ بعد ان کو فون کروں گا"...... عمران نے کہا۔

" او کے ۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تمہارے ذہن میں یہ کوڈ والی بات کیسے آ گئی"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" جب میں اس کتاب میں درج کاسانی زبان کے حروف تہجی کو ملا کر لکھ رہا تھا تو مجھے اچانک اس کا خیال آیا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قدیم مصری کتبوں میں ایسا کیا جاتا تھا ۔ قدیم دور کے پجاری عام طور پر جن چیزوں کو چھپانا چاہتے تھے انہیں ایسے کوڈ میں لکھ

دیتے تھے کہ انہیں پڑھا نہ جا سکے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دس منٹ گزرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر معلوم کر کے اس نے ڈاکٹر مارٹن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

" شمیل ولا"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں ۔ ابھی ناراک سے ڈاکٹر مارٹن صاحب نے ڈاکٹر شمیل صاحب کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا ۔ میں نے ان سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ میں ڈاکٹر شمیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں جناب ۔ پاکیشیا سے ۔ میرے بارے میں ڈاکٹر مارٹن نے ابھی آپ کو فون کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ کیا مسئلہ ہے"...... ڈاکٹر شمیل نے پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر انہیں ساری بات بتا دی۔

" کیا الفاظ ہیں ۔ دوبارہ دوہرائیں اور رک رک کر"...... ڈاکٹر شمیل نے کہا تو عمران نے رک رک کر دونوں الفاظ دوہرا دیئے۔

" کتبے کی زبان کون سی تھی اور کہاں سے اور کس دور میں یہ ملا

تھا"...... ڈاکٹر شمیل نے پوچھا تو عمران نے تفصیل بتا دی۔

" اوکے ۔ آپ کل اسی وقت مجھے دوبارہ فون کر لیں ۔ میں کوشش کروں گا کہ اس پر کام کر سکوں اور اگر یہ الفاظ کوڈ میں ہیں تو حل ہو جائیں گے "...... ڈاکٹر شمیل نے کہا۔

" جی بہت مہربانی ۔ میں کل صبح فون کروں گا ۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ۔ لیکن مجھے کیسے معلوم ہو گا ۔ یا تو تم کل بھی یہاں آکر فون کر لو یا پھر میں تمہارے پاس آجاؤں کیونکہ اب مجھے بھی اس مسئلے میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے "...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" میں آپ کو فون کر کے سب کچھ بتا دوں گا کیونکہ میرا کچھ پتہ نہیں کہ میں کل اس وقت کہاں ہوں گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران ان سے اجازت لے کر کار میں سوار ہو کر اپنے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔

سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں کرسی پر گارشن تقریباً نیم دراز تھا ۔ کرسی کے دونوں بازوؤں پر دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں بیٹھی اس کے ساتھ انتہائی لاڈ بھرے انداز میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے کے کونے سے کسی عورت کی اس طرح چیخنے کی آواز سنائی دی جیسے کوئی اس عورت کا گلا دبا کر اس عورت کی چیخ روکنے کی کوشش کر رہا ہو ۔ یہ آواز سنتے ہی دونوں لڑکیاں اچھل کر کھڑی ہو گئیں اور گارشن بھی یکلخت سیدھا ہو گیا۔

" تم جاؤ"...... گارشن نے کہا تو دونوں لڑکیاں جن کے چہروں پر یہ آواز سن کر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے تیزی سے مڑیں اور تقریباً دوڑتی ہوئیں کمرے سے باہر چلی گئیں۔

"آجاؤ موشی"....... گارشن نے قدرے سخت اور برہم سے لہجے میں کہا ۔ شاید اسے ان حالات میں یہ مداخلت بے حد بری لگی تھی ۔ دوسرے لمحے کمرے کے کونے سے ایک بوڑھی لیکن انتہائی مکروہ شکل کی عورت جس کے سر پر گندے اور انتہائی الجھے ہوئے بال تھے اور جسم پر سیاہ رنگ کا لباس سا تھا تیزی سے آگے آکر گارشن کے سامنے رکی اور پھر فرش پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی ۔

"مداخلت کی معافی چاہتی ہوں آقا ۔ لیکن موشی کا فرض ہے آقا کی حفاظت کرنا اس لئے آقا سے مزید ہدایات لینا ضروری تھیں" ۔ اس بوڑھی عورت نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"کیا ہوا ہے جو تم ہدایات لینا چاہتی ہو"....... گارشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"آقا کو ہلاک کرنے کی سازش کی جا رہی ہے"....... موشی نے جواب دیا تو گارشن اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگا ہوا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ مجھے ہلاک کرنے کی سازش ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کون ایسا کر رہا ہے ۔ کیا کوئی نیکی کی طاقت ایسا کر رہی ہے"....... گارشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"نہیں آقا ۔ یہ کام بڑے شیطان کا ایک خاص عہدے دار کرنا چاہتا ہے"....... موشی نے جواب دیا ۔

"کیا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کون ہے وہ"....... گارشن نے کہا ۔

"ساؤرن میں رہنے والا ڈاکٹر شاغل"....... موشی نے جواب دیا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو وہ انتقام میں اس حد تک پہنچ گیا ہے ۔ تفصیل بتاؤ"....... گارشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"آقا ۔ اس کی خاص طاقت لارکن نے اسے بتایا ہے کہ آپ اپنی خاص طاقت پورش سے مل کر شیطانی مقدس موتی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے آپ نے پاکیشیا کے ایک آدمی عمران کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور یہ مقدس موتی حاصل کر لینے کے بعد آپ بڑے شیطان کے نائب بن جائیں گے اور ڈاکٹر شاغل آپ کا ماتحت ہو جائے گا جس پر ڈاکٹر شاغل نے سوچا کہ یہ کام اسے خود کرنا چاہئے ۔ چنانچہ اس نے لارکن کو حکم دے دیا کہ وہ خیال رکھے کہ جیسے ہی وہ پاکیشیائی عمران اس مقدس موتی کے مقام کو ٹریس کرے اسے اطلاع دی جائے ۔ اس کے ساتھ ہی آقا اس نے اپنے نائب عاصم کو بلا کر اسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے دس ساتھیوں سمیت ہر وقت تیار رہے اور جیسے ہی ڈاکٹر شاغل اسے اطلاع دے وہ آپ کو بے ہوش کر کے جارجیا کے صحرا میں واقع جیکسن ویل میں بند کر دے اور پورش کو لارکن فنا کر دے ۔ آپ وہاں اس کنویں میں ہی ہلاک ہو جائیں گے"....... موشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی یہ انتہائی خوفناک منصوبہ ہے ۔ اگر اچانک وہ لوگ ایسا کر دیتے تو واقعی میں ہلاک ہو جاتا ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"....... گارشن نے تیز لہجے میں کہا ۔

"آقا۔آپ نے مجھے اپنی حفاظت کا حکم دیا ہوا ہے اس لئے میں آپ کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو سونگھتی رہتی ہوں اور مجھے اس سازش کا بھی پتہ چل گیا کیونکہ جب عاصم ڈاکٹر شاغل سے مل کر واپس گیا تو میں کالی شراب پینے اس کے کلب میں گئی۔ عاصم بذات خود وہاں موجود تھا اور جیسے ہی میں نے عاصم کو وہاں دیکھا میں اس کا چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی کہ اسے کوئی خاص اطلاع دی گئی ہے کیونکہ اس کے گرد جامنی رنگ کا ہالہ موجود تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی خاص طاقتوں کو استعمال کیا تو عاصم کے ذہن سے مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو گیا جو ابھی میں نے آپ کو بتایا ہے اور چونکہ یہ کام فوری طور پر نہیں ہونا اس لئے میں آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں کہ آپ سے اس بارے میں خصوصی ہدایات حاصل کر سکوں"...... موشی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہدایات کیا ہونی ہیں۔ تم نے میری رہائش گاہ کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنی تمام ماتحت طاقتوں کو بلا کر یہاں گھیرا ڈال لو اور میرے آدمیوں اور میری ماتحت طاقتوں کے علاوہ اور کسی کو اندر داخل نہ ہونے دینا بلکہ انہیں فوری طور پر ہلاک اور فنا کر دینا"...... گارشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ کام تو ہو جائے گا لیکن آپ کو روزانہ دس زندہ انسانوں کی بھینٹ دینی ہو گی"...... موشی نے کہا۔

"میری طرف سے اجازت ہے۔ جہاں سے تمہارا جی چاہے اور جو

تمہیں پسند آئے اس کی بھینٹ لے لو۔ لیکن میری حفاظت تمہاری ذمہ داری ہو گی۔ اگر مجھے کچھ ہوا تو تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاؤ گی"...... گارشن نے کہا۔

"میں جانتی ہوں آقا کہ اتنی بڑی بھینٹ لینے کے بعد اگر میں ناکام رہی تو میرا کیا حشر ہو گا۔ آپ بے فکر ہیں"...... موشی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور بھینٹ لے لو"...... گارشن نے کہا۔

"پہلی بھینٹ تو آپ کے محل سے لینی ہو گی آقا تاکہ اس بھینٹ کا خون اور گوشت اسی محل میں بکھیر دیا جائے"...... موشی نے کہا۔

"ہاں جاؤ اور ملازموں میں سے دس آدمی چن لو"...... گارشن نے کہا۔

"آقا کی بھینٹ قبول کی جاتی ہے۔ اب آقا بچ گیا"...... موشی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے کے اندھیرے کونے میں چلی گئی اور ایک بار پھر کسی عورت کے چیخنے کی وہی مخصوص آواز سنائی دی جیسے کسی عورت کا گلا دبا کر اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ کو جبراً روکا جا رہا ہو اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو گارشن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ ایک اور چھوٹے سے کمرے میں پہنچ کر زمین پر بچھی ہوئی سیاہ رنگ کی دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ دری سیاہ رنگ کی تھی لیکن اس پر تیز سرخ رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے اور مرکزی دائرے پر گارشن بیٹھا ہوا تھا۔ اس

نے آنکھیں بند کیں اور پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے اپنا دایاں ہاتھ دری پر مارا تو سامنے والی دیوار پر یکلخت تیز سرخ روشنی ایک نقطے کی طرح چمکی اور پھر یہ روشنی بجھ گئی اور اس کے ساتھ ہی دور سے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگتا تھا جیسے بہت دور کہیں کوئی نوجوان آدمی کھکھلا کر ہنس رہا ہو۔ یہ ہنسنے کی آواز تیزی سے قریب آتی سنائی دی اور چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار میں سے دھواں سا نکلا۔ اس کے ساتھ ہی ہنسنے کی آواز اس دھوئیں میں سے سنائی دی اور یہ دھواں تیزی سے بل کھاتا ہوا مجسم ہوتا چلا گیا۔ یہ ایک بھاری جسم کا آدمی تھا۔ انتہائی کریہہ شکل کا آدمی جسے دیکھ کر ہی کراہت کا احساس ہوتا تھا۔ اس کے سر کے بال کھچڑی سے تھے۔ آنکھیں باریک اور ترچھی تھیں۔ اس کی ناک طوطے کی چونچ کی طرح اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ گال سوکھے ہوئے تھے اور اس کی ٹھوڑی آگے کی طرف بڑھی ہوئی تھی اور چونچ نما تھی۔ اس کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا عبا نما لباس تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں چھوٹی سی خون آلود تلوار تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک انسانی کھوپڑی تھی جس کی گردن کٹی ہوئی تھی اور اس میں سے خون ٹپک رہا تھا۔

"کیا بات ہے آقا۔ کیوں ماکیری کو بلایا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ماکیری کو بلانے والے کو کتنی بڑی بھینٹ دینی پڑتی ہے"۔ اس آدمی نے بھاری سی آواز میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ ماکیری"...... گارشن نے سخت لہجے میں کہا تو وہ آدمی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ میں تمہارے مطلب کی بھینٹ دینے کو تیار ہوں لیکن کیا تم میری بات مانو گے"...... گارشن نے کہا۔

"تم آقا ہو۔ تمہاری بات کیوں نہیں مانوں گا۔ لیکن بھینٹ میں کام کے مطابق اپنی مرضی کی لوں گا"...... ماکیری نے کہا۔

"ڈاکٹر شاغل کو جانتے ہو"...... گارشن نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں۔ وہ بھی آقا ہے۔ کیوں"...... ماکیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ڈاکٹر شاغل کی ایک طاقت ہے لارکن اور ڈاکٹر شاغل کا نائب ہے عاصم۔ ان دونوں کو بھی جانتے ہو"...... گارشن نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... ماکیری نے جواب دیا۔

"ان دونوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو کرو گے"...... گارشن نے کہا۔

"کن دونوں کا"...... ماکیری نے چونک کر پوچھا۔

"لارکن اور عاصم کا"...... گارشن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھا تھا کہ آپ ڈاکٹر شاغل کی بات کر رہے ہیں وہ کام میرے بس سے باہر تھا کیونکہ وہ بھی آقا ہے جبکہ لارکن میرے مقابل انتہائی کم حیثیت کی طاقت ہے اور عاصم لاکھ طاقتور سہی انسان ہے اس لئے اسے آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کام

صرف ماکیری ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا"...... ماکیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے"۔ گارشن نے کہا۔

"بھینٹ دے دو۔ میں یہ کام کر دوں گا"...... ماکیری نے کہا۔

"بولو۔ کیا بھینٹ مانگتے ہو"...... گارشن نے پوچھا۔

"آپ ان کا خاتمہ کب چاہتے ہیں"...... ماکیری نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... گارشن نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ اگر آپ فوری خاتمہ چاہتے ہیں تو پھر بھینٹ تین گنا ہو گی، اگر دو روز کے اندر چاہتے ہیں تو پھر بھینٹ دو گنا اور اگر ایک ہفتے کے اندر چاہتے ہیں تو پھر عام بھینٹ"...... ماکیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوری سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... گارشن نے کہا۔

"ابھی ایک لمحے میں۔ فوراً"...... ماکیری نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں اور کسی وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تم نے تیار رہنا ہو گا۔ جب میں حکم دوں تو پھر فوری"...... گارشن نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا آقا۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اگر ایک ہفتے سے زیادہ گزر گیا تو پھر میں یہ کام نہیں کر سکوں گا کیونکہ مجھے جب

بھی بلایا جاتا ہے تو میرے پاس صرف ایک ہفتہ ہوتا ہے۔ اگر میں ایک ہفتے میں وہ کام مکمل کر دوں تو ٹھیک ورنہ ہفتہ گزرنے کے بعد میں خود فنا ہو جاؤں گا"...... ماکیری نے جواب دیا۔

"تم بھینٹ تب لینا جب میں تمہیں دوبارہ حکم دوں"۔ گارشن نے کہا۔

"نہیں آقا۔ اب میں آیا ہوں تو بھینٹ لئے بغیر واپس نہیں جا سکتا"...... ماکیری نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ دو روز کے اندر کر دو یہ کام"...... گارشن نے کہا۔

"آقا۔ بہتر ہے کہ یہ کام فوری کرالیں ورنہ بعد میں آپ کو تکلیف ہو سکتی ہے"...... ماکیری نے کہا تو گارشن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... گارشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جس طرح آپ آقا ہیں اس طرح ڈاکٹر شاغل بھی آقا ہے اور جس طرح آپ کو ڈاکٹر شاغل کے بارے میں اطلاع ملی ہے اس طرح ڈاکٹر شاغل کو بھی آپ کے خلاف اطلاع مل سکتی ہے۔ پھر جس طرح آپ نے مجھے بلایا ہے اسی طرح ڈاکٹر شاغل بھی کسی دوسری طاقت کو بلا سکتا ہے اور آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ میں چونکہ آپ کے دائرے کی طاقت ہوں اس لئے میں آپ سے مخلص ہوں جبکہ ڈاکٹر شاغل کے دائرے کی طاقت اس سے مخلص ہو گی

لیکن اگر آپ فوری طور پر یہ کام کرالیں تو پھر ڈاکٹر شاغل انہیں نہیں بلا سکے گا"۔ ماکیری نے کہا۔

" لیکن اسے معلوم تو ہو جائے گا۔ پھر وہ میرے خلاف کام تو کرے گا"...... گارشن نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پھر آپ جانیں اور ڈاکٹر شاغل۔ لیکن وہ اپنی دونوں طاقتوں کو تو نہ بچا سکے گا"...... ماکیری نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ اب میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ بولو۔ تم کیا بھینٹ چاہتے ہو"...... گارش نے کہا۔

" آقا۔ تین نومولود بچوں اور تین ان عورتوں کی جن کے مرے ہوئے بچے پیدا ہوئے ہوں اور تین ایسے مرد جن کے تمام بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں"...... ماکیری نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ میں کرتا ہوں بندوبست"...... گارشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا لیا۔ چند لمحوں بعد اس نے زور سے تالی بجائی اور پھر ہاتھ ملائے۔ اس طرح اس نے وقفے وقفے سے تین بار تالی بجائی اور پھر ہاتھ نیچے کر کے آنکھیں کھول دیں۔

" جاؤ۔ میں نے بڑے احاطے میں سب کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جاؤ اور تین گنا بھینٹ لے لو اور ساتھ ہی فوراً کام سرانجام دو"۔ گارشن نے کہا۔

" آقا کا کام ہو گا"...... ماکیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد

دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہنسنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں جو دور جاتی سنائی دے رہی تھیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی جبکہ گارشن وہیں پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اسی طرح بیٹھے بیٹھے اسے تقریباً بیس پچیس منٹ گزر گئے تو دور سے ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر آواز قریب آتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد دھواں نمودار ہوا اور پھر وہ مجسم ہو گیا۔ یہ ماکیری تھا۔

" آپ کا کام ہو گیا آقا۔ اب آپ جانیں اور ڈاکٹر شاغل۔ میں جا رہا ہوں"...... ماکیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھویں میں تبدیل ہو گیا اور پھر دھواں بل کھاتا ہوا غائب ہو گیا تو ایک بار پھر قریب سے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں دور جاتے جاتے خاموش ہو گئیں تو گارشن اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس نے موشی سے ملاقات کی تھی۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر اس نے اپنا ہاتھ میز پر مارا تو میز پر سے ایک چھوٹا سا کیڑا اچھل کر فرش پر گرا اور تیزی سے بڑا ہوتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا جسم کافی بڑا ہو گیا تو اس کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور جب دھواں چھٹا تو سامنے فرش پر ایک سرخ رنگ کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال، لباس وغیرہ سب کچھ تیز سرخ رنگ کا تھا۔ اس کی دونوں آنکھوں میں سفیدی کی جگہ سرخی تھی اور اس کا

جسمانی رنگ بھی سرخ تھا۔

" کاشو حاضر ہے آقا"...... اس سرخ رنگ کے آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کاشو ۔ تم فوراً جا کر معلوم کرو کہ ڈاکٹر شاغل اپنی طاقت لارکن اور اپنے نائب عاصم کی ہلاکت کے بعد کیا سوچ رہا ہے اور کیا کر رہا ہے اور اب اس کا کیا ارادہ ہے"...... گارشن نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سرخ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو اب وہاں فرش پر بڑا سا کیڑا موجود تھا جو تیزی سے سکڑتا چلا گیا اور پھر اچھل کر وہ میز پر آیا اور پھر غائب ہو گیا ۔ گارشن خاموش بیٹھا ہوا تھا کچھ دیر بعد وہی کیڑا میز سے اچھل کر نیچے فرش پر آیا اور تیزی سے بڑا ہوتا چلا گیا ۔ پھر اس کے گرد سرخ دھواں پھیل گیا ۔ جب دھواں چھٹا تو سرخ رنگ کا کاشو وہاں موجود تھا۔

"کاشو معلوم کر آیا ہے آقا"...... کاشو نے کہا۔

" کیا معلوم ہوا ہے"...... گارشن نے پوچھا۔

" آقا ۔ کاشو کو بھینٹ دینی ہو گی ۔ دس سرخ بکریوں کی"۔ کاشو نے کہا۔

" ٹھیک ہے لے لینا ۔ بتاؤ کیا معلوم کیا ہے"...... گارشن نے کہا۔

" ڈاکٹر شاغل، لارکن اور عاصم کی موت سے بے حد پریشان ہے

اس نے اپنی طاقت مہاکی کو بلا کر اس سے مشورہ کیا تو مہاکی نے مشورہ دیا کہ پاکیشیائی آدمی عمران اپنے مقصد کے قریب پہنچ چکا ہے اور اس سے معلومات صرف پورش جینی کی مدد سے حاصل کر سکتی ہے ورنہ وہ عمران کسی کو کچھ نہیں بتائے گا اور کوئی اسے مجبور بھی نہیں کر سکتا اس لئے اس وقت تک جب تک پورش کو معلوم نہ ہو جائے پورش کو زندہ رکھا جائے اور پھر جب پورش معلوم کر لے تو پورش پر کالاگ چشمے کا زرد پانی ڈال کر اسے فنا کر دیا جائے ۔ پورش کے فنا ہو جانے پر آپ کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ مقدس موتی کہاں ہے اس لئے ڈاکٹر شاغل اسے خود حاصل کر لے گا اور نائب شیطان بن جائے پھر آپ کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... کاشو نے جواب دیا۔

"تو پھر اب مجھے کیا کرنا ہو گا"...... گارشن نے کہا۔

"آپ پورش کے ذہن سے ہر وقت رابطہ رکھیں ۔ جیسے ہی پورش کو معلوم ہو گا تو آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا اور پھر کچھ بھی ہو آپ کو بہرحال اس مقام کا علم ہو جائے گا اور آپ فوراً مقدس موتی کو حاصل کر لیں اور اس کے بعد جو کام ڈاکٹر شاغل آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہی آپ اس کے ساتھ کر دیں"...... کاشو نے جواب دیا۔

" مسلسل اور مستقل رابطہ تو نہیں رہ سکتا ۔ البتہ ایسا انتظام ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی پورش کو معلوم ہو مجھے بھی ساتھ ہی معلوم ہو جائے لیکن مجھے اس سے پہلے بہرحال اس ڈاکٹر شاغل کا خاتمہ کرنا ہو

گا ورنہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح معلوم کر لے گا اور پھر مقدس موتی حاصل کرنے کے لئے ہم دونوں میں کھلی جنگ شروع ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ بڑا شیطان اسے پسند نہ کرے"...... گارشن نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

" آقا۔ آپ مالک ہیں۔ جو چاہیں کریں لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ ڈاکٹر شاغل کسی صورت آپ سے کمزور نہیں ہے۔ اب بھی آپ کی طاقت اس لئے لارکن اور عاصم کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئی کہ ڈاکٹر شاغل کو اس کا علم نہیں ہو سکا تھا لیکن اب اسے علم ہو چکا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی کرے"...... کاشو نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ پورش چونکہ سرخ اندھیروں کی پیداوار ہے اس لئے وہ اسے بھی کسی صورت فنا نہیں کر سکتا اور میں جب تک یہاں اپنے محل میں ہوں وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... گارشن نے کہا۔

" ٹھیک ہے آقا۔ مجھے میری بھینٹ دو تاکہ میں جاؤں"...... کاشو نے کہا۔

" ہاں۔ جا کر لے لو"...... گارشن نے کہا تو کاشو کے گرد سرخ دھواں پھیل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کاشو غائب ہو گیا تو گارشن نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہ عمل مکمل کر سکے جس سے پورش کو جیسے ہی اس مقدس

موتی کے مقام کا علم ہو وہ معلومات خود بخود گارشن کے ذہن میں منتقل ہو جائیں۔ البتہ اپنی حفاظت کے طور پر اس نے یہ سوچا تھا کہ جب تک اسے علم نہ ہو جائے وہ اپنے محل سے باہر نہیں جائے گا۔

عمران کے فلیٹ کے سٹنگ روم میں ایک میز پر چار ضخیم کتابیں موجود تھیں جبکہ عمران ایک ضخیم کتاب اٹھائے کرسی پر بیٹھا اسے پڑھنے میں مصروف تھا۔ یہ کتابیں اس نے نیشنل لائبریری کے ایک خصوصی سیکشن سے حاصل کی تھیں۔ یہ کتب ریفرنس کے لئے تھیں اس لئے لائبریری کے قانون کے مطابق اسے کسی بھی آدمی کو باہر لے جانے کے لئے اجازت نہیں تھی۔ البتہ وہاں بیٹھ کر اسے پڑھا جا سکتا تھا لیکن عمران نے سر سلطان کے ذریعے ان پانچ کتب کو اپنے نام جاری کرا لیا تھا۔ وہ صبح ناشتہ کرنے کے بعد سیدھا نیشنل لائبریری گیا تھا اور پھر کافی تلاشی اور جستجو کے بعد اسے یہ کتب میسر آ گئی تھیں۔ لائبریری سے وہ سیدھا فلیٹ پر آیا تھا اور اب بیٹھا مسلسل مطالعے میں مصروف تھا لیکن سلیمان کی وہی کم بختی آ گئی تھی۔ عمران ہر آدھے گھنٹے بعد انتہائی سنجیدگی سے چائے طلب کر لیتا

اور سلیمان چائے بنا بنا کر اب بری طرح زچ ہو چکا تھا لیکن عمران کا موڈ ایسا تھا کہ وہ انکار ہی نہ کر سکتا تھا۔ اب وہ کچن میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اگر عمران کی چائے پینے کی رفتار یہی رہی تو پانچ کتب تو ایک طرف ایک کتاب کے ختم ہونے تک ہی وہ بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو بڑی بیگم صاحبہ جوتے مار مار کر اس کی کھوپڑی توڑ دیں گی اس لئے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ مزید چائے عمران کو نہیں دے گا۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ چائے طلب کر رہا تھا اچانک سلیمان کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا اس نے جلدی سے پیالی اٹھائی اور دیگچی سے ابلتا ہوا پانی پیالی میں ڈال کر پیالی ٹرے میں رکھی اور ساتھ ہی چینی اور چمچ رکھ کر وہ ٹرے اٹھائے سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ابلتے ہوئے پانی کی پیالی، شوگر پاٹ اور چمچ میز پر رکھ دیا۔

"آدھی چمچ چینی ڈال کر مجھے دو"...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"خالی ابلے ہوئے پانی میں آدھی چمچ چینی زیادہ ہے۔ چوتھائی چمچ چینی کافی رہے گی صاحب"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ خالی ابلتے ہوئے پانی میں۔ کیا مطلب۔ میں نے تو چائے مانگی تھی پھر"...... عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے

ہوئے کہا۔

" چائے کی پتی ختم ہو چکی ہے اس لئے مجبوری ہے ۔ آپ ایک ہفتے کی چائے دو تین گھنٹوں میں پی چکے ہیں"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ میں کس قدر اہم کام کر رہا ہوں ۔ بہت بڑی نیکی کا کام"....... عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" نیکی نیکی ہی ہوتی ہے صاحب ۔ بڑی یا چھوٹی نہیں ہوتی ۔ البتہ اس کا اجر اس کو بڑا یا چھوٹا بناتا ہے"....... سلیمان نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" تم میرے سامنے فلسفہ مت جھاڑا کرو ۔ جاؤ چائے لے کر آؤ"۔ عمران نے دوبارہ کتاب پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں چائے کی پتی لینے مارکیٹ جا رہا ہوں اور اس وقت تک آپ کو بہرحال انتظار کرنا ہو گا"....... سلیمان نے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ کیا مطلب ۔ کتنی دیر لگاؤ گے"....... عمران نے چونک کر کہا ۔ وہ اب سلیمان کی سازش سمجھ گیا تھا کہ سلیمان فلیٹ سے ہی غائب ہونا چاہتا ہے۔

" زیادہ دیر نہیں لگے گی ۔ بس زیادہ سے زیادہ چھ سات گھنٹے لگ جائیں گے اور اتنی دیر تو آپ بہرحال بغیر چائے کے بھی کتاب پڑھ سکتے ہیں"....... سلیمان نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ چھ سات گھنٹے اور وہ بھی صرف چائے کی پتی لینے کے لئے"....... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا تو تھا کہ ان دنوں ملاوٹ والا مال بہت چل رہا ہے اصل تلاش کرنے میں جوتیاں گھس جاتی ہیں اس لئے مجبوری ہے"۔ سلیمان نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" سلیمان ۔ پیارے سلیمان ۔ بات سنو"....... عمران نے کہا۔

" جی صاحب"....... سلیمان نے مڑتے ہوئے کہا۔

" دیکھو ۔ یہ کتابیں میں صرف اپنے ذاتی علم میں اضافے کے لئے نہیں پڑھ رہا بلکہ یہ کتابیں نیکی کے بڑے کام کے لئے پڑھ رہا ہوں ۔ مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ نیکی کا بڑا کام سامنے ہے وہ کرو"....... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" اچھی کتاب پڑھنا بذات خود نیکی ہے صاحب لیکن ساتھ چائے پینا اور اس طرح مسلسل پینا یہ تو نیکی کو ضائع کرنے کے مترادف ہے ۔ آپ کتابیں ضرور پڑھیں لیکن چائے نہیں مل سکتی کیونکہ یہ بہرحال اس نیکی میں شامل نہیں ہے"....... سلیمان نے جواب دیا۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے کیسے عمران کے قابو میں آسکتا تھا۔

" چلو ایسا کرو کہ تم مجھے ہر گھنٹے بعد چائے کا کپ لا دیا کرو ۔ اب تو خوش ہو"....... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" یہ پانچوں کتابیں پڑھنے میں آپ کو دو ہفتے بہرحال لگیں گے اور دو ہفتوں میں تین سو گھنٹے تو ہوں گے ۔ اب آپ خود سوچیں پانچ

کتابیں پڑھنے میں اگر آپ کو تین چار سو کپ چائے پینی پڑ جائے تو کیا واقعی یہ نیک کام ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"تین چار سو کپ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو بہت زیادہ ہیں"۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آپ حساب لگالیں۔ بہرحال ایک گھنٹے بعد میں اس کا جواب پوچھنے آجاؤں گا۔ پہلے مجھے آواز نہ دیں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن ابھی وہ کچن کی طرف آرہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر یہ آواز مسلسل بغیر کسی وقفے کے سنائی دینے لگی۔ کال بیل مسلسل بجائی جارہی تھی۔

"ارے۔ ارے بند کرو۔ یہ جل جائے گی"...... سلیمان نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ کال بیل مسلسل اسی طرح بج رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر حیرت ابھری آئی دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی کال بیل کی آواز بند ہو گئی۔

"آپ بابا منگتے اور یہاں"...... سلیمان کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور منگتے کا لفظ سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

"اپنے صاحب سے کہہ دے۔ کتابیں پڑھنے سے اور عالموں سے ملنے سے کچھ نہیں ملے گا۔ اس کا کیا خیال ہے۔ کیا شیطانوں اور عالموں نے اس کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی ہو گی۔ ان شیطانوں اور عالموں دونوں نے اسے تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش

کی لیکن تلاش نہیں کر سکے۔ بابا پوچھنا ہے تو فقیروں سے پوچھ۔ فقیروں کے پاس اللہ کا دیا ہوا علم ہوتا ہے۔ کتابوں کا دیا ہوا علم نہیں ہوتا۔ ہاں۔ بابا فقیر سب جانتے ہیں۔ ان سے پوچھو"۔ ایک تیز آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور پھر یکلخت آہستہ ہوتی چلی گئی۔ عمران دوڑ کر باہر آیا لیکن دروازے تک پہنچتے پہنچتے وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ سلیمان دروازہ بند کر کے واپس آرہا تھا۔

"یہ کون تھا سلیمان۔ کیا کہہ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہی مجذوب منگتے بابا تھے۔ آپ نے ان کی باتیں سن تو لی ہوں گی"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ فقیروں سے پوچھو۔ لیکن فقیر کون ہیں۔ میں نے سید چراغ شاہ صاحب سے بھی پوچھا تھا لیکن وہ بھی نہیں بتا سکے اور کن سے پوچھوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں صاحب۔ سید چراغ شاہ صاحب اگر نہیں بتا سکے تو پھر اور کون بتا سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اس سے پوچھنا تھا۔ وہ اگر کہہ رہا تھا تو وہ بتا بھی دیتا"۔ عمران نے کہا۔

"میں اس کے پیچھے نیچے گیا تھا اور اس سے پوچھا تھا لیکن وہ تو مجذوب ہے۔ بول پڑے تو بول پڑے نہ بولے تو نہ بولے۔ اس نے کوئی جواب ہی نہیں دیا اور سڑک کراس کر کے چلا گیا"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عجیب سلسلہ ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس سٹنگ روم میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے دوبارہ کتاب پڑھنے کے لئے اسے اٹھانے کا سوچا لیکن پھر ارادہ بدل دیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ اچانک اس کا دل کتابوں سے اچاٹ ہو گیا تھا۔ یہ کتابیں قدیم دور کے کتبوں اور ان کی زبانوں پر مبنی تھیں۔ عمران انہیں اس لئے پڑھ رہا تھا کہ شاید ان میں کسی ایسے کوڈ کے بارے میں تحریر سامنے آجائے لیکن کئی گھنٹوں تک پڑھنے کے باوجود اب تک اس کے مطلب کی کوئی تحریر نہ آئی تھی۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد آخر کار اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شمیل والا"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر شمیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر شمیل کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ میں آج آپ کو کال کر لوں۔ اس آسٹریلین کتبے میں کوڈ الفاظ کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران بیٹے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے۔ اپنا تمام علم

اس پر آزما لیا ہے لیکن یہ الفاظ جس کوڈ میں ہیں وہ میری سمجھ میں نہیں آسکا۔ آئی ایم سوری بیٹے"...... دوسری طرف سے انتہائی معذرت آمیز لہجے میں کہا گیا۔

"کوئی بات نہیں ڈاکٹر صاحب۔ علم کے لئے بہرحال کوشش تو کرنی ہی پڑتی ہے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میں کوشش جاری رکھوں گا۔ لیکن مجھے امید کم ہے۔ تم اپنا فون نمبر بتا دو۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا تو میں تمہیں خود فون کر کے بتا دوں گا"...... ڈاکٹر شمیل نے کہا تو عمران نے رانا ہاؤس کا نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے کانوں میں مجذوب ملنگ کی آواز گونجنے لگی تھی۔ بابا پوچھنا ہے تو فقیروں سے پوچھ۔ بار بار یہ فقرہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا اور وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر ایک خیال کے تحت اس نے ایک جھٹکے سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی مخصوص نرم اور حلیمانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب"...... عمران نے سلام کا

پورا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"....... دوسری طرف سے شاہ صاحب نے چونک کر پوچھا۔

" شاہ صاحب۔ اس شیطانی موتی کا مقام کسی صورت ٹریس نہیں ہو رہا۔ بڑے بڑے عالم جواب دے گئے ہیں۔ میں نے تو خود کتابیں پڑھ کر اس بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن معلوم نہیں ہو سکا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اچانک وہ صاحب میرے فلیٹ پر آئے جنہوں نے مجھے حرام کھانے کے بارے میں اشتباہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کتابوں سے کچھ نہیں ملے گا۔ عالموں کو بھی نہیں معلوم۔ پوچھنا ہے تو فقیروں سے پوچھو۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ میں تو کسی فقیر کو نہیں جانتا۔ اب بات کیسے آگے بڑھے گی"....... عمران نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے عمران بیٹے کہ فقیر کسے کہتے ہیں"...... شاہ صاحب نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے فقر سے فقیر نکلا ہے۔ یعنی اللہ والا آدمی جو دنیا دار نہ ہو"....... عمران نے جواب دیا۔

" نہیں بیٹے۔ دنیا داری ترک کرنا تو راہبوں کا کام ہے۔ اسلام میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ فقیر اسے کہتے ہیں جو سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس سے محبت نہ کرے۔ اس کی عبادت، اس کا مال، اس کی زندگی سب کچھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ ایسے لوگ واقعی سب

کچھ جانتے ہیں لیکن ایسے لوگ اپنے آپ کو دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے۔ تم بھی فقیر ہو سکتے ہو اور تمہارا باورچی سلیمان بھی۔ جہاں تک تمہارے مسئلے کا تعلق ہے تو اگر منگتے نے تمہارے دروازے پر آ کر کچھ کہا ہے تو کوئی نہ کوئی فقیر تم سے خود ہی ٹکرا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا کرم تم پر ہو گا۔ اللہ حافظ"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی سمجھ میں واقعی شاہ صاحب کی بات نہ آئی تھی۔ شاہ صاحب نے جو کچھ کہا تھا اس سے عمران مزید الجھ گیا تھا۔ لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے سوچا کہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ دے۔ اگر اسے منظور ہو گا تو مسئلہ حل ہو جائے گا ورنہ وہ مزید کیا کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے سب سے پہلے کتابیں لائبریری کو واپس کرنے کا سوچا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر کتابوں کو بیگ میں رکھ کر وہ سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیراج میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار نیشنل لائبریری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے کتابیں واپس کیں اور پھر لائبریری سے نکل کر وہ پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کا پروگرام دانش منزل جانے کا تھا کہ اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے اپنی کار کے پاس ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو کھڑے دیکھا۔ وہ بڑی بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"یہ کار چوری کرنے کا پروگرام تو نہیں بنا رہا"...... عمران نے اس کی حرکات دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جیسے ہی کار کے پاس پہنچا وہ آدمی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"...... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں۔ آپ کون ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"میرا نام اختر حسین ہے۔ میں رنگ ریزوں کے محلے میں رہتا ہوں۔ وہاں ایک رنگ ریز حاکم دین ہے۔ اس نے کہا ہے کہ میں یہاں پہنچ کر آپ کو بتا دوں کہ آپ جس کتاب کی تلاش میں ہیں وہ کتاب اس کے پاس ہے"...... اس آدمی نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر اس طرح آگے بڑھتا چلا گیا جیسے یہ پیغام دے کر اب اسے عمران سے کوئی دلچسپی، کوئی تعلق ہی نہ رہا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ذہنی طور پر سنبھلتا وہ لوگوں کے ہجوم میں غائب ہو چکا تھا۔

"حیرت ہے۔ یہ کیسے اور کس دنیا کے لوگ ہیں۔ کتاب رنگ ریز کے پاس ہے۔ رنگ ریز کا کیا تعلق کسی کتاب سے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"یہ آخر رنگ ریزوں کا محلہ کہاں ہے۔ اس نے کار سٹارٹ کرتے

ہوئے سوچا کیونکہ یہ نام اس نے پہلی بار سنا تھا۔ کچھ آگے جا کر اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور نیچے اتر کر وہ ایک دکاندار کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب"...... دکاندار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے رنگ ریزوں کے محلے میں جانا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ محلہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو اس نے اس طرح بتانا شروع کر دیا جیسے وہ رہتا ہی وہیں ہو۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے وہاں کس سے ملنا ہے۔ میں وہیں رہتا ہوں اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... اس آدمی نے کہا تو عمران اپنے خیال پر خود ہی دل ہی دل میں ہنس پڑا۔

"حاکم دین رنگ ریز ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بابا رنگ والے سے۔ وہ تو جناب فقیر آدمی ہے۔ آپ جیسے بڑے صاحب کو اس سے کیا غرض ہو سکتی ہے"...... دکاندار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا فقیر آدمی سے کیا مطلب ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب ہے جناب کہ وہ تو معصوم سا آدمی ہے نہ کسی کے لینے میں اور نہ کسی کے دینے میں۔ اس کے بیٹے رنگ ریزی کا کام کرتے ہیں۔ وہ تو بس ادھر ادھر گھومتا پھرتا رہتا ہے اور بس"۔ دکاندار نے کہا۔

"کیا وہ کوئی ولی اللہ ہے"....... عمران نے کہا تو دکاندار بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ تو جی بس فقیر آدمی ہے۔ ولی اللہ تو بہت بڑے لوگ ہوتے ہیں"....... دکاندار نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اس دکاندار کے ذہن میں فقیر کا مطلب کچھ اور ہے یعنی بے ضرر سا آدمی جو اگر نیکی نہیں کرتا تو گناہ بھی نہیں کرتا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس محلے میں پہنچ چکا تھا۔ یہ انتہائی قدیم اور گنجان آباد محلہ تھا۔ تنگ گلیاں جن کے درمیان گندے پانی کی نالیاں بہہ رہی تھیں۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ نیچے اترا اور پوچھتا ہوا وہ ایک قدرے کھلی گلی میں پہنچ گیا جہاں واقعی دھاگا رنگنے کی دکان تھی۔ دکان پر چار پانچ آدمی کام کر رہے تھے۔ بڑے بڑے کڑاہ آگ پر چڑھے ہوئے تھے اور دھاگے کے بنڈل ان میں رنگے جا رہے تھے اور پھر ان بنڈلوں کو گلی میں سوکھنے کے لئے ڈال دیا جاتا تھا۔ دکان پر ایک نوجوان آدمی مالک کی حیثیت سے بیٹھا ہوا تھا۔

"جی صاحب۔ فرمائیے"....... اس نے عمران کو دیکھ کر قدرے مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے حاکم دین رنگ ریز سے ملنا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہ ابھی آئے ہیں۔ میں معلوم کرتا ہوں"....... اس نوجوان نے کہا جو یقیناً اس حاکم دین کا بیٹا تھا اور پھر وہ اٹھ کر دکان کے اندرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آئیے جناب۔ ادھر گلی میں آجائیے"....... اس نے واپس دکان میں آکر عمران سے کہا اور پھر وہ دکان سے اترا اور عمران کو لے کر سائیڈ گلی میں ایک دروازے سے اندر لے آیا۔ ایک تنگ سی گلی سے گزر کر عمران ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوا جہاں ایک چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کا بوڑھا آدمی جس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر چھوٹی سی سفید داڑھی تھی۔ سر پر گول ٹوپی پہنی ہوئی تھی البتہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی لیکن قدرے ویران سی تھیں جو اس طرح سپاٹ تھیں جیسے وہ دنیا سے مکمل طور پر لاتعلق ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"....... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آئیے۔ بیٹھئے جناب"....... اس ادھیڑ عمر آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر عمران کو ایک کرسی پر بٹھا کر وہ خود سامنے چارپائی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کا بیٹا واپس چلا گیا تھا۔

"اختر حسین صاحب نے مجھے آپ کا پیغام دیا تھا کہ میں جس کتاب کو تلاش کر رہا ہوں وہ آپ کے پاس ہے اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"....... عمران نے کہا تو حاکم دین رنگ ریز بے اختیار چونک پڑا۔

"اختر حسین کو میں نے لاکھ بار منع کیا ہے کہ مجھے اس طرح

شرمندہ نہ کرایا کرے لیکن وہ باز نہیں آتا۔ میں تو ایک عام سا رنگ ریز ہوں۔ میرا کتابوں سے کیا تعلق"...... حاکم دین نے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔ اسے توقع ہی نہ تھی کہ اسے یہ جواب ملے گا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے فارسی تو نہیں بولی جناب کہ آپ کو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں تو رنگ ریز ہوں۔ میرا کتابوں سے کیا تعلق"...... اس بار حاکم دین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو آپ کا تعلق کس سے ہے"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں پوچھا۔

" رنگوں سے"...... حاکم دین نے بھی اسی طرح بے ساختہ لہجے میں جواب دیا۔

" کن رنگوں سے"...... عمران شاید اب جان بوجھ کر اسے کریدنے پر اتر آیا تھا۔

" ان سے جو ایک بار چڑھ جائیں تو اترتے نہیں ہیں"...... حاکم دین نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کا جواب سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ نجانے کیا بات تھی کہ اسے اس جواب میں بے حد گہرائی محسوس ہوئی تھی۔

" وہ کیسے"...... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ سے محبت کا رنگ، فقر کا رنگ، دنیا میں رہ کر دنیا سے بے نیاز ہونے کا رنگ۔ کون کون سے رنگ گنواؤں"...... حاکم دین نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ حاکم دین واقعی فقیر ہے۔

" میرے فلیٹ پر آ کر ایک مجذوب منگتے نے کہا تھا کہ عالموں اور کتابوں سے کچھ نہیں ملے گا۔ پوچھنا ہے تو فقیروں سے پوچھو۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے پوچھ لوں"...... عمران نے کہا۔

" تم نے پوچھا تو میرا جواب نہیں میں ہو گا کیونکہ میرا علم سے کیا واسطہ۔ میں تو ایک عام رنگ ریز ہوں۔ جاہل آدمی ہوں۔ البتہ میں تمہیں خود بتا دیتا ہوں کہ کلام الہیٰ میں وادی نمل کا بھی ذکر ہے اور نمل چیونٹی کو کہتے ہیں اور چیونٹیوں کے گرد اگر پانی ہو تو پھر وہ کہیں نہیں جا سکتیں۔ تمہیں جو کچھ ملے گا وہیں سے ملے گا۔ میں تو نہ عالم ہوں اور نہ ہی فاضل۔ میں تو ایک رنگ ریز ہوں۔ اب تم جاؤ میں نے بہت سے کپڑے رنگنے ہیں۔ تمہارا کپڑا تو میں نے رنگ دیا ہے تم تو جاؤ"...... حکم دین نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اندر کمرے میں ہی کہیں غائب ہو گیا۔ عمران وہیں حیرت سے بت بنا بیٹھا رہ گیا۔ یہ لوگ اس کے لئے یکسر نئے تھے۔ روحانی دنیا میں وہ اب تک جن لوگوں سے ملا تھا ان میں اسے سب سے زیادہ متاثر سید چراغ شاہ صاحب نے کیا تھا لیکن یہ آدمی حاکم دین تو یکسر مختلف سا آدمی تھا۔ جب کچھ دیر گزر گئی اور کوئی

وہاں نہ آیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر مڑا اور چند
لمحوں بعد گلی میں پہنچ گیا۔ سائیڈ گلی سے جب وہ مین گلی میں پہنچا تو
وہاں ویسے ہی رنگائی کا کام جاری تھا۔ عمران چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا پھر
ایک طویل سانس لے کر وہ اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار
موجود تھی۔ وہ جو اپنی بے پناہ ذہانت سے پوری دنیا کو انگلیوں پر
نچاتا رہتا تھا اس وقت ایک عام سے رنگ ریز کے ہاتھوں بت سا بنا
واپس جا رہا تھا اور اسے اپنی زندگی منجمد سی محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے شاہ صاحب سے بات کرنا ہوگی۔ یہ عقدہ شاہ صاحب ہی
حل کر سکتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار لے کر
وہ بڑے پلازہ میں آیا اور اس نے کار پارکنگ میں روکی اور وہ خود
ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹ کی چھوٹی
جیب سے کارڈ نکالا اور اسے فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈال کر
دبایا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا
ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے شاہ صاحب کی
مخصوص نرم اور شفقت بھری آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب"...... عمران نے سلام کا
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... شاہ صاحب نے اسی طرح

شفقت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے انہیں نیشنل لائبریری
کتابیں واپس کرنے سے لے کر اس فون کرنے تک کی پوری
تفصیل بتا دی۔

"میں نے سن لی ہے تمہاری بات۔ لیکن مجھے بتاؤ کہ میں تمہاری
کیا مدد کر سکتا ہوں"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"شاہ صاحب۔ یہ لوگ میری سمجھ میں نہیں آ رہے۔ لیکن میں
نے سوچا ہے کہ جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس بارے میں آپ سے
پوچھوں۔ شاید آپ اسے سمجھ گئے ہوں"...... عمران نے الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ میں تو ایک عام سا انسان ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ
کی خصوصی طور پر رحمت ہوتی ہے تو مجھے کچھ معلوم ہو جاتا ہے ورنہ
اس کی اس وسیع و عریض دنیا میں نجانے کیسے کیسے لوگ کس کس
انداز میں اپنی ڈیوٹیاں انجام دے رہے ہیں۔ تم خود سوچو کہ تم اپنی
ٹیم کے ساتھ پاکیشیا کے کروڑوں افراد کے تحفظ اور سلامتی کے لئے
جو کچھ کرتے رہتے ہو اس کا علم تمام افراد کو تو نہیں ہو سکتا۔ چند
لوگ ہی اس بارے میں جانتے ہوں گے۔ اسی طرح خیر و شر کی اس
آویزش میں نجانے کون کون سے لوگ کس کس انداز میں کام کر
رہے ہوں گے۔ تمہاری طرح اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہوں گے۔ جس
طرح باغ میں بے شمار مختلف رنگوں کے پھول ہوتے ہیں۔ کسی
میں خوشبو ہوتی ہے کسی میں نہیں لیکن ہوتے وہ سب ہی پھول ہیں

اور سب مل کر ہی باغ کی رونق کو بڑھاتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ صرف گلاب کو ہی پھول سمجھا جائے اور باقی پھولوں کے وجود سے ہی انکار کر دیا جائے ۔ حاکم دین نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے اس پر تم خود غور کرو ۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے ذہانت کی نعمت بخشی ہے ۔ اس ذہانت سے کام لو ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے ۔ میں ناچیز اور عاجز آدمی یہی کر سکتا ہوں ۔ اللہ حافظ "...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پبلک فون بوتھ سے باہر آگیا ۔ اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا لیکن پھر اچانک اسے ڈاکٹر انصاری کا خیال آگیا ۔ اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ڈاکٹر شمیل سے جو معلوم ہو گا عمران انہیں بتائے گا اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ ڈاکٹر شمیل کی بات بتانے کے ساتھ ساتھ اس نئے معاملے پر بھی ان سے ڈسکس کر لے تو شاید کوئی بہتر نتیجہ نکل آئے اس لئے اس نے کار کا رخ اس مضافاتی کالونی کی طرف موڑ دیا جہاں ڈاکٹر انصاری کی رہائش گاہ تھی ۔

ڈاکٹر شاغل اپنے مخصوص آفس نما کمرے کی بجائے ایک چھوٹے سے کمرے میں سیاہ رنگ کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس نے اپنی آنکھوں پر سیاہ رنگ کی پٹی خود ہی باندھ رکھی تھی ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو رہی تھیں اور وہ تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا ۔ اسے اس طرح بیٹھے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی کہ اچانک کمرے کی سامنے والی دیوار میں تیز روشنی نمودار ہوئی ۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں ہلکی سی چھن چھن کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے میں ایک گہرے سیاہ رنگ کی افریقی عورت کھڑی نظر آ رہی تھی ۔ اس کی دونوں آنکھیں بڑی بڑی لیکن سوئی سوئی سی محسوس ہو رہی تھیں ۔ اس کے چہرے کے نقوش افریقی تھے اور اس نے سیاہ رنگ کا افریقی لباس پہنا ہوا تھا ۔ اس نے ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر خود ہی ڈاکٹر کی آنکھوں

پر بندھی ہوئی پٹی ایک جھٹکے سے کھول دی۔

" خباگی نے تمہیں خود ہی اپنے آپ کو دکھانے کا بندوبست کر دیا ہے شاغل ۔اب تم مجھے دیکھ سکتے ہو"...... اس عورت کے منہ سے سریلی سی آواز نکلی۔

" یہ میری خوش قسمتی ہے خباگی کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں ورنہ بڑے شیطان کے دربار کی رقاصہ کو مجھ جیسا آدمی تو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں خباگی کہ تم مجھے ملنے آ گئی ہو"۔ ڈاکٹر شاغل نے ایسے ممنون لہجے میں کہا جیسے اس افریقی عورت نے اس کے پاس آکر اور اسے اپنے آپ کو دیکھنے کی اجازت دے کر اس پر اتنا بڑا احسان کیا ہو جو وہ کسی صورت اتار ہی نہ سکتا ہو۔

" تم نے بڑے شیطان کے سامنے میری ایک بار تعریف کی تھی۔ تب سے میں تم سے خوش ہوں اور اسی لئے میں آ بھی گئی ہوں ۔ بتاؤ کیوں بلایا ہے تم نے مجھے"...... خباگی نے کہا۔

" گارشن میرے منہ آ رہا ہے ۔اس نے میری ایک طاقت لارکن اور میرے نائب عاصم کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ خود ڈیول پرل حاصل کر کے نائب شیطان بننا چاہتا ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ اس کی بجائے میں نائب شیطان بن جاؤں"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" یہ کام گارشن نے شروع کیا ہے ۔ تم تو بعد میں اس میں کودے ہو"...... خباگی نے کہا۔

" یہی تو بڑا شیطان ہمیں سکھاتا ہے خباگی اور یہی بات ہم نے

لوگوں کو سکھائی ہے کہ اصول، ایمانداری وغیرہ سب غلط ہیں ۔ اپنا مفاد دیکھا کرو اور اس مفاد کے لئے جو بھی کرنا پڑے سب درست ہے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو خباگی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم درست کہہ رہے ہو ۔ تم اب چاہتے کیا ہو"...... خباگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی کہ اس ڈیول پرل کو میں خود حاصل کر کے نائب شیطان بن جاؤ۔ تم اس سلسلے میں میری مدد کرو"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" میں تمہیں مشورہ دے سکتی ہوں ۔ تمہاری مدد نہیں کر سکتی کیونکہ تم دونوں ہی بڑے شیطان کے درباری ہو ۔گارشن نے پورش کے ذہن سے رابطہ کر رکھا ہے ۔ جیسے ہی جینی کی مدد سے پورش کو اس جگہ کے بارے میں علم ہو گا اس بارے میں معلومات خودبخود گارشن کو پہنچ جائیں گی اور پھر اگر تم پورش کو فنا بھی کر دو تب بھی گارشن کو کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا ۔وہ خود بھی بے حد طاقتور ہے اور اس کے پاس پورش جیسی بے شمار طاقتور قوتیں موجود ہیں"۔ خباگی نے کہا۔

" تو مجھے کیا کرنا چاہئے ۔یہی تو میں تم سے مشورہ چاہتا ہوں"۔ ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" میرا مشورہ تو یہ ہے کہ تم اس گارشن کو ہی ختم کر دو"۔ خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل بے اختیار اچھل پڑا ۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے ۔ اس کے پاس طاقتیں بھی ہیں اور وہ خود بھی بڑے
شیطان کا درباری ہے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔
"تمہیں معلوم تو ہے کہ بڑے شیطان کے دربار کی سب سے
طاقتور ذریت خناس ہے ۔ یہ اگر چاہے تو ایک لمحے میں گارشن اور
اس کی تمام طاقتوں کو ختم کر سکتا ہے"...... خباگی نے کہا۔
"لیکن وہ کیوں ایسا کرے گا"...... ڈاکٹر شاغل نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"سنو ۔ میں تمہیں بتاتی ہوں ۔ پورش شیطانی دنیا کی سب سے
خوبصورت اور طاقتور قوت ہے اور خناس اسے حاصل کرنا چاہتا ہے
لیکن بڑے شیطان نے اسے گارشن کو بخش دیا ۔ اس پر خناس نے
گارشن سے کہا کہ وہ اور جتنی طاقتیں چاہے لے لے اور پورش اسے
دے دے لیکن گارشن نے انکار کر دیا اور خناس تب سے گارشن کے
خلاف دل میں کینہ رکھتا ہے"...... خباگی نے کہا۔
"تو اب وہ میری وجہ سے کیسے ایسا کرے گا اور کیوں کرے
گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔
"اس بات کو طویل عرصہ گزر چکا ہے اور خناس نے ایک مرتبہ
بڑے شیطان سے درخواست کی تھی کہ اسے گارشن کو ہلاک کر کے
پورش کو حاصل کرنے کی اجازت دی جائے لیکن بڑے شیطان نے
اسے کہا کہ وہ ایسا ضرور کر سکتا ہے لیکن اس وقت جب گارشن کوئی
ایسا کام کرے جس سے اس کی ہلاکت ضروری ہو جائے"...... خباگی

نے کہا۔
"تو پھر اب وہ کیا کہے گا کیا غلطی بتائے گا"...... ڈاکٹر شاغل نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"گارشن نے بڑے شیطان کے دشمن کو اس کام کی طرف متوجہ
کرا کر بہت بڑی حماقت کی ہے ۔ وہ عمران ایسا آدمی ہے کہ وہ خود ہی
اس موتی کو حاصل کر کے اسے فنا کرنے کے چکر میں پڑ جائے گا اور
اس طرح بڑے شیطان کو بہت نقصان ہو گا اور یہ بات طے ہے کہ
گارشن اس عمران کا مقابلہ نہ کر سکے گا ۔ البتہ اگر خناس تمہاری مدد
کرے تو تم اس کام کو کر سکتے ہو اور خناس اس لئے یہ کام کرے گا
کہ پورش کو وہ اب بھی حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اس نے
تمہارے ساتھ مل کر اس عمران کو ختم کر دیا تو پھر بڑا شیطان تم سے
بھی اور اس سے بھی خوش ہو جائے گا"...... خباگی نے کہا۔
"کیا تم خناس سے بات کر سکتی ہو ۔ میری تو ہمت نہیں پڑ
رہی"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔
"ہاں ۔ میں یہ کام کر سکتی ہوں ۔ لیکن مجھے بھینٹ دینا پڑے
گی"...... خباگی نے کہا۔
"ہاں ۔ ضرور دوں گا ۔ بولو کیا چاہئے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔
"تمہارے پاس جناتی دنیا کی جتنی بھی طاقتیں ہیں وہ مجھے بھینٹ
میں دے دو"...... خباگی نے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ گو اس سے میں کافی کمزور ہو جاؤں گا لیکن بہرحال

اگر میں مقدس موتی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ لے لو بھینٹ اور میرا کام کر دو"...... ڈاکٹر شاغل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں بھی تمہاری پشت پر ہوں گی کیونکہ مجھے خود بھی گارشن سے انتقام لینا ہے۔ اس نے بڑے شیطان سے مجھے مانگ لیا تھا لیکن بڑے شیطان نے انکار کر دیا ورنہ اگر وہ مجھے اسے دے دیتا تو میں ہمیشہ کے لئے اس کی کنیز بن جاتی"...... خباگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میرے لئے اچھا ہے۔ تم فوری یہ کام کرو لیکن پورش اگر خناس کے پاس چلی گئی تو پھر مجھے کیسے اس موتی کے بارے میں معلوم ہو گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام تو پورش کو کرنا ہی ہو گا۔ یہ تو بڑے شیطان کا کام ہے چاہے وہ گارشن کی طاقت رہے یا خناس کی"...... خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر یہ کام کیسے ہو گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"ابھی تم یہیں رہو۔ میں بھینٹ لے کر خناس کے پاس جاؤں گی اور پھر کامیابی کی خبر سمیت واپس آؤں گی"...... خباگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر رہا ہوں"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا اور خباگی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آنکھیں بند کر لو"...... خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل نے آنکھیں

بند کر لیں۔ دوسرے لمحے چھنکار کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد جب ڈاکٹر شاغل نے آنکھیں کھولیں تو خباگی غائب ہو چکی تھی۔

ڈاکٹر شاغل کو وہاں بیٹھے بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تو اچانک دور سے چھنکار کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر شاغل نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکھیں کھول دو ڈاکٹر شاغل"...... خباگی کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر شاغل نے آنکھیں کھول دیں۔ خباگی سامنے موجود تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی ڈاکٹر شاغل سمجھ گیا کہ اس کا کام ہو گیا ہے۔

"خناس نے تمہارا کام کر دیا ہے ڈاکٹر شاغل اور اس نے بڑے شیطان کی اجازت سے یہ کام کیا ہے۔ گارشن ختم ہو گیا ہے اور گارشن کی تمام طاقتیں مع پورش کے خناس کے تحت چلی گئی ہیں۔ پورش کا آقا اب خناس بن گیا ہے اور پورش اب بھی وہی کام کرے گی جو پہلے اس نے کرنا تھا اور اب اس موتی کے حصول کے لئے خناس بھی کھل کر تمہاری مدد کرے گا اور میں بھی"...... خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل کا چہرہ مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

پورش سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی ۔ یہ علاقہ انتہائی سرسبز تھا ۔
یہاں ہر طرف سبز جھاڑیاں اور تن آور درخت موجود تھے لیکن یہ
علاقہ ویران تھا اور دور دور تک کوئی انسانی آبادی موجود نہ تھی ۔
پورش ایک شیطانی طاقت تھی لیکن گارشن نے اسے انسانی روپ
دے دیا تھا اور اب وہ نجانے کتنے طویل عرصے سے مسلسل انسانی
روپ میں ہی رہتی چلی آرہی تھی اس لئے اس کے اندر انسانی جذبات
وکیفیات ابھر آئی تھیں ۔ گارشن کی مدد سے ہی اس نے اپنی رہائش گاہ
کے لئے یہ علاقہ منتخب کیا ہوا تھا ۔ یہاں لکڑی کا ایک بڑا کیبن تھا اور
پورش اسی کیبن میں رہتی تھی ۔ وہ جنگلی جانوروں کا باقاعدہ شکار کر
کے انہیں پکاتی تھی اور پھل وغیرہ کھا کر زندگی گزار رہی تھی کیونکہ
خوراک انسانی جسم کی ضرورت ہوتی ہے اور انسان کو خوراک کے
ساتھ ساتھ رہائش کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یہ کیبن اس نے

اپنی رہائش کے لئے منتخب کیا ہوا تھا ۔ کیبن کسی شکاری نے بنایا تھا
لیکن جب اس علاقے میں بڑے جانور ختم ہو گئے تو کیبن ویران ہو
گیا اور پھر اس پر پورش نے قبضہ کر لیا ۔ پورش انتہائی طاقتور شیطانی
قوت تھی ۔ وہ لوگوں کے ذہنوں کو قبضے میں کر کے اپنی مرضی سے
کام کروا سکتی تھی اور چونکہ شیطان کا کام ہی انسانوں کو گمراہ کرنا ہوتا
ہے اس لئے شیطانی ذریت کا بھی یہی مشن ہوتا ہے ۔ جس طرح
انسان جسم کے ساتھ ساتھ اپنی روح کو تقویت دینے کے لئے اچھے
کام کرتا ہے، دوسروں کی بے لوث مدد کرتا ہے اس طرح شیطانی
قوتیں اور ذریات لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکا کر اور گمراہ کر
کے شیطان کی نظروں میں زیادہ قدر و منزلت کے امیدوار ٹھہرتے تھے
اور شیطان ان کی طاقتوں میں اضافہ کر دیا کرتا تھا ۔ پورش طویل
عرصے سے ایک ایسا کام کرتی چلی آرہی تھی جس کی وجہ سے وہ
شیطان کے دربار میں بیٹھنے والی تمام اونچی طاقتوں کی پسندیدہ طاقت
تھی ۔ پورش کوئی عام کام نہیں کرتی تھی ۔ وہ ایک ایسے آدمی کا
انتخاب کرتی تھی جو نیکی کے راستے پر کافی آگے بڑھ چکا ہوتا تھا اور
خلق خدا اس سے مستفید ہو رہی ہوتی تھی ۔ پورش اس کو گمراہ
کرنے کا بیڑا اٹھا لیتی تھی ۔ چونکہ وہ کسی نیک آدمی کے ذہن پر اپنی
شیطانی طاقت سے قبضہ نہ کر سکتی تھی اس لئے وہ بے شمار حربوں
سے اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی ۔ جس میں
خوبصورت عورت کے روپ میں اس سے ملنے اور اس روپ میں اس

کو بہکا کر گناہ کی دلدل میں ڈال دینا ۔ اسے جوئے پر اکسا کر اپنی
شیطانی قوت سے بڑی بڑی رقمیں جتوا دینا ۔ اسے زمین کے اندر
موجود چھوٹے موٹے چھپے ہوئے خزانے تلاش کرا کر دینا یا اگر وہ
کاروبار کرتا ہے تو اسے ملاوٹ کرنے، اجناس کی ذخیرہ اندوزی کرنے
اور کم تولنے پر اکساتے رہنا ۔ اس طرح وہ اس آدمی کے خلاف
مسلسل کام کرتی رہتی تھی اور پھر جب وہ آدمی سیدھے راستے سے
بھٹک کر گمراہ ہو جاتا تو پھر اس کے ذہن پر قبضہ کر کے اسے ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے گناہ کی دلدل میں غرق کر دینا اور اس کے بعد کسی اور
ایسے آدمی کو تلاش کر کے اس کے پیچھے لگ جانا ۔ اس لئے شیطانی
ذریات میں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی اور وہ انتہائی طاقتور اور
پسندیدہ قوت سمجھی جاتی تھی ۔ وہ طویل عرصے سے گارشن کے ساتھ
تھی اور گارشن اس کو پسند بھی تھا کیونکہ گارشن نے کبھی اس پر کوئی
ایسا جبر نہ کیا تھا جس سے وہ پریشان ہو جاتی ۔ گارشن تنومند اور
خوبصورت نوجوان تھا اس لئے پورش بھی اسے پسند کرتی تھی اور بے
شمار راتیں وہ اس کے ساتھ دوست کی حیثیت سے گزار چکی تھی ۔
گارشن بھی اسے بے حد پسند کرتا تھا اور اپنی تمام شیطانی طاقتوں میں
پہلی ترجیح اسے دیتا تھا اور وہ بھی گارشن کا درجہ شیطانی دربار میں اونچا
کرنے کے لئے اپنی حد تک کوششیں کرتی رہتی تھی ۔ مقدس موتی
کی تلاش کا کام بھی اس کی ذاتی کوشش تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
اگر گارشن یہ موتی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو شیطان کے

دربار میں اس کا عہدہ سب سے بڑا ہو جائے گا ۔ وہ نائب شیطان بن
جائے گا اور اس موتی کے تحت لاکھوں انتہائی طاقتور شیطانی ذریات
بھی اس کے تحت ہو جائیں گی لیکن پھر ایک ایسا واقعہ ہو گیا جس
نے پورش کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اور اس وقت وہ یہاں بیٹھی اسی
بات پر سوچ رہی تھی ۔ شیطانی دربار کی ایک بڑی طاقت خناس نے
دوسری طاقت خباگی سے مل کر گارشن کی تمام طاقتیں اپنے تحت کر
لیں اور گارشن کو ہلاک کر دیا تھا اور پورش بھی خناس کے تحت چلی
گئی اور مقدس موتی کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ گارشن کا
حریف ڈاکٹر شاغل حاصل کرے گا ۔ شیطانی دنیا میں ایسی اکھاڑ پچھاڑ
عام سی بات تھی اور جس کا داؤ چلتا تھا وہ دوسروں کے ساتھ ایسا کر
گزرتا تھا اور پورش طویل عرصے سے ایسا ہوتا دیکھ رہی تھی ۔ شیطانی
دنیا میں کوئی وعدہ، کوئی حلف، کوئی اصول نہ تھا ۔ یہ تو مکر و فریب
کی دنیا تھی اس لئے یہاں اس انداز میں سوچا ہی نہ جاتا تھا کہ فلاں
کے ساتھ کیا ہوا اور فلاں کے ساتھ کیوں ایسا ہوا ۔ لیکن پورش کو
گارشن کی موت پر افسوس ہو رہا تھا ۔ گارشن اسے پسند تھا جبکہ خناس
انتہائی بدصورت اور انتہائی چھچھورا واقع ہوا تھا ۔ پھر وہ انسان بھی نہ
تھا بلکہ ایک شیطانی طاقت تھا اس لئے پورش اسے پسند نہ کرتی تھی
کیونکہ خناس کا کچھ بھروسہ نہ تھا کہ وہ کسی بھی وقت اسے فنا کر دے
وہ یہاں بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں ۔
اچانک اس کی نظریں دور سے آتے ہوئے ایک آدمی پر پڑیں جو آہستہ

آہستہ اس طرف بڑھا چلا آرہا تھا جہاں پورش بیٹھی ہوئی تھی ۔ پورش نے فوراً اس کے ذہن سے رابطہ کیا تو ایک لمحے میں اسے معلوم ہو گیا کہ یہ یہاں سے دور ایک بستی میں رہنے والا گڈریا ہے ۔ اس کی ایک بھیڑ گم ہو گئی ہے جسے وہ تلاش کرتا پھر رہا ہے کیونکہ اس دور میں بھیڑ بے حد قیمتی سمجھی جاتی تھی اور بھیڑ کے گم ہو جانے کا مطلب تھا بہت بڑا نقصان ۔ پورش کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ گڈریا اپنی بستی میں بے حد عقل مند سمجھا جاتا ہے اور دور دور سے لوگ اس سے مشورے کے لئے آتے ہیں ۔ فطری طور پر وہ ایک نیک اور مخلص آدمی تھا جو دوسروں کے کام آنا پسند کرتا تھا ۔ پورش کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا کہ وہ اس دانشمند گڈریئے سے مشورہ لے کہ اسے کیا کرنا چاہئے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ سوچ کر بے اختیار ہنس پڑی کہ وہ اس گڈریئے کو کیا بتائے گی لیکن اس نے بہرحال اس سے بات چیت کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد گڈریئے نے اسے دیکھ لیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا ۔ پورش چونکہ انتہائی حسین عورت تھی اور اس کے جسم پر بھی انتہائی خوبصورت لباس تھا اس لئے گڈریا اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ حقیقت کی بجائے کوئی خواب دیکھ رہا ہو ۔

" کیا بات ہے ۔ تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو " ۔ پورش نے مسکراتے ہوئے کہا تو گڈریا بے اختیار چونک پڑا ۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کہاں سے آئی ہو ۔ تم جیسی حسین عورتیں

تو قدیم مصر میں ہوتی تھیں ۔ یہاں اس علاقے میں تم جیسی حسین عورت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور پھر تم نے جو لباس پہن رکھا ہے یہ بھی قدیم مصر کی شہزادیوں کا لباس ہے "....... گڈریئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" کیا تم نے قدیم دور کی مصر کی شہزادیوں کو دیکھا ہوا ہے " ۔ پورش نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اسے گڈریئے کی اس انداز کی حیرت پر نسوانی جسم رکھنے کی وجہ سے بڑی خوشگواریت محسوس ہو رہی تھی ۔

" میں گڈریا ہوں اور میرا نام ہامن ہے ۔ میں یہاں سے کافی دور ایک بستی میں رہتا ہوں اور وہاں بھیڑیں چراتا ہوں ۔ میں نے غاروں میں ایسی تصویریں دیکھی ہوئی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کے قدیم دور میں بنائی گئی تھیں ۔ ان تصویروں میں جو شہزادیاں ہیں وہ بالکل تمہاری جیسی ہیں اور ان کے لباس بھی تمہارے لباس جیسے ہیں ۔ میری ایک بھیڑ گم ہو گئی ہے ۔ ویسے ادھر تو میں بہت کم آتا ہوں "....... گڈریئے ہامن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا ۔

" میں یہیں رہتی ہوں ۔ اس کیبن میں ۔ میرا نام پورش ہے "....... پورش نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی درختوں کے جھنڈ میں موجود کیبن کی طرف اشارہ کر دیا ۔

" یہاں اکیلی ۔ لیکن کیوں "....... ہامن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا ۔

" تم بیٹھو۔ میں تمہیں تفصیل سے بتاتی ہوں اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری گمشدہ بھیڑ بھی میں تمہیں تلاش کر دوں"...... پورش نے کہا تو گڈریا بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم انسان نہیں ہو کوئی طاقت ہو"...... ہامن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔

" تم نے یہ بات کیسے کہہ دی"...... پورش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہارا حلیہ اور تمہارا لباس موجودہ دور کا نہیں ہے۔ پھر تم اکیلی یہاں رہتی ہو اور اب تم نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا ہے کہ تم میری گمشدہ بھیڑ بھی تلاش کر دوگی۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے"...... ہامن نے کہا۔

" بہت خوب۔ تم واقعی عقل مند ہو۔ لیکن تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی"۔ پورش نے بڑے متاثر کن لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ہامن کی عقل مندی اور معاملہ فہمی کی دل سے قائل ہو گئی تھی۔

" تو تم شیطانی طاقت ہو"...... ہامن نے کہا تو پورش ایک بار پھر چونک پڑی۔

" اب یہ اندازہ کیسے لگایا تم نے"...... پورش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے نقصان کا لفظ استعمال کیا ہے اور منفی طاقتیں ہی یہ لفظ استعمال کرتی ہیں"...... ہامن نے کہا تو پورش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم تو میرے اندازے سے بھی زیادہ عقل مند ہو۔ اب تک میں یہی سمجھتی تھی کہ میں بے حد عقل مند ہوں۔ لیکن تم نے تو مجھے بھی اپنی بے پناہ عقل مندی سے حیران کر دیا ہے۔ بہرحال تم بیٹھو میں نے تمہارے ساتھ بہت سی باتیں کرنی ہیں اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم سے مشورہ بھی کروں گی"...... پورش نے کہا تو ہامن سر ہلاتا ہوا قریب ہی ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔

" تم مجھے شیطانی طاقت بھی سمجھتے ہو لیکن پھر بھی تمہارے چہرے پر خوف کے تاثرات موجود نہیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ میں تمہیں نقصان بھی تو پہنچا سکتی ہوں"...... پورش نے کہا۔

" میں گڈریا ہوں اور مجھے بھیڑوں کی رکھوالی کرتے ہوئے بے شمار ایسی چیزوں سے نمٹنا پڑتا ہے جو میری بھیڑوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اس لئے میں خوفزدہ نہیں ہوتا۔ جس گڈریئے کے دل میں خوف پیدا ہو جائے وہ اچھا گڈریا نہیں بن سکتا۔ باقی رہی تمہارے نقصان پہنچانے کی بات تو تم مجھے نقصان پہنچا کر کیا حاصل کرو گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ منفی طاقت اس وقت دوسروں کو نقصان پہنچاتی ہے جب اس کام میں اس کا اپنا کوئی فائدہ ہوتا ہے"۔ ہامن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب ۔ تم واقعی عقل مند بھی ہو اور دلیر اور بہادر بھی ۔ میں پہلے تمہاری بھیڑ کو تلاش کر لوں پھر باتیں ہوں گی " ۔ پورش نے کہا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس کے اٹھتے ہی ہامن بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" تم یہیں بیٹھو ۔ میں کیبن میں جا رہی ہو ۔ ابھی واپس آ جاؤں گی " .... پورش نے کہا ۔ وہ اس لئے کیبن میں جا رہی تھی تا کہ ہامن کے سامنے اپنے آپ کو قوت میں تبدیل نہ کرے ۔ وہ کیبن میں آ کر دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دھوئیں کی شکل میں کیبن میں نمودار ہوئی اور پھر مجسم ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ہی وہ کیبن سے باہر آ گئی تو اس نے ہامن کو اسی چٹان پر بیٹھے ہوئے دیکھا ۔ پورش کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔

" بیٹھو ہامن ۔ تمہاری بھیڑ گھوڑسی چراگاہ میں ایک پہاڑی غار میں چھپی ہوئی تھی ۔ میں نے اسے وہاں سے نکال کر تمہارے باڑے میں پہنچا دیا ہے " .... پورش نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ حالانکہ میں نے اس چراگاہ کے کئی چکر لگائے تھے لیکن وہ مجھے نظر نہیں آئی ۔ تمہاری مہربانی کہ تم نے میری بھیڑ مجھے واپس دلوا دی ہے ورنہ شاید کوئی نہ کوئی جانور اسے کھا جاتا " .... ہامن نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہم منفی طاقتوں کے لئے مہربانی وغیرہ فضول الفاظ ہوتے ہیں ہم دوسروں کا کام اپنے کسی مفاد کے لئے کرتی ہیں اور میں نے بھی

تمہارا کام اس لئے کیا ہے کہ تم مجھے مشورہ دے سکو " .... پورش نے مسکراتے ہوئے کہا اور چٹان پر بیٹھ گئی تو ہامن بھی دوسری چٹان پر بیٹھ گیا ۔ وہ اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔

" میں تمہیں مختصر طور پر بتاتی ہوں ۔ میرا تعلق شیطان سے ہے ۔ میں پہلے شیطان کے دربار سے وابستہ ایک انسان گارشن کے تحت تھی ۔ گارشن مجھے پسند تھا ۔ انتہائی قدیم ترین دور میں بڑا شیطان اپنے تاج میں ایک سیاہ موتی لگاتا تھا ۔ اس نے اس موتی کے تحت لاکھوں بڑی بڑی شیطانی طاقتیں کر رکھی تھیں اور ان طاقتوں سے وہ انسانوں کو گمراہ کراتا تھا ۔ پھر انسانی آبادیاں بڑھتی چلی گئیں تو اس نے انسانوں میں اپنے نائب بنا دیئے جو اس کا کام سرانجام دینے لگے ۔ اس نے جو پہلا نائب شیطان بنایا اسے اس نے یہ مقدس موتی دے دیا ۔ پھر اس طرح یہ مقدس موتی مختلف لوگوں کے پاس رہا ۔ اس سے دنیا میں شیطان کی کارروائیاں بہت بڑھ گئیں اور اس کی وجہ سے بہت کم لوگ نیکی کی راہ پر آتے اور بہت سے لوگ نیکی کی راہ سے بھٹک جاتے ۔ پھر ایک بہت بڑی روشنی کی طاقت نے یہ مقدس موتی چھین کر کسی ایسی جگہ چھپا دیا کہ آج ہزاروں سال گزرنے کے باوجود کوئی اسے تلاش نہیں کر سکا حتیٰ کہ بڑا شیطان بھی اس معاملے میں بے بس ہے ۔ قدیم تاریخ پر کام کرنے والے بڑے بڑے عالم اس موتی کی موجودگی سے آگاہ تھے اور وہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے ۔ پھر آسٹریلیا کے قدیم علاقے سے ایک

کتبہ ملا جس پر پہلی بار اس مقام کا نام لکھا گیا تھا جہاں اس مقدس موتی کو چھپایا گیا تھا لیکن کتبے میں موجود دو الفاظ جو اس مقام کے بارے میں تھے کتبے کی زبان سے یکسر مختلف تھے ۔ کتبے کو تو پڑھ لیا گیا لیکن یہ الفاظ بڑے بڑے عالم بھی نہیں پڑھ سکے اور نہ ہی شیطان کی کوئی طاقت اسے پڑھ سکی ۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دو الفاظ ان مقامات کے نام ہیں جہاں یہ مقدس موتی چھپایا گیا ہے"...... پورش نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ ہامن بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ سن رہا تھا ۔ پھر پورش نے اسے جینی کے ذریعے پاکیشیائی عمران تک پہنچنے اور پھر گارشن کی اس موتی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے اور ڈاکٹر شاغل کے درمیان میں کود پڑنے اور پھر خناس اور خباگی کی مدد سے گارشن کی ہلاکت اور اس کا خناس کے تحت ہو جانے تک کی تفصیل بتا دی۔

" میں چاہتی ہوں کہ مجھے وہ جگہ معلوم ہو جائے لیکن مجھ سے خناس یا کوئی اور یہ جگہ معلوم نہ کر سکے اور میں خود بڑے شیطان کو یہ جگہ بتا کر اپنے لئے کوئی بڑا عہدہ حاصل کر لوں"...... پورش نے کہا۔

" لیکن کیا تمہیں یقین ہے کہ جسے بڑے بڑے عالم نہیں پڑھ سکے ان الفاظ کو یہ پاکیشیائی عمران پڑھ لے گا جس کا بقول تمہارے اس علم سے براہ راست کوئی تعلق بھی نہیں ہے"...... ہامن نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے یقین ہے ۔ وہ انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے ۔"

واقعی اپنی ذہانت سے ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے"...... پورش نے جواب دیا۔

" اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر سن لو کہ تم اور تمہارا خناس اور دوسری طاقتیں اس عمران کو اس موتی کو حاصل کرنے سے بھی نہیں روک سکیں گی"...... ہامن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو پورش بے اختیار چونک پڑی۔

" یہ تم کیسے کہہ رہے ہو جبکہ وہ عام انسان ہے اور وہ ہمارا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا"...... پورش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے خود ہی بتایا ہے کہ اس آدمی کو بڑا شیطان اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہے اور یہ پہلے بھی بڑے شیطان کو بے حد نقصان پہنچا چکا ہے اس لئے لامحالہ یہ آدمی نیکی اور روشنی کی قوتوں کا آدمی ہو گا اور اگر وہ انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے تو پھر لازماً اسے اس موتی کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو جائے گا اور اگر وہ اس مقام کو تلاش کر لے گا تو پھر یہ کیسے برداشت کرے گا کہ وہ موتی تم لوگوں کے ہاتھ لگ جائے اور اس سے دنیا میں ایک بار پھر برائی پھیل جائے ۔ اس لئے لامحالہ وہ خود اس موتی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور اسے ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا بھی سوچے گا"...... ہامن نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور پورش حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگ گئی۔

" کمال ہے ۔ تم تو اس پاکیشیائی سے بھی زیادہ عقل مند ہو ۔

لیکن تمہیں بڑے شیطان، خناس اور خباگی اور اس جیسی دوسری قوتوں کی طاقتوں کا علم نہیں ہے۔ ان کے مقابلے میں یہ آدمی کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور ویسے بھی جب تک وہ سوچے گا اور وہاں جائے گا ہم اس موتی کو حاصل بھی چکے ہوں گے"...... پورش نے کہا۔

"تم مجھ سے کیا مشورہ چاہتی ہو"...... ہامن نے کہا تو پورش چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ وہ بات تو میں نے کی ہی نہیں۔ مجھے گارشن پسند تھا مگر وہ ہلاک کر دیا گیا اور اب میں خناس کے ماتحت ہوں لیکن وہ مجھے پسند نہیں ہے اور میرے اندر بذات خود اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں خود یہ مقدس موتی حاصل کر سکوں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ جیسے ہی اس پاکیشیائی عمران کو اس مقام کا علم ہو میں وہ مقدس موتی اس خناس اور دوسروں کو پہنچانے کی بجائے براہ راست بڑے شیطان تک پہنچا دوں۔ وہ لازماً اس پر مجھے کوئی بڑا انعام دے گا اور میں خناس کی غلامی سے آزاد ہو جاؤں گی مگر ایسا ممکن کیسے ہو گا کیونکہ خناس اور خباگی دونوں مجھ سے بے حد طاقتور ہیں۔ جیسے ہی مجھے معلوم ہو گا انہیں بھی ساتھ ہی معلوم ہو جائے گا کیونکہ میں تو صرف ایک شیطانی ذریت ہوں"...... پورش نے کہا۔

"کیا بڑا شیطان تمہیں اتنی طاقت بخش دے گا کہ تم خود یہ کام کر سکو۔ وہ تو لازماً اس خناس اور خباگی کو ہی حکم دے گا پھر"...... ہامن نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... پورش نے کہا۔

"کیا اس خناس سے بھی زیادہ بڑی طاقت ہے کوئی شیطانی طاقتوں میں"...... ہامن نے کہا۔

"ہاں۔ اس سے بھی کہیں بڑی طاقتیں ہیں۔ مگر کیوں"۔ پورش نے کہا۔

"تم ان میں سے کسی سے بات کرو اور جس طرح انہوں نے گارشن کو ہلاک کیا ہے تم اس طاقت سے مل کر اس خناس کا خاتمہ کر دو"...... ہامن نے کہا۔

"نہیں۔ خناس ختم نہیں ہو سکتا البتہ اگر بڑا شیطان چاہے تو اسے اس کام سے روک سکتا ہے اور یہ کام وہ کسی اور طاقت کو دے سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں بڑے شیطان تک پہنچوں یہ خناس اور خباگی مجھے فنا کر دیں گے"...... پورش نے کہا۔

"تم اس پاکیشیائی سے مل جاؤ"...... ہامن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں اندھیرے کی طاقت ہوں اور اس کا تعلق روشنی سے ہے۔ جہاں روشنی ہو وہاں اندھیرا ایک لمحے کے لئے بھی نہیں رہ سکتا۔ ذہن کو ٹٹولنا اور بات ہے اور اس سے براہ راست رابطہ اور بات ہے"...... پورش نے جواب دیا۔

"تو پھر آخری راستہ تمہارے پاس یہ ہے کہ تم اس پاکیشیائی کے ذہن سے رابطہ ہی نہ کرو"...... ہامن نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے میں حکم

مانتے پر مجبور ہوں ورنہ میں ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاؤں گی"...... پورش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی تمہیں وہ مقام معلوم ہو تم اپنے ذہن کے گرد سفید ڈوری باندھ لو اس طرح تمہارے ذہن سے کوئی وہ مقام معلوم نہیں کر سکے گا اور جب کوئی پوچھے تو باقاعدہ اپنی شرطیں منوا کر ڈوری کھول دینا"...... ہامن نے کہا۔

" سفید ڈوری باندھ لوں ۔ کیا مطلب"...... پورش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" منفی طاقتیں اندھیرے کی پیداوار ہوتی ہیں جیسا کہ تم نے خود اپنے بارے میں بتایا ہے اور سیاہ رنگ اندھیرے کا رنگ ہوتا ہے جبکہ سفید رنگ اس کے مقابل روشنی کا رنگ ہوتا ہے لیکن بذات خود روشنی نہیں ہوتا اس لئے اگر تم سفید ڈوری اپنے ذہن کے گرد باندھ لو تو کوئی شیطانی طاقت تمہارے ذہن کے اندر نہیں جھانک سکتی جب تک تم یہ ڈوری نہ کھول دو"...... ہامن نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ واقعی انتہائی ذہانت کی بات ہے ۔ لیکن یہ ڈوری کیسے باندھی جا سکتی ہے"...... پورش نے کہا۔

" بڑی آسان سی بات ہے ۔ سفید ڈوری میں تمہیں دے دیتا ہوں تم اسے اپنے سر کے گرد باندھ لو اور پھر اپنے ذہن میں یہ بات راسخ کر لو کہ ڈوری تمہارے سر کے اندر جا کر تمہارے ذہن کے گرد بندھ گئی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ تم آسانی سے ایسا کر لو گی ۔ جب اس

ڈوری کو کھولنا ہو تو پھر اس بات کو اپنے ذہن میں راسخ کر لو کہ ڈوری تمہارے ذہن سے باہر آ گئی ہے اور تمہارے سر کے گرد بندھی ہوئی ہے"...... ہامن نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن مجھ سے بڑی طاقتیں زبردستی اسے کھول نہ لیں گی"...... پورش نے کہا۔

" نہیں ۔ وہ خود ایسا نہیں کر سکتیں ۔ وہ تمہیں حکم دے سکتی ہیں لیکن جب تک تمہاری مرضی شامل نہ ہو تم ڈوری کھولنے کا سوچنا بھی نہ"...... ہامن نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ اس طرح میں اپنی شرطیں منوا سکتی ہوں ۔ تمہارے پاس ڈوری ہے تو میرے سر کے گرد باندھ دو اپنے ہاتھوں سے"...... پورش نے کہا تو ہامن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک سفید ڈوری نکالی اور اٹھ کر اس نے اسے پورش کے سر کے گرد اچھی طرح کس کر باندھ دیا۔

" اب سوچو کہ یہ سفید ڈروری تمہارے ذہن کے گرد ہے"۔ ہامن نے کہا تو پورش نے ایسا سوچنا شروع کر دیا اور پھر واقعی تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے ڈوری سر کے اندر جاتی اور ذہن کے گرد بندھی ہوئی محسوس ہوئی۔

" اب اسے باہر نکالو"...... ہامن نے کہا تو پورش نے دوبارہ کوشش کی اور اس بار ڈوی باہر آ گئی۔

" بہت خوب ۔ تم نے مجھے واقعی اس قابل کر دیا ہے کہ میں

خناس سے بھی شرطیں منوا سکتی ہوں ۔ لیکن جب میں انسانی روپ سے دوسرے روپ میں جاؤں گی تو پھر یہ ڈوری تو خود بخود گر جائے گی"....... پورش نے کہا۔

" تمہارا ذہن تو قائم رہے گا لہذا ڈوری بھی قائم رہے گی ۔ لیکن اگر ڈوری سر کے باہر موجود ہوئی تو پھر واقعی گر جائے گی"....... ہامن نے کہا تو پورش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن تم تو ایک عام سے گڈریئے ہو ۔ تم نے یہ باتیں کہاں سے سیکھ لیں"....... پورش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ میں گڈریا ہوں ۔ جب ہم بھیڑوں کو چراگاہوں میں لے جاتے ہیں تو ہم ہر بھیڑ کی بیک وقت رکھوالی نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے بزرگوں سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ ہم تمام بھیڑوں کو اپنے ساتھ ایک خیالی رسی کے ساتھ باندھ لیتے ہیں اس طرح بھیڑیں گم ہی نہیں ہو سکتیں اور ہمیں بھی ہر بھیڑ کے بارے میں ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہتا ہے ۔ میرا باپ بھی گڈریا تھا ۔ اس نے مجھے نہ صرف یہ گر سکھایا تھا بلکہ طویل عرصے تک مجھے اس کی مشق بھی کرائی تھی"....... ہامن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کے باوجود تمہاری بھیڑ گم ہو گئی ۔ کیوں"....... پورش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا اس لئے ہو جاتا ہے کہ ہم بہت سی بھیڑوں میں سے کبھی ایک یا دو کو اس رسی سے باندھنا بھول جاتے ہیں"....... ہامن

نے جواب دیا۔

" تم واقعی عقل مند ہو ۔ مجھے تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ۔ اگر میرے ذریعے تم کوئی کام کرانا چاہتے ہو تو میں بخوشی ایسا کر دوں گی ۔ تمہیں مال و دولت چاہئے ، خوبصورت عورت چاہئے تو بتاؤ"....... پورش نے کہا۔

" میرا سب کچھ میری بھیڑیں ہیں اور تم نے چونکہ میری بھیڑ تلاش کر کے میرے باڑے میں پہنچائی ہے اس لئے میں نے تمہارے اس احسان کے بدلے میں تمہیں یہ راز بتا دیا ہے ۔ باقی میں شادی شدہ ہوں اور میرے بچے بھی ہیں ۔ مجھے کچھ اور نہیں چاہئے ۔ اب مجھے اجازت دو"....... ہامن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر ملاقات ہو گی"....... پورش نے کہا تو ہامن مسکراتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس جانے لگا تو پورش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر کیبن کی طرف بڑھ گئی تاکہ اس عمران کے بارے میں معلوم کر سکے کہ اس نے کوئی کامیابی حاصل کی ہے یا نہیں۔

عمران ڈاکٹر انصاری کے ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا ۔ ڈاکٹر انصاری کہیں گئے ہوئے تھے لیکن ان کے ملازم نے بتایا تھا کہ ان کا فون عمران کے آنے سے چند لمحے پہلے آیا تھا کہ وہ واپس آ رہے ہیں اس لئے عمران ان کے انتظار میں بیٹھ گیا لیکن اس کا ذہن مسلسل حاکم دین کی اس بات پر غور کرنے میں مصروف تھا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔ حاکم دین نے قرآن مجید میں وادی نمل کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ نمل عربی میں چیونٹی کو کہتے ہیں لیکن اس سے اس شیطانی موتی کا کیا تعلق ہو سکتا تھا ۔ وہ بار بار یہی سوچ رہا تھا کہ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ وادی نمل ہی وہ مقام ہے جہاں اس شیطانی موتی کو چھپایا گیا ہے لیکن حاکم دین رنگ ریز نے وادی نمل کا نام لے کر اس کا مطلب چیونٹی کہا تھا اور اسے پانی سے گھیرنے کی بات کی تھی ۔ وہ جتنا اس پر غور کرتا اتنی ہی الجھتا جاتا تھا۔

اس رنگ ریز نے انتہائی مبہم سی بات کی تھی اور پھر سید چراغ شاہ صاحب نے بھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا ۔ عمران نے آخر ۔ نتیجہ نکالا کہ یہ رنگ ریز صاحب بھی بس ایسے ہی مبہم باتیں کر کے لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ واپسی کے بارے میں سوچتا اسے باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا کیونکہ اس سے ظاہر تھا کہ ڈاکٹر انصاری آ گئے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر انصاری ڈرائینگ روم میں داخل ہوئے تو عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھیں عمران صاحب ۔ مجھے آپ کی آمد کا علم نہ تھا ورنہ میں یہاں سے نہ جاتا"....... سلام دعا کے بعد ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" آپ سے چونکہ وعدہ کیا تھا کہ آپ کو صورت حال سے آگاہ رکھا جائے گا اس لئے میں نے کار کا رخ ادھر موڑ دیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا ۔ اس نے ٹرے میں مشروب کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے ۔ اس نے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

" لیجئے "....... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" شکریہ "....... عمران نے کہا اور گلاس اٹھا لیا۔

" ڈاکٹر شمیل نے کیا جواب دیا ہے عمران صاحب"....... ڈاکٹر انصاری نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" انہوں نے تو صاف جواب دے دیا ہے کہ وہ ان لفظوں کو

باوجود بے حد محنت کے نہیں سمجھ سکے اس لئے انہوں نے معذرت کر لی ہے"...... عمران نے مشروب کا آخری گھونٹ لے کر خالی گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" میں کیا کر سکتا ہوں ۔ یہی کر سکتا ہوں کہ ڈاکٹر شعبان سے معذرت کر لوں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ظاہر ہے ۔ اب تو یہی کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ایک اور سطح پر پیش رفت ہوئی ہے ۔ لیکن بات سمجھ سے بالاتر ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری بے اختیار چونک پڑے۔

" کس سطح پر ۔ کیا مطلب ۔ کیا پیش رفت ہوئی ہے"۔ ڈاکٹر انصاری نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں کتابیں نیشنل لائبریری میں واپس کرنے سے لے کر حاکم دین رنگ ریز سے ہونے والی بات چیت تفصیل سے دوہرا دی۔

" وادی نمل، چیونٹی، پانی ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... ڈاکٹر انصاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مطلب ہی تو سمجھ نہیں آ رہا ۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے کہ حاکم دین رنگ ریز کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ شیطانی موتی وادی نمل میں چھپایا گیا ہے اور جدید ترین تحقیق کے مطابق وادی نمل

فلسطین میں ہی ہو سکتی ہے جبکہ یہ کتبہ آسٹریلیا سے برآمد ہوا ہے ۔ آسٹریلیا تو جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے ۔ فلسطین سے بہت دور"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پھران رنگ ریز صاحب نے وادی نمل، چیونٹی اور پانی کا حوالہ کیوں دیا ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ ایک منٹ ۔ میں ابھی آتا ہوں"...... اچانک ڈاکٹر انصاری نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئے جبکہ عمران حیرت سے انہیں جاتا ہوا دیکھتا رہا پھران کی واپسی تھوڑی دیر بعد ہوئی تو ان کا چہرہ جوش سے چمک رہا تھا۔

" عمران صاحب ۔ مسئلہ حل ہو گیا"...... ڈاکٹر انصاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیسے ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے اچانک خیال آیا کہ وادی نمل کے حوالے سے حضرت سلیمان علیہ السلام اور پانی کے اشارے سے کہیں جزائر سلیمان کا حوالہ نہ دیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی مجھے ایک اور خیال آیا کہ میں نے ایک بار ان جزائر کی قدیم ترین تاریخ پر مبنی ایک کتاب میں ان میں سے ایک جزیرے کا نام براگ پڑھا تھا اور اس براگ کا مطلب چیونٹی لکھا گیا تھا ۔ چنانچہ میں نے جا کر یہ کتاب چیک کی اور میں اسے ساتھ لے آیا ہوں ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شیطانی موتی جزائر

سلیمان کے جزیرے براگ میں چھپایا گیا ہے اور جزائر سلیمان اور آسٹریلیا دونوں ہی جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب کو کھولا۔ کتاب میں چھوٹا سا کاغذ بطور نشانی رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے وہاں سے کتاب کھولی اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہاں براگ جزیرے کے نام کا مطلب چیونٹی درج ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے کتاب لے کر اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ یہاں تو یہی لکھا ہوا ہے۔ لیکن جزائر سلیمان میں قدیم دور میں کون سی زبان بولی جاتی تھی۔ وہ کتبہ تو کلیدانی زبان میں ہے"...... عمران نے کتاب بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کتبہ جزائر سلیمان سے نہیں ملا بلکہ شمالی آسٹریلیا سے ملا ہے۔ جزائر سلیمان کو تو سولہویں صدی میں کسی ہسپانوی جہاز راں نے دریافت کیا تھا اور اس نے اس کا نام جزائر سلیمان رکھا تھا۔ کتابوں میں درج ہے کہ اس ہسپانوی جہاز راں کو یقین تھا کہ ان جزائر سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا چھپا ہوا خزانہ ملے گا"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن کتبے کے الفاظ ہیں سوبراگ اور موبراگ۔ چلیں براگ کا مطلب تو ہوا چیونٹی پھر سوبراگ اور

موبراگ کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے کہا۔

"جزائر سلیمان تقریباً سات چھوٹے بڑے جزیروں کا مجموعہ ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں سے کسی جزیرے کا نام سوبراگ ہو اور کسی کا نام موبراگ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شمالی آسٹریلیا میں جو قدیم لوگ آباد تھے وہ جہازوں کے ذریعے جزائر سلیمان پر آتے جاتے رہتے ہوں اور انہوں نے ہی پہچان کے لئے ان کے نام رکھے ہوں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اب تصدیق کیسے کی جائے"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تصدیق کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ سب تو اندازے ہی ہیں"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"کوئی ایسا آدمی آپ کے ذہن میں ہے جو ان باتوں کی تصدیق کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب قدیم تاریخ کے ماہر سے ہے یا کسی اور سے"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ زبانوں کا ماہر یا قدیم جغرافیے کا ماہر۔ اب سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کون اس کی تصدیق کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک نام میرے ذہن میں آ رہا ہے۔ ڈاکٹر جوزف ونس۔ وہ قدیم تاریخ اور جغرافیہ میں اتھارٹی ہیں۔ ان سے بات ہو

سکتی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے جبکہ عمران ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب پڑھنے لگا۔

"یس ۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے جنوبی برازیل اور وہاں کے بڑے شہر کولمبیا کا رابطہ نمبر دیں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے تو ڈاکٹر انصاری نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران نے چونک کر کتاب بند کی اور پھر خود ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو ڈاکٹر انصاری نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا سے ڈاکٹر انصاری بول رہا ہوں ۔ پچھلے ہفتے میری بات ڈاکٹر جوزف ونس سے ہوئی تھی ۔ کیا ان سے دوبارہ بات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر جوزف ونس بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک باریک سی آواز سنائی دی ۔ لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ بولنے والا خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر انصاری بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"یس ۔ ڈاکٹر انصاری ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب ۔ شمالی آسٹریلیا سے ملنے والے ایک قدیم ترین کلیدانی زبان کے کتبے میں شیطانی موتی چھپائے جانے کے بارے میں اندراج کیا گیا ہے ۔ لیکن اس میں دو الفاظ سوبراگ اور موبراگ درج ہیں جو آج تک کسی سے نہیں پڑھے گئے حتیٰ کہ کوڈز کے ماہر ڈاکٹر شمیل بھی انہیں نہیں پڑھ سکے ۔ البتہ ایک اور ماہر نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ان کا تعلق وادی نمل، چیونٹی اور پانی سے ہے ۔ یہ باتیں انہوں نے روحانیت کے تحت بتائی ہیں جس پر مجھے خیال آیا کہ وادی نمل کا حوالہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور پانی کے حوالے سے جزائر سلیمان کا اشارہ دیا گیا ہے ۔ پھر مجھے یاد آیا کہ جزائر سلیمان میں ایک جزیرے کا نام براگ ہے اور براگ کا مطلب چیونٹی ہوتا ہے ۔ لیکن کتبے کے الفاظ سوبراگ اور موبراگ ہیں ۔ کیا آپ اس سلسلے میں کوئی روشنی ڈالیں گے"...... ڈاکٹر انصاری نے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

" جزائر سلیمان سے بھی قدیم دور کے کتبے ملے ہیں ڈاکٹر انصاری صاحب ۔ ان کی زبان بھی کلیدانی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کلیدانی زبان میں براگ کا مطلب چیونٹی نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ کلیدانی زبان کے ہی نہیں ہیں ۔ لیکن آپ نے جزائر سلیمان کا حوالہ دے کر معاملہ سلجھا دیا ہے ۔ جزائر سلیمان سے جو قدیم کتبے ملے ہیں ان میں دو آتش فشاں پہاڑوں کا ذکر ملتا ہے جنہیں جڑواں پہاڑ کہا جاتا ہے اور ان کتبوں میں ان دونوں پہاڑوں کے جو نام لکھے گئے ہیں ان میں سے ایک کا مطلب آگ اگلتا ہوا اور دوسرے نام کا مطلب آگ چھپاتا ہوا ہے اور ان کے نام سو براگ اور مو براگ لکھے گئے ہیں اس لئے اگر براگ کا مطلب چیونٹی سمجھ لیا جائے تو سو براگ کا مطلب آگ اگلتی ہوئی چیونٹی اور مو براگ کا مطلب آگ چھپاتی ہوئی چیونٹی بھی ہو سکتا ہے ۔ یہ بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے "...... ڈاکٹر جوزف ونس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آج کل ان پہاڑوں کو کیا کہا جاتا ہے اور یہ کس جزیرے پر ہیں "...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" یہ دونوں پہاڑ جزائر سلیمان کے معروف اور بڑے جزیرے ہونیرا میں واقع ہیں ۔ ہونیرا جزیرے سے سونے کی بڑی بڑی کانیں دریافت ہوئی ہیں اس لئے بھی یہ جزیرہ بے حد مشہور ہے "...... ڈاکٹر جوزف ونس نے جواب دیا۔

" آپ کی بے حد مہربانی جناب ۔ گڈ بائی "...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے بے اختیار ہنسنا شروع کر دیا تو عمران چونک کر حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

" مجھے ہنسی اس لئے آ رہی ہے عمران کہ جب اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے تو انتہائی پیچیدہ مسئلہ یوں چٹکیوں میں حل ہو جاتا ہے جس کے لئے اتنے بڑے بڑے عالم بھی اتنے طویل عرصے سے پریشان رہے ۔ وہ اتنی آسانی سے حل ہو گیا ہے "...... ڈاکٹر انصاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ دونوں پہاڑ جزیرہ ہونیرا میں واقع ہیں اور اس کتاب میں درج ہے کہ جزیرہ ہونیرا کا قدیم ترین نام براگ تھا ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کتبے میں سو براگ اور مو براگ کا مطلب ہے کہ جزیرہ ہونیرا میں واقع دو جڑواں آتش فشاں پہاڑ "...... ڈاکٹر انصاری نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اب واقعی بات صاف ہو گئی ہے "...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں اور یہ سب کچھ ان رنگ ریز صاحب نے کیا ہے ۔ اگر وہ وادی نمل اور پانی کا حوالہ نہ دیتے تو میرے ذہن میں جزائر سلیمان کا خیال تک نہ آتا ۔ جس سے یہ گتھی سلجھتی چلی گئی "...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے سرخرو کیا۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں ڈاکٹر شعبان کو یہاں سے فون کر لوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ہاں ۔ضرور کرو بلکہ پروفیسر نکسن اور پروفیسر آسٹر کو بھی بتا دو"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"ڈاکٹر شعبان خود ہی ان سے بات کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر انصاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر شاغل ایک بڑے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ایسا انتظام کر لیا تھا کہ جیسے ہی پاکیشیائی عمران مقدس موتی کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور یہ معلومات پورش کو ملیں تو پورش کے ذہن سے یہ معلومات فوری ڈاکٹر شاغل کے ذہن تک پہنچ جائیں اور اس سلسلے میں اس نے خباگی کو بھینٹ دے کر آمادہ کر لیا تھا۔ خباگی اور خناس کی مدد سے اس نے گارشن کو ہلاک کر دیا تھا اور اس کی تمام طاقتیں مع پورش خناس نے لے لی تھیں لیکن خناس نے ڈاکٹر شاغل کو اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ پورش کے ذریعے اس مقدس موتی کو حاصل کر لے۔ چونکہ خناس انسان نہیں تھا بلکہ ایک شیطانی طاقت تھی اس لئے وہ نائب شیطان نہ بن سکتا تھا ورنہ وہ گارشن کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر شاغل کا بھی خاتمہ کر دیتا اور مقدس موتی خود حاصل کر لیتا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ شرط لگا دی

تھی کہ نائب شیطان بننے کے باوجود وہ خناس کو اپنا آقا تسلیم کرلے گا اور اس سلسلے میں خباگی کے ذریعے خناس اور ڈاکٹر شاغل کے درمیان باقاعدہ معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے بدلے میں خناس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر شاغل کی نہ صرف مقدس موتی حاصل کرنے میں بھرپور مدد کرے گا بلکہ اگر کوئی اور طاقت اس سلسلے میں ملوث ہوئی، چاہے وہ روشنی کی ہی کوئی طاقت کیوں نہ ہو وہ ڈاکٹر شاغل کی بھرپور مدد کرے گا اور خناس جیسے طاقتور درباری کی مدد سے ڈاکٹر شاغل کو مکمل یقین تھا کہ وہ مقدس موتی حاصل کرلے گا۔ اب اسے اس مقام کے ٹریس ہونے کا انتظار تھا۔ اس سلسلے میں خباگی کام کر رہی تھی۔ ڈاکٹر شاغل اپنے کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک دور سے چھنکار کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر شاغل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ آواز خباگی کی آمد کا اشارہ تھی اور چند لمحوں بعد خباگی سامنے تھی۔ لیکن خباگی کا چہرہ دیکھ کر ڈاکٹر شاغل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

" کیا ہوا خباگی۔ یہ تم اس قدر خوش کیوں دکھائی دے رہی ہو"...... ڈاکٹر شاغل نے پوچھا۔

" پورش کو معلوم ہو گیا ہے کہ مقدس موتی کہاں ہے کیونکہ اس پاکیشیائی عمران نے یہ مقام تلاش کرلیا ہے"...... خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل کا چہرہ بھی مسرت کی شدت سے تمتما اٹھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی کامیابی ہے۔ کیسے معلوم ہو گیا

اس پاکیشیائی کو"...... ڈاکٹر شاغل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انتہائی حیرت انگیز انداز میں۔ یہ پاکیشیائی واقعی حیرت انگیز آدمی ہے۔ یہ واقعی ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے"...... خباگی نے کہا۔

" کیسے۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ"...... ڈاکٹر شاغل نے تجسس آمیز لہجے میں پوچھا۔

" مجھے تفصیل کا علم نہیں۔ بس اس عمران نے کچھ روشنی کے لوگوں سے مدد حاصل کی کچھ عالموں سے اور مسئلہ حل کر لیا"۔ خباگی نے جواب دیا۔

" کہاں ہے وہ مقدس موتی"...... ڈاکٹر شاغل نے اس بار اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" پورش کو معلوم ہو چکا ہے لیکن اس کا ذہن بند ہے۔ اس کے گرد سفید ڈوری بندھی ہوئی ہے اور کوئی اس ڈوری کو توڑ کر اس کے ذہن کے اندر نہیں جا سکتا اس لئے پورش کو معلوم ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا"...... خباگی نے کہا تو ڈاکٹر شاغل اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خباگی کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

" یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم اتنی بڑی اور زبردست طاقت ہو۔ یہ تم کہہ رہی ہو۔ پورش کی کیا حیثیت ہے تمہارے سامنے"...... ڈاکٹر شاغل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے انتہائی حیرت انگیز کام کیا ہے کہ اپنے ذہن کے گرد سفید ڈوری باندھ لی ہے اور مقام کے بارے میں معلومات اس کے ذہن میں ہیں ۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے لیکن اس نے بتانے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ ہم خود معلوم کر لیں ورنہ اس کی شرائط ہوں گی ۔ جب تک وہ شرائط پوری نہیں کی جائیں گی وہ ڈوری نہیں کھولے گی "....... خباگی نے کہا۔

" وہ اب اس قابل ہو گئی ہے کہ شرائط منوائے ۔ میں اسے جلا کر راکھ کر دوں گا "....... ڈاکٹر شاغل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ کام تو میں بھی کر سکتی ہوں ۔ لیکن اس طرح اس مقام کے بارے میں ہمیں کبھی معلوم نہ ہو سکے گا "....... خباگی نے کہا۔

" اس کی کیا شرائط ہیں "....... ڈاکٹر شاغل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا کہنا ہے کہ خناس اسے اپنی غلامی سے آزاد کر دے اور بڑا شیطان اسے اپنے دربار میں اونچی جگہ دے "....... خباگی نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ وہ اتنا بڑا مقام کیسے حاصل کر سکتی ہے "....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" وہ اپنی شرائط پر اصرار کر رہی ہے ۔ اب تم جیسا کہو "....... خباگی نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں کیا کہوں ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ خناس کو بتایا ہے تم نے "....... ڈاکٹر شاغل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ اس نے کہا ہے کہ یہ ڈاکٹر شاغل کا مسئلہ ہے میرا نہیں ۔ اس لئے ڈاکٹر شاغل سے بات کرو "....... خباگی نے جواب دیا۔

" پورش کو بلاؤ ۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں "....... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" اچھا "....... خباگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر چھنکار کی آواز سنائی دی ۔ اس کے ساتھ ہی بچے کے رونے کی آوازیں بھی سنائی دیں تو ڈاکٹر شاغل سمجھ گیا کہ خباگی اور پورش دونوں اکٹھی آ رہی ہیں اور چند لمحوں بعد وہ دونوں اس کے پاس موجود تھیں۔

" پورش ۔ تم بڑے شیطان سے بغاوت کر رہی ہو "....... ڈاکٹر شاغل نے تیز اور چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں کیسے بغاوت کر سکتی ہوں ۔ میں تو ایک طاقت ہوں ۔ بغاوت تو انسان کرتے ہیں "....... پورش نے جواب دیا۔

" تو پھر بتاؤ کہ اس پاکیشیائی عمران نے جو مقام تلاش کیا ہے جہاں وہ مقدس موتی موجود ہے وہ کہاں ہے "....... ڈاکٹر شاغل نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

" مجھے خود معلوم نہیں ہے ۔ جیسے ہی یہ راز میرے ذہن میں آیا میرے ذہن کے گرد سفید ڈوری بندھ گئی اور اب میرا ذہن بندھا ہوا ہے ۔ تم میں طاقت ہے تو تم خود معلوم کر لو "....... پورش نے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر شاغل نے آنکھیں بند کر لیں ۔ خباگی

ہونٹ بھینچے خاموش تھی جبکہ پورش کے چہرے پر ہلکی سی شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

" یہ کیسی ڈوری ہے۔ میں اسے توڑ ہی نہیں سکا"...... تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر شاغل نے آنکھیں کھولتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ سفید ڈوری ہے ڈاکٹر اور سفید رنگ روشنی کا رنگ ہے اس لئے ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں توڑ سکتا۔ میں نے بھی کوشش کی تھی اور اب تم نے بھی کر کے دیکھ لی"...... خباگی نے کہا۔

" تو پھر پورش کیسے اسے توڑے گی"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" یہ بھی اسے نہیں توڑ سکتی"...... خباگی نے کہا۔

" لیکن تم بتا رہی ہو کہ یہ شرطیں منوا کر بتانے پر تیار ہے۔ یہ شرطیں تو اسی صورت میں منوا سکتی ہے جب یہ سفید ڈوری توڑے گی"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" خباگی کو معلوم نہیں ہے ڈاکٹر اور نہ ہی میرے آقا خناس کو معلوم ہے کہ یہ ڈوری کیسے توڑی جا سکتی ہے۔ البتہ مجھے معلوم ہے میں جب چاہوں اسے توڑ سکتی ہوں"...... پورش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ میں تمہیں جلا کر راکھ کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" بے شک کر دو۔ لیکن پھر ہمیشہ کے لئے اس راز سے بھی محروم رہ جاؤ گے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ پاکیشیائی عمران جس نے یہ راز

معلوم کیا ہے اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا ہے کہ وہ اس مقدس موتی کو خود حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے فنا کر دے گا"...... پورش نے کہا۔

" اس کی جرأت ہے کہ وہ اس مقدس موتی کو ہاتھ بھی لگا سکے"۔ ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں"...... پورش نے کہا۔

" اگر بڑا شیطان تمہیں حکم دے تو کیا تم پھر بھی شرائط منواؤ گی"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" بڑا آقا ان چھوٹے معاملات میں نہیں پڑا کرتا۔ تم نے میرے آقا گارشن کو ہلاک کر کے مجھے بے حد تکلیف پہنچائی ہے اس لئے اب تم بھی اس راز سے محروم رہو گے جس کے لئے تم نے یہ سارا کھیل کھیلا تھا"...... پورش نے کہا۔

" خباگی۔ اب تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے۔ کیا تم خود جا کر اس پاکیشیائی سے یہ راز معلوم نہیں کر سکتیں"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" نہیں ڈاکٹر شاغل۔ وہ روشنی کا آدمی ہے۔ میں اس کے قریب بھی نہیں جا سکتی"...... خباگی نے کہا۔

" تو اس پورش نے کیسے معلوم کر لیا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

" عمران نے خود ہی اس ڈاکٹر شعبان کو بتایا اور ڈاکٹر شعبان نے یہ راز جینی کو بتایا۔ جینی نے اپنے باپ پروفیسر نکسن کو اور پروفیسر

نکسن نے پروفیسر آسٹر کو اور ان سب نے اس جواب کو درست تسلیم
کر لیا۔ میں نے جینی کے ذہن سے یہ راز معلوم کیا ہے کیونکہ جینی
میرے کنٹرول میں تھی اور جب جینی سے میں نے یہ راز معلوم کر لیا
تو اسے باقی افراد سے چھپانے کے لئے میں نے جینی کے باپ پروفیسر
نکسن، پروفیسر آسٹر اور ڈاکٹر شعبان کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس طرح
اب یہ راز میرے ذہن میں ہے یا اس پاکیشیائی عمران کے ذہن میں
میرے ذہن کے گرد سفید ڈوری بندھی ہوئی ہے اور اس عمران کے
ذہن تک کوئی شیطانی طاقت پہنچ ہی نہیں سکتی"...... پورش نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ عمران اگر مقدس موتی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا
تو ہم اس کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں تک پہنچ جائیں گے"...... ڈاکٹر
شاغل نے اپنی طرف سے نئی بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس طرح وہ عمران موتی حاصل کر لے گا تم اسے حاصل نہیں
کر سکو گے کیونکہ اسے مقام کا علم ہو گا جبکہ تم صرف اس کا تعاقب
کر رہے ہو گے"...... پورش نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ تم سے بعد میں بات ہو گی"...... ڈاکٹر
شاغل نے کہا تو پورش مڑی اور چند لمحوں بعد دھویں میں تبدیل ہو
کر غائب ہو گئی۔

" خباگی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ
ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر شاغل نے خباگی سے مخاطب

ہو کر کہا۔

" میں کیا کہہ سکتی ہوں ڈاکٹر۔ نجانے اس پورش کے پیچھے کون
ہے جس کی وجہ سے پورش کو اتنی جرأت ہوئی ہے ورنہ یہ بے چاری
اس قابل کہاں کہ خود ایسا کر سکے"...... خباگی نے کہا۔

" اس کی شرائط اگر مان لی جائیں تو پھر کیا ہو گا"...... ڈاکٹر شاغل
نے کہا۔

" یہ خود بہت بڑی طاقت بن جائے گی۔ خناس اور مجھ سے بھی
بڑی طاقت اور خناس کی غلامی سے بھی آزاد ہو جائے گی اور پھر یہ خود
مقدس موتی حاصل کر کے کسی بھی انسان کو آگے کر کے اور اس کی
پشت پناہی کر کے نائب شیطان بن جائے گی"...... خباگی نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ
میں بڑے شیطان کے درباری کالوگا سے بات کروں۔ وہ مجھ پر ہمیشہ
مہربان رہا ہے۔ وہ اس کا کوئی اچھا حل بتا دے گا"...... ڈاکٹر شاغل
نے کہا۔

" ہاں۔ بے شک پوچھ لو۔ اب معاملہ میرے اور خناس کے ہاتھ
سے نکل چکا ہے اس لئے اب مجھے اجازت"...... خباگی نے کہا اور
ڈاکٹر شاغل کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑی اور چند لمحوں بعد
دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئی تو ڈاکٹر شاغل اٹھا اور ملحقہ
چھوٹے کمرے میں جا کر اس نے ایک الماری میں سے ایک چھوٹی سی
انگیٹھی اور ایک سیاہ رنگ کا پیالہ اٹھایا اور انہیں لا کر اس نے

کمرے کے فرش پر موجود سیاہ رنگ کی دری کے درمیان میں رکھا اور دروازہ بند کر کے وہ اس انگیٹھی کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر انگیٹھی پر پھونک ماری تو انگیٹھی میں یکلخت آگ روشن ہو گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انگیٹھی دہکتے ہوئے کوئلوں سے بھری ہوئی ہو۔ ڈاکٹر شاغل نے سیاہ پیالے میں موجود سیاہ رنگ کے دانوں کی مٹھی بھری اور پھر یہ دانے اس نے انگیٹھی میں ڈال دیئے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں انتہائی خوفناک بدبو پھیل گئی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مردہ جانوروں کی سڑی ہوئی کھالوں کا ڈھیر کمرے میں موجود ہو جس میں سے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے ہوں لیکن ڈاکٹر شاغل بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد انگیٹھی کی بو یکلخت بے حد تیز ہو گئی تو ڈاکٹر شاغل نے پیالے میں موجود سیاہ رنگ کے دانوں کی ایک اور مٹھی بھری اور یہ دانے آگ پر ڈالے تو بدبو پہلے سے دوگنا تیز ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انگیٹھی کی عقبی طرف ایک نوجوان کھڑا نظر آنے لگا جس کا قد چھوٹا اور جسم فربہ تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک موجود تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن اس کے سر کے عین درمیان میں بالوں کی ایک لٹ اوپر کو کسی جھنڈے کے بانس کی طرح اٹھی ہوئی تھی اور اس لٹ پر اس نے سیاہ رنگ کا کپڑا اس طرح باندھا ہوا تھا جیسے جھنڈا بنایا گیا ہو۔

"بھینٹ دو۔ کالوگا کو بھینٹ دو"...... اس نوجوان کے منہ سے

چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ لے لو بھینٹ۔ میرے اس محل میں جتنے بھی انسان ہیں سب بھینٹ لے لو۔ سوائے میرے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا تو کالوگا نے قلقاری سی ماری اور ایک بار پھر دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی دور سے انسانی چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں ڈاکٹر شاغل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب انگیٹھی کی آگ یکلخت تیز ہو گئی تو اس نے پیالے میں موجود سیاہ دانوں کی ایک اور مٹھی بھری اور دانے اس نے آگ میں ڈال دیئے۔ کمرہ ایک بار پھر انتہائی خوفناک بدبو سے بھر گیا۔ چند لمحوں بعد انگیٹھی سے اٹھنے والے دھویں نے ایک بار پھر مجسم ہو کر کالوگا کا روپ دھار لیا۔

"ہاں۔ اب بولو میں تمہارا کیا کام کر سکتا ہوں۔ میں نے بھینٹ لے لی ہے۔ کیوں بلایا ہے مجھے۔ بولو"...... کالوگا نے انگیٹھی کے سامنے دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مقدس موتی کے لئے ہونے والی کشمکش کا علم ہے کالوگا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے سب معلوم ہے"...... کالوگا نے جواب دیا۔

"اس پورش نے جس انداز کی حرکت کی ہے اس نے مجھے بے بس کر کے رکھ دیا ہے جبکہ میں یہ مقدس موتی حاصل کر کے نائب شیطان بننا چاہتا ہوں۔ اب تم مجھے مشورہ دو کہ موجودہ صورت حال میں مجھے کیا کرنا چاہئے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"پورش گارشن کو پسند کرتی تھی ۔ تم نے گارشن کو ہلاک کر کے اسے تکلیف پہنچائی ہے اور پھر اس سے ایک دانش مند گڈریا ٹکرایا ۔ اس نے اسے ذہن کے گرد سفید ڈوری باندھنے اور کھولنے کا طریقہ بتا دیا ۔ اب یہ راز تم بھی پورش کی مرضی کے بغیر اس سے حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک تم یہ راز حاصل نہ کر لو تم یہ مقدس موتی حاصل نہیں کر سکتے" .... کالوگا نے جواب دیا ۔

"تو پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیئے" .... ڈاکٹر شاغل نے کہا ۔

"مقدس موتی جہاں تمہارے لئے اہم ہے وہاں بڑے شیطان کے لئے بھی بے حد اہم ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس پاکیشیائی عمران نے اس مقدس موتی کو حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے فنا کر دینا ہے ۔ اس طرح بڑے شیطان کی لاکھوں شیطانی طاقتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں گی ۔ اب تک یہ طاقتیں صرف کام نہ کر سکتی تھیں لیکن موجود تھیں اور اگر یہ موتی مزید ایک سو سال تک کسی نے حاصل نہ کیا تو پھر یہ موتی خود بخود باہر آجائے گا اور اس کے تحت طاقتیں بھی بحال ہو جائیں گی ۔ اس گارشن اور پورش نے اصل میں غلط کام کیا ہے کہ اس پاکیشیائی عمران تک یہ راز پہنچا دیا ورنہ جس طرح پہلے ہزاروں سال گزر گئے ہیں مزید ایک سو سال بھی گزر جاتے ۔ بہر حال اب بڑا شیطان خود یہ موتی اپنے کسی نائب کو دینا چاہتا ہے ۔ پورش انسان نہیں ہے اس لئے وہ خود تو نائب شیطان نہیں بن سکتی اس لئے بڑے شیطان نے فیصلہ کیا ہے کہ اس

پاکیشیائی عمران کے خاتمے اور اسے مقدس موتی حاصل کرنے سے روکنے کے لئے وہ کسی ایسے آدمی کو سامنے لائے جو ذہانت میں بھی اس عمران کا مقابلہ کر سکتا ہو اور وہ صرف شیطانی طاقتوں پر ہی انحصار نہ کرے ۔ چنانچہ اس نے یہ کام میرے ذمہ لگایا کہ میں ایسے آدمی کو تلاش کر کے اس کے سامنے پیش کروں اور میں نے اسے تلاش کر لیا ہے" .... کالوگا نے کہا ۔

"کون ہے وہ" .... ڈاکٹر شاغل نے چونک کر پوچھا ۔

"وہ ناراک کا رہنے والا ہے ۔ اس کا اصل نام تو جیری ہے لیکن اسے پورے ایکریمیا میں بلیک ڈوم کہا جاتا ہے ۔ وہ ایکریمیا کا بہت بڑا گینگسٹر بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی روح اور اپنا جسم سب شیطان کے حوالے کیا ہوا ہے ۔ وہ بے حد ذہین ہے ۔ اس نے پورے ایکریمیا میں شیطانی جال پھیلایا ہوا ہے ۔ اس کے پاس بے شمار لڑنے بھڑنے والے انتہائی تجربہ کار افراد بھی ہیں اور اب میں اور میرے تحت تمام طاقتیں بھی اس کے ساتھ رہیں گی" .... کالوگا نے کہا ۔

"لیکن اصل کام تو میں نے کیا ہے اور فائدہ وہ بلیک ڈوم اٹھائے گا ۔ میرے لئے کچھ کرو کالوگا ۔ میں نے تمہیں اتنی بڑی بھینٹ دی ہے" .... ڈاکٹر شاغل نے منت بھرے لہجے میں کہا ۔

"میرا مشورہ ہے کہ تم انتظار کرو" .... کالوگا نے کہا ۔

"لیکن اس انتظار کے بعد کیا ہو گا" .... ڈاکٹر شاغل نے کہا ۔

"سنو ڈاکٹر شاغل ۔ تم مجھے پسند ہو اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں لیکن پہلے اپنے گرد کشوما کا حصار باندھ لو تاکہ یہ بات تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی تک نہ پہنچ سکے"...... کالوگا نے کہا تو ڈاکٹر شاگل نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنی ایک انگلی پر پھونکا اور پھر اس انگلی کو اس نے اپنے سر کے گرد گھما دیا۔

"ہاں ۔ اب سنو ۔ ہماری شیطانی دنیا میں دھوکہ، فریب، مکاری اور چالبازی وغیرہ کو اچھا سمجھا جاتا ہے اس لئے انتظار کرو۔ جیسے ہی بلیک ڈوم یہ مقدس موتی حاصل کرے گا میں تمہیں اس کے پاس پہنچا دوں گا ۔ تم اسے ہلاک کر کے اس سے مقدس موتی حاصل کر لینا ۔ اس طرح تم نائب شیطان بن جاؤ گے لیکن شرط یہ ہو گی کہ تم مجھے اپنا نائب بنا لو گے"...... کالوگا نے کہا۔

"ہاں ۔ میں بڑے شیطان کا حلف دے کر اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے نائب ہو گے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"تو پھر آنے والے وقت کا انتظار کرو"...... کالوگا نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ بلیک ڈوم مقدس موتی حاصل کر لے گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کیونکہ یہ انتہائی ذہین اور خطرناک آدمی ہے ۔ پھر میں اور میری طاقتیں بھی اس کا ساتھ دے رہی ہوں گی اس لئے وہ لازماً اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا"...... کالوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پورش سے یہ راز کون حاصل کرے گا اور کس طرح"۔ ڈاکٹر شاغل نے قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑے شیطان کے حکم پر اس پورش کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور اس سے یہ راز حاصل کر لیا جائے گا ۔ اس کی فکر تم مت کرو ۔ یہ ہمارا کام ہے"...... کالوگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں تمہارا انتظار کروں گا"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"تم چاہو تو اساگی جادو کے ذریعے ساتھ ساتھ حالات معلوم کر سکتے ہو ۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ اساگی کے لئے تمہیں بڑی بھینٹ دینا پڑے گی"...... کالوگا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں ۔ مجھے معلوم ہے"...... ڈاکٹر شاغل نے کہا۔

"اب میں جا سکتا ہوں"...... کالوگا نے کہا تو ڈاکٹر شاغل کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر یہ دھواں غائب ہو گیا ۔ اس کے ساتھ ہی انگیٹھی میں موجود آگ بھی بجھ گئی ۔ ڈاکٹر شاغل نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر اس نے عقبی دیوار میں موجود الماری کھولی اور انگیٹھی اور پیالہ اٹھا کر اس نے الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ بڑے کمرے میں آ گیا ۔ اس نے ریک سے شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا ۔ بوتل خالی کر کے اس نے اسے منہ سے علیحدہ کیا تو اچانک اسے ایک خیال آیا کہ وہ اس

پاکیشیائی عمران کو تو دیکھے جس نے اتنا بڑا راز معلوم کر لیا ہے جو صدیوں سے کوئی بھی معلوم نہ کر سکا تھا لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر اپنا ارادہ بدل دیا کہ کہیں اس کے اس عمل سے بڑے شیطان کے کسی معاملے میں مداخلت نہ ہو جائے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ اب تو آپ نے دانش منزل کا چکر لگانا ہی چھوڑ دیا ہے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"چکر وہاں لگائے جاتے ہیں جہاں چکر لگانے کے لئے کوئی کشش موجود ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب دانش منزل آپ کے لئے کشش کھو بیٹھی ہے"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل مؤنث ہے اور مؤنث جب منزل ہو تو کشش کیسے ختم ہو سکتی ہے"...... عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" پھر آپ کیوں چکر نہیں لگاتے ۔ میں یہاں دن رات اکیلا بیٹھ بیٹھ کر واقعی مرجانے کی حد تک بور ہو جاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں بوریت سے بچانے کے لئے مجھے کوئی بندوبست کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" کیسا بندوبست"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" ظاہر ہے جب تک یہاں چیاؤں چیاؤں کی آوازیں نہیں گونجیں گی اس وقت تک تو بوریت دور نہیں ہو سکتی"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں سمجھا تھا کہ آپ سلیمان جیسا باورچی مجھے بھی رکھوا دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے جیسا کا لفظ کہہ کر آغا سلیمان پاشا کی توہین کی ہے ۔ سلیمان جیسا تو دوسرا ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کیا خیال ہے سلیمان کو ہی اس کے واجبات سمیت شفٹ نہ کر دیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اسی لئے تو جیسا کا لفظ استعمال کیا تھا میں نے، کیونکہ آغا سلیمان پاشا کو آپ ہی سنبھال سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میری کیا مجال ہے کہ میں اسے سنبھال سکوں ۔ البتہ وہ بیچارا مجھے سنبھالتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" ارے ۔ ابھی تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا اور تم نے فون کر دیا ۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ شیطان کو یاد کرو تو شیطان فوراً حاضر ہو جاتا ہے ۔ پہلے خود آتا تھا اب فون کر کے اپنی موجودگی کا اظہار کر دیتا ہے"۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ سے چونکہ مجھے بات کرنی تھی اس لئے میں نے لاحول ولا قوۃ نہیں پڑھا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر ہنس پڑا ۔ بلیک زیرو بھی سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

" چلو پہلے بات کر لو پھر لاحول ولا قوۃ پڑھ کر دیکھ لینا کہ تم غائب ہوتے ہو یا میں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ناراک سے محترمہ جینی کا فون آیا ہے ۔ وہ آپ سے فوری اور انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

" کوئی فون نمبر دیا ہے اس نے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ نوٹ کر لیں"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ناراک کا رابطہ نمبر چونکہ اس کے ذہن میں موجود تھا اس لئے اسے انکوائری آپریٹر سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

"جو پیپر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ محترمہ جینی صاحبہ نے یہ فون نمبر دیا تھا مجھے کال کرنے کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ جینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جینی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ نے میرے فلیٹ پر فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو بتانا چاہتی تھی کہ میرے والد، پروفیسر آسٹر اور مصر میں ڈاکٹر شعبان تینوں ایک ہی روز علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے کمروں میں مردہ پائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر باوجود کوشش کے ان کی موت کی وجہ معلوم نہیں کر سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ بغیر کسی خاص وجہ سے اچانک ان کا ہارٹ فیل ہو گیا لیکن میں حیران ہوں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تینوں کو ایک ہی روز اور تقریباً ایک ہی

وقت میں بغیر کسی خاص وجہ کے ہارٹ فیل کیسے ہو سکتا ہے"۔ جینی نے کہا تو عمران کے چہرے پر افسوس کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے یہ خبر سن کر بے حد افسوس ہوا ہے۔ آپ کے والد اور پروفیسر آسٹر سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی لیکن ڈاکٹر شعبان تو میرے بزرگ بھی تھے اور محسن بھی۔ مجھے یہ خبر سن کر دلی رنج پہنچا ہے اور آپ کے والد کی وفات پر آپ کو جو دلی صدمہ اور رنج پہنچا ہے اس کا بھی مجھے احساس ہے۔ آپ نے مہربانی کی کہ مجھے اطلاع دے دی۔ میں ان کے لئے خصوصی طور پر دعا کروں گا"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ والد کی وفات سے پہلے مجھے یوں لگتا تھا جیسے میرے ذہن پر بے حد بوجھ ہو۔ لیکن جیسے ہی والد صاحب فوت ہوئے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا ذہن کسی بوجھ سے آزاد ہو گیا ہو۔ دلی طور پر رنج تو بہرحال پہنچا ہے اور اس کا کوئی مداوا بھی نہیں ہے لیکن جیسے ہی میرا ذہن آزاد ہوا میرے اندر شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کو فون کر کے یہ اطلاع دوں"...... جینی نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ میں ناراک آکر آپ سے ذاتی طور پر آپ کے والد کی وفات پر افسوس کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔ یہ میری ذاتی رہائش گاہ ہے۔ یہاں میرا پرسنل سیکرٹری آسٹن رہتا ہے۔ میں جہاں بھی ہوں گی وہ آپ کی بات مجھ سے کروا دے گا"...... جینی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ایک بار پھر تعزیت قبول کریں ۔ ویسے اب آپ اپنے والد کی وہ ریسرچ شائع کرا رہی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ضرور شائع کراؤں گی ۔آپ نے جس طرح یہ لاینحل مسئلہ حل کیا ہے اس کے بعد اس ریسرچ کو اب واقعی شائع ہونا چاہئے تاکہ میرے والد کی یہ علمی تحقیق لوگوں کے سامنے آسکے"...... جینی نے کہا۔

" اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو اس کی شائع ہونے والی ایک کاپی مجھے بھی بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

" جی ضرور ۔اوکے ۔ گڈ بائی"...... جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

" یہ کون ہے جینی اور یہ کس ریسرچ کے بارے میں بات کر رہی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا کیونکہ اسے تفصیل کا علم ہی نہ تھا اور عمران نے اسے شروع سے اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" لیکن اس سے تو الٹا خیر کو نقصان پہنچے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جلیل القدر مقدس شخصیت جنہوں نے اس موتی کو چھپایا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ اس موتی کو مکمل طور پر فنا نہیں کیا جا سکتا تھا ورنہ تو وہ لازماً اسے چھپانے کی بجائے ہمیشہ کے لئے ضائع کر دیتے اور

صدیوں سے چھپے ہوئے اس موتی کو آپ نے اوپن کر دیا ہے ۔اب یہ شیطانی طاقتیں لازماً اسے فوری طور پر لے اڑیں گی ۔ اس طرح ایک تو مقدس شخصیت کے اقدام کی خلاف ورزی ہوئی اور دوسری بات یہ کہ اب اس موتی کے تحت شیطانی طاقتیں نکل کر نیکی کے خلاف کام کریں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" بظاہر تمہاری بات درست ہے ۔مجھے بھی یہ خیال آیا تھا اور میں نے سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جا کر بات کی تھی ۔شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ مقدس شخصیت نے کیا وہ لازماً اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کیا ۔اس وقت مشیت ایزدی اس موتی کو ضائع کرنے کی بجائے چھپانے کی تھی اس لئے حکم کی تعمیل کی گئی لیکن اب اگر اس موتی کو نکال کر ضائع کر دیا جائے تو اس سے نیکی کو فائدہ ہو گا اور ایک بہت بڑی برائی کا خاتمہ ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اگر آپ اس موتی کو سامنے نہ لے آتے تو یہ قیامت تک چھپا رہتا ۔تب بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔لیکن یہ بات شاہ صاحب نے کیوں نہ سوچی اور میرے ذہن میں کیوں نہ یہ بات آئی ۔ تمہاری بات واقعی درست ہے"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی انتہائی نرم اور شفیق سی آواز سنائی دی۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ شاہ صاحب ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے ۔ میں کیا خدمت بجالا سکتا ہوں "۔ شاہ صاحب نے اسی طرح شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

" شاہ صاحب ۔ اس شیطانی موتی کے سلسلے میں ایک بات ذہن میں آئی ہے کہ اگر یہ موتی جس طرح چھپا ہوا تھا اگر اوپن نہ کیا جاتا تو لازماً قیامت تک چھپا رہتا ۔ اس طرح بھی تو مقصد حاصل ہو جاتا نجانے آپ نے کیوں یہ بات نہ سوچی "...... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ کا کوئی کام بغیر حکمت کے نہیں ہوتا ۔ اس شیطانی موتی کے تحت جو شیطانی طاقتیں ہیں وہ انتہائی طاقتور اور طویل العمر بنائی گئی تھیں اور یہ کام شیطان لعین کا تھا ۔ اس سے فوری طور پر خلق خدا کو بچانا مقصود تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم پر جلیل القدر مقدس شخصیت نے اسے چھپا دیا ۔ اس طرح وہ انتہائی پرقوت شیطانی طاقتیں بے بس ہو کر رہ گئیں ۔ لیکن مشیت ایزدی کے مطابق ابھی اس موتی کو ہمیشہ کے لئے فنا کرنے کا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ مشیت ایزدی کا ہر کام طے شدہ ہوتا ہے اس لئے ان شیطانی طاقتوں کا انجام بھی قانون ایزدی کے تحت طے شدہ تھا اور اس لئے حکم دیا گیا

کہ اسے اتنے عرصے تک خفیہ رکھا جائے ۔ لیکن اب وہ طے شدہ وقت ختم ہونے کے قریب ہے اور اگر مزید سو سال تک اس شیطانی موتی کو نہ نکالا گیا تو یہ خود بخود باہر آجائے گا اور اس کے ساتھ اس کے تحت تمام شیطانی قوتیں بھی متحرک ہو جائیں گی جس سے شیطان کو خلق خدا کو گمراہ کرنے کا زیادہ موقع ملے گا ۔ چنانچہ مشیت ایزدی پھر حرکت میں آگئی اور اس کے خود بخود باہر آنے سے پہلے اسے باہر نکالنے کا کام شروع کرا دیا گیا اور اب اس کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضائع ہونے کا وقت بھی آگیا ہے اس لئے میں نے تمہیں کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو یہ نیکی تم اپنے نامہ اعمال میں درج کروا لو اور اگر نہ چاہو تو تب بھی قانون قدرت تو بہرحال اپنا کام کرتا ہی رہتا ہے "۔ سید چراغ شاہ صاحب نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔

" میں ضرور یہ کام کروں گا ۔ آپ میرے حق میں دعا کرتے رہیں "...... عمران نے کہا۔

" عمل کے بغیر صرف دعاؤں سے کام نہیں چلتا ۔ عمل پیہم بے حد ضروری ہے ۔ اس کے بعد دعا کام کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عمل کی توفیق دے ۔ میری دعائیں بہرحال تمہارے ساتھ ہیں "۔ شاہ صاحب نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب ۔ میرے ذہن میں یہ بات آگئی تھی اس لئے میں نے کر دی ۔ میرا مقصد یہ نہ تھا کہ آپ پریشان ہو

جائیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے بات ہی ایسی کر دی تھی کہ میرے تو پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی کہ میں علمی کام کے چکر میں یہ کیا کر بیٹھا ہوں۔ لیکن شاہ صاحب جیسے بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں پر موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن شاہ صاحب نے بھی آپ کے پوچھنے پر یہ بات بتائی ہے۔ وہ پہلے بھی تو بتا سکتے تھے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ بزرگ بڑی نپی تلی بات کرتے ہیں۔ پہلے چونکہ میں نے پوچھا نہیں اس لئے ازخود انہوں نے بھی بات نہیں کی"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" پھر آپ کا اب کیا پروگرام ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہر مسلمان کا یہی پروگرام ہوتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا اندراج ہو اور اب اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے تو میں کیسے پیچھے رہ سکتا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس بارے میں سوچا ہے کہ یہ چھوٹا سا موتی ہے جو نجانے زمین میں کتنی گہرائی میں چھپایا گیا ہو گا اور جزیرہ ہونیرا کافی بڑا جزیرہ ہو گا۔ آپ وہاں اس موتی کو کیسے ٹریس کر کے نکالیں گے"....... بلیک زیرنے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آج کیا ہو گیا ہے۔ گو دانش پر تم نے قبضہ کر رکھا ہے لیکن بچی کھچی دانش جو میرے کام آجاتی تھی وہ بھی تم نے سنبھال لی ہے۔ آج تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے دانش نام کی کوئی چیز اب میرے قریب بھی موجود نہیں ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ یقیناً اس بلڈنگ کا نام آپ نے اپنی دانش کی وجہ سے دانش منزل رکھا ہو گا لیکن چونکہ میرا دل کہتا ہے کہ میں بھی اس مشن میں آپ کے ساتھ کام کروں تاکہ میرے نامہ اعمال میں بھی نیکی کا اندارج ہو سکے اس لئے یہ ساری باتیں میرے ذہن میں آرہی ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم تو بڑی آسانی سے نیکی کما سکتے ہو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ کیسے "....... بلیک زیرو نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارے دین میں حکم ہے کہ مفلسوں اور قلاش لوگوں کی دل کھول کر مدد کی جائے اور مجھ سے بڑا مفلس اور قلاش اور کون ہو سکتا ہے۔ تم صرف مجھے بڑا چیک دے دو۔ تمہارے نامہ اعمال میں اتنی نیکیاں اکٹھی ہو جائیں گی کہ نامہ اعمال اٹھانا تمہارے لئے مشکل ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اور اگر بھاری مالیت کا چیک آپ نہ اٹھا سکے تو پھر"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں کہہ تو سکتا تھا کہ بھاری مالیت کا چیک اٹھانے کے لئے میں آغا سلیمان پاشا کی خدمات حاصل کر لوں گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ پھر مالیت وہ لے جائے گا اور بھاری میرے حصے میں آئے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کس سوال کا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس سوال کا کہ ایک چھوٹا سا موتی اتنے بڑے جزیرے میں آپ کس طرح تلاش کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے۔ پہلے میں بھی اس سلسلے میں کافی سوچتا رہا ہوں لیکن اب جینی کے فون کے بعد میری سوچ بدل گئی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"جینی کا فون تو میں نے بھی سنا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر تمہاری سمجھ میں اتنی جلدی باتیں آنے لگ جائیں تو پھر تمہیں دانش منزل میں بٹھانے کا فائدہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی آپ بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچے اس

لئے آپ کو بھی دانش منزل آنا پڑا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ مجھے دانش منزل آ کر ہی جینی کا فون سننے کا موقع ملا ہے۔ بہرحال تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ جینی کے والد پروفیسر نکسن، پروفیسر آسٹر اور ڈاکٹر شعبان کی پراسرار ہلاکت کا صاف مطلب ہے کہ شیطانی طاقتیں اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی ہیں اور جینی نے اپنے ذہن پر جس دباؤ کا ذکر کیا ہے اس سے ایک اور بات سامنے آئی ہے کہ جینی کا اس سلسلے میں کام کرنا محض علمی معاملہ نہ تھا بلکہ اس طرح دراصل شیطانی طاقتوں نے اسے استعمال کر کے اس موتی کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ ان لوگوں کی ہلاکت سے شیطانی طاقتوں کو کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں اس لئے ہلاک کرایا گیا ہے کہ ان کے ذریعے یہ راز مزید آگے نہ پھیلے اور مزید لوگ اس چکر میں ملوث نہ ہو سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو سب سے پہلے جینی کا خاتمہ ہونا چاہئے تھا اور آپ کا بھی۔ لیکن جینی کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور آپ کے خلاف بھی کوئی حرکت نہیں ہوئی اور جینی تو کہہ رہی ہے کہ وہ اس ریسرچ کو باقاعدہ شائع کرائے گی"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جینی کو شاید اس لئے چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس کے ذہن کے مطابق یہ صرف علمی مسئلہ ہو سکتا ہے اور یہی بات شاید میرے خلاف بھی کام نہ کرنے کی وجہ بنی ہے کہ میں نے بھی بس علمی کام کیا اور خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ جیسے اب بیٹھا ہوں۔ مزید یہ کہ وہ میرے خلاف کوئی کارروائی کر کے مجھے چوکنا نہیں کرنا چاہتے"...... عمران نے جواب دیا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ لیکن جینی کو چھوڑنے کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ٹھہرو۔ پہلے مجھے جینی سے ایک وضاحت لینے دو پھر بات ہو گی"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جوپیٹر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آپ محترمہ جینی کے پرسنل سیکرٹری آسٹن ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ لیکن آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ کچھ دیر پہلے میری محترمہ جینی سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ جب میں نے جینی سے بات کرنی ہوں اور وہ

کہیں بھی ہوں آپ میری بات ان سے کرا دیں گے"...... عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب۔ اب وہ جہاں چلی گئی ہیں وہاں میں کیا کوئی بھی آپ کی بات ان سے نہیں کرا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" آپ کو فون کرنے کے چند منٹ بعد ہی اچانک میڈم جینی کی چیخ ان کے کمرے سے سنائی دی تو ملازمین وہاں گئے تو میڈم جینی فرش پر مردہ پڑی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ اس طرح بگڑا ہوا تھا جیسے ان پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہو۔ ان کی گردن کسی تیز دھار آلے سے آدھی سے زیادہ کاٹ دی گئی تھی۔ پھر پولیس آئی اور ابھی چند منٹ پہلے پولیس ان کی لاش لے کر گئی ہے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ سب اچانک کیسے ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی تو معلوم نہیں ہو رہا۔ آپ کے فون کے بعد میڈم نے ناراک کے ایک پبلشر سے فون پر بات کی اور اپنے والد کی ریسرچ شائع کرانے کے بارے میں گفتگو کی اور دو روز بعد اس سلسلے میں بات چیت کے لئے ملاقات کا وقت طے ہوا اور پھر جیسے ہی میڈم نے

کال ختم کی چند لمحوں بعد ان کی چیخ سنائی دی اور پھر وہ مردہ پائی گئیں"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آپ کی بات درست ثابت ہوئی ۔ پہلے ان شیطانی طاقتوں نے واقعی اسے یہ سوچ کر چھوڑ دیا کہ جینی اسے عام علمی معاملہ سمجھ کر اس سلسلے میں مزید پیش رفت نہیں کرے گی لیکن اس نے جیسے ہی اسے شائع کرانے کی بات کی شیطانی طاقتیں اس پر ٹوٹ پڑیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس بار آپ اس مشن پر مجھے بھی ساتھ لے جائیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں یہ انتہائی کٹھن معاملات ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ خراب ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ ایک بار پھر شیطانی طاقتوں سے

لڑنے کا موقع ہمیں مل رہا ہے اس لئے تم تیار رہنا ۔ میں کسی وقت بھی تمہیں ساتھ لے جا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" کیا جوانا کو بھی تیار رہنے کا کہہ دوں باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے پوچھا۔

" نہیں ۔ صرف تم میرے ساتھ جاؤ گے ۔ وہ یہاں رانا ہاؤس میں رہے گا کیونکہ جس انداز کا یہ مشن ہے اس میں اس کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ عمران کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر ۔ روزی راسکل آج کل کیا کر رہی ہے ۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو روزی راسکل کا نام سن کر چونک پڑا۔

" باس ۔ روزی راسکل وہی کام کرتی پھر رہی ہے جو وہ کرتی رہتی ہے ۔ لڑائی اور مار کٹائی اور بدمعاشی وغیرہ ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

" کیا تمہاری اس سے ملاقات ہوتی رہتی ہے ۔ اوور"...... عمران

نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ملاقات تو نہیں ہوتی باس لیکن وہ ازخود اکثر صبح کو مجھے فون کرتی رہتی ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے قدرے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" سنو ۔ شیطان کے خلاف ہم نے ایک اور مشن پر کام کرنا ہے ۔ اس کے لئے ہمیں شاید جزائر سلیمان پر جانا پڑے ۔ جوزف میرے ساتھ ہو گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اور روزی راسکل کو بھی ساتھ لے جاؤں اس لئے تم اس سے بات کر کے اسے تیار کراؤ ۔ ہم کسی بھی وقت روانہ ہو سکتے ہیں ۔ اوور"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ یقیناً یہ حیرت روزی راسکل کے اس مشن میں شامل ہونے پر تھی۔

" لیکن باس ۔ کیا اس کا جانا ضروری ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو تم اب میرے سامنے لیکن کا لفظ ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہو ۔ کیوں ۔ اوور"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری باس ۔ میں نے تو صرف حیرت کی وجہ سے ایسا کہا تھا ۔ ٹھیک ہے باس ۔ میں اسے تیار کرا لوں گا چاہے مجھے اس کے پیر کیوں نہ پکڑنے پڑیں ۔ اوور"...... ٹائیگر نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اسے کوئی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اوور اینڈ

آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب ۔ ٹائیگر کی حیرت بجا تھی ۔ اس مشن پر روزی راسکل کو آپ کیوں لے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" روزی راسکل فطری طور پر بے حد دلیر لڑکی ہے اور اس مشن میں مجھے ایسے ہی دلیر ساتھی چاہئیں"...... عمران نے قدرے گول مول جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا ۔ ظاہر ہے اب وہ اپنی بات پر اصرار تو نہ کر سکتا تھا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آپ نے اس مشن کے لئے کوئی لائن آف ایکشن بھی سوچی ہے ۔ کام کرنے کے لئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" شیطانی طاقتیں خود اس موتی کی کھوج میں ہوں گی اور ہمارے وہاں پہنچنے پر وہ ہمیں روکنے کی کوشش کریں گی ۔ اس طرح ہم ان کے پیچھے چلتے ہوئے موتی تک پہنچ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ شاہ صاحب سے پوچھ لیں تو بہتر نہیں ہے ۔ انہیں لازماً اس کا علم ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اگر وہ بتانا چاہتے تو ازخود بتا دیتے ۔ بار بار انہیں تنگ نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر وہ ناراض ہو گئے تو پھر سارا معاملہ ہی چوپٹ ہو کر رہ جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ میں ایک کام سے قریبی مارکیٹ گیا تھا۔ واپس آنے پر جب میں فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا تو ایک غیر ملکی نے مجھے روک کر پوچھا کہ یہ فلیٹ علی عمران کا ہے۔ میرے ہاں کہنے پر اس نے کہا وہ ایکریمیا سے آپ کو ملنے آیا ہے جس پر میں نے اسے بتایا کہ میں آپ کا باورچی ہوں اور آپ کا کچھ معلوم نہیں ہے کہ آپ کب واپس آئیں گے جس پر اس نے کہا کہ ٹھیک ہے وہ کل پھر آئے گا اور آگے بڑھ گیا۔ میں نے فلیٹ میں جا کر عقبی طرف سے نکل کر سائیڈ سے اس کا جائزہ لیا کیونکہ مجھے وہ آدمی بدمعاش ٹائپ محسوس ہو رہا تھا اور پھر میں نے چیک کر لیا کہ وہ سامنے سڑک پار ایک گلی کے سامنے موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کی کار کھڑی ہے اور دو اور ایکریمین بھی اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان سب کی نظریں فلیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں پھر عقبی طرف سے واپس فلیٹ پر آیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں"...... سلیمان نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ اب تو تم انتہائی تربیت یافتہ جاسوس بنتے جا رہے ہو۔ کیوں نہ تمہاری خدمات سیکرٹ سروس کے لئے ہائر کر لی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی طرف مفلس اور قلاش نہیں بننا چاہتا اس لئے سوری"...... سلیمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جوانا کو ساتھ لے کر میرے فلیٹ پر جاؤ۔ وہاں تین ایکریمین ایک کار سمیت فلیٹ کے سامنے سڑک پار گلی کے سرے پر کھڑے ہیں۔ وہ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ انہیں تم نے اٹھا کر رانا ہاؤس لے آنا ہے اور پھر انہیں کرسیوں پر جکڑ کر مجھے اطلاع دینی ہے اور اگر وہ نظر نہ آئیں تو عقبی طرف سے فلیٹ پر جا کر سلیمان سے پوچھ لینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں دانش منزل میں ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ کیا کوئی نیا مشن شروع ہو گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے جوزف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اچھا"...... عمران نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو جوزف۔ کیا ہوا"...... چند لمحوں بعد عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ جوزف نے جس انداز میں بات کی تھی اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا قریب موجود ہے اس لئے اس نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اپنی آواز میں بات کی تھی۔

"باس۔ یہ تین نہیں چار آدمی تھے۔ چاروں ایکریمین ہیں۔ ہم نے انہیں خود ہی چیک کر لیا تھا اور پھر جوانا ان کے پاس جا کر ان سے باتیں کرنے لگا اور وہ انہیں خاص بات بتانے کے لئے گلی میں لے گیا اور پھر ہم نے وہاں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دی اور وہ چاروں بے ہوش ہو گئے تو ہم نے گلی کے اندر کار لے جا کر انہیں کار میں ڈالا اور یہاں لے آئے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ اس کی کلائی پر موجود واچ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شرع ہو گئی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ڈائل پر نظر ڈالی تو ایک ہندسہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ عمران نے سامنے میز پر پڑے ہوئے بڑے ٹرانسمیٹر پر

اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تو اس سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ عمران نے گھڑی کا بٹن دوبارہ مخصوص انداز میں پریس کر کے اس میں موجود ٹرانسمیٹر کو آف کر دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے بڑے ٹرانسمیٹر کو آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے روزی راسکل کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ وہ اپنے کسی ذاتی کام کے لئے ولنگٹن گئی ہوئی ہے اور اس کی واپسی کا بھی کسی کو علم نہیں ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا آج اس نے تمہیں فون کیا تھا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ وہ روزانہ تو فون نہیں کرتی۔ دوسرے تیسرے روز فون کرتی ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم تیار رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کا خیال تھا کہ ٹائیگر غلط بیانی کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس روزی راسکل سے وہ واقعی الرجک ہے اس لئے میرا

خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اسی نے یہ چکر چلایا ہو"...... عمران نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ مجھے بتائیں گے کہ ان ایکریمینز کا کیا سلسلہ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں بلیک زیرو کی بات گھوم رہی تھی کہ اتنے بڑے جزیرے میں وہ اس چھوٹے سے موتی کو کہاں اور کیسے تلاش کرے گا۔ گو اس نے بلیک زیرو کو تو جواب دے دیا تھا لیکن وہ خود اس جواب سے مطمئن نہ تھا اور پھر اس نے یہ سوچ کر اس خیال کو جھٹک دیا کہ اس بارے میں کوئی گائیڈ لائن لئے بغیر اس کا جزائر سلیمان پر جانا حماقت ہو گا اس لئے وہ جانے سے پہلے سید چراغ شاہ صاحب سے مل کر ان سے کوئی نہ کوئی اشارہ حاصل کرے گا۔ رانا ہاؤس پہنچ کر وہ سیدھا بلیک روم میں گیا۔ وہاں کرسیوں پر چار ایکریمین راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ لپنے چہروں، خدوخال اور جسمانی ڈیل ڈول کے لحاظ سے واقعی غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ کون ہیں ماسٹر"...... جوانا نے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہی معلوم کرنے کے لئے تو میں نے تمہیں انہیں یہاں لانے کی تکلیف دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر

بیٹھ گیا۔

"ماسٹر۔ میری ان سے بات ہوئی ہے۔ ان میں سے یہ سائیڈ والا آدمی ان کا لیڈر لگتا ہے اور اس نے اپنا نام جیرالڈ بتایا ہے"...... جوانا نے ایک سائیڈ پر موجود قدرے پھیلے ہوئے جسم کے مالک ایکریمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

"ان چاروں کو کھلے عام بے ہوش کر کے اور پھر کار میں لاد کر لے آنے پر لوگوں نے پولیس تو نہیں بلا لی تھی"...... عمران نے ساتھ کھڑے جوزف سے پوچھا۔

"باس۔ یہ ساری کارروائی گلی میں ہوئی ہے اور وہ بند گلی تھی۔ وہاں بڑے بڑے کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر کے ڈرموں کے پیچھے ڈال دیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اس آدمی جیرالڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس جیرالڈ نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

اور وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے اور یہاں کس طرح آ گیا ہے۔

"تمہارا نام جیرالڈ ہے"...... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑا اور پھر اس نے غور سے عمران کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ تمہارا یہی حلیہ مجھے بتایا گیا تھا"۔ اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے۔ کس نے بتایا تھا تمہیں میرا حلیہ"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا یہ دونوں تمہارے آدمی تھے۔ تم تو فلیٹ پر آئے ہی نہیں۔ پھر۔ پھر یہ دونوں وہاں کیسے پہنچ گئے"...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے باورچی نے فون پر مجھے تمہارے وہاں موجود ہونے کی اطلاع دی تھی اس لئے میں نے انہیں بھیج دیا"...... عمران نے کہا تو جیرالڈ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اوہ۔ میرے ذہن میں واقعی یہ بات نہ آئی تھی۔ بہرحال تم ہمیں چھوڑ دو ورنہ ہمارے باقی ساتھی تمہارا عبرتناک حشر کر دیں گے"۔ جیرالڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے اور کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم تو تمہیں جانتے ہی نہیں اور میں تو تمہیں دیکھ ہی پہلی بار رہا

ہوں"...... جیرالڈ نے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے گردن موڑے بغیر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے فوراً جواب دیا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"۔ جیرالڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوانا نے بڑے جارحانہ انداز میں نیزے کی طرح کھڑی انگلی اس کی آنکھ میں گھسیڑ دی تھی اور پھر انگلی نکال کر اس نے بڑے اطمینان سے اسے جیرالڈ کے لباس سے ہی صاف کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ جیرالڈ اب اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔

"اب اگر تم اندھا نہیں ہونا چاہتے تو سب کچھ بتا دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ بتا دیتا ہوں۔ مجھے اندھا مت کرو"...... جیرالڈ نے یکلخت ہذیانی انداز میں کپکپاتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا۔ اگر تم نے تفصیل بتانا شروع نہ کی تو گنتی ختم ہوتے ہی تمہاری دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے گنتی شروع کر دی۔

"میرا نام جیرالڈ ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کے سب سے بڑے خفیہ سینڈیکیٹ بلیک ڈوم سے ہے۔ میں ولنگٹن میں رہتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا جاؤں اور وہاں رہنے والے ایک آدمی علی عمران کو ہلاک کر دوں۔ میں اور میرے ساتھی بلیک ڈوم کے مرڈر گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی کو ہلاک کرنا ہمارے لئے کبھی کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ مجھے ایک حلیہ بھی بتا دیا گیا تھا اور ساتھ ہی ایک فلیٹ کا ایڈریس بھی اور بتایا گیا تھا کہ ہمارا ٹارگٹ اس فلیٹ میں رہتا ہے۔ چنانچہ ہم یہاں آ گئے۔ ہم نے یہاں آکر اس فلیٹ کو چیک کیا تو اس پر تالا لگا ہوا تھا۔ پھر ایک آدمی ہمیں اس فلیٹ پر جاتا ہوا نظر آیا لیکن اس کا حلیہ ٹارگٹ سے مختلف تھا۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے بتایا کہ وہ ٹارگٹ کا باورچی ہے اور ٹارگٹ کہیں گیا ہوا ہے۔ اس کی واپسی کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ چنانچہ ہم ٹارگٹ کے انتظار میں سڑک کی دوسری طرف ایک گلی کے سرے پر کھڑے ہو گئے۔ ہم ٹارگٹ کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک بڑی سی کار وہاں آکر رکی۔ اس میں سے یہ ایکریمین جس نے اپنا نام جوانا بتایا اتر کر ہمارے پاس آ گیا۔ اس کے ساتھ یہ دوسرا افریقی حبشی بھی تھا۔ جوانا نے ہمارے ساتھ گفتگو شروع کی اور اس نے بتایا کہ وہ ایکریمیا کے انتہائی معروف پیشہ ور قاتل گروپ ماسٹر کلرز کا رکن ہے۔ پھر یہ ہمیں باتیں کرتے ہوئے گلی میں

لے گئے اور پھر اچانک ان دونوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ حملہ اس قدر اچانک اور بھرپور تھا کہ ہم سنبھل ہی نہ سکے اور بے ہوش گئے۔ اب جب مجھے ہوش آیا ہے تو میں اور میرے ساتھی یہاں موجود ہیں"...... جیرالڈ نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔

"کون ہے اس بلیک ڈوم سینڈیکیٹ کا سربراہ"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام جیری بتایا جاتا ہے اور بس۔ اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ اسے عام طور پر جیری ڈوم کے نام سے پکارا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ سینڈیکیٹ پوری دنیا پر چھایا ہوا ہے اور دنیا بھر میں جتنے بڑے جرائم ہوتے ہیں ان کے پیچھے بلیک ڈوم کا ہاتھ ہوتا ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"کوئی تو ایسا ہو گا جو سامنے رہتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ناراک میں ایک کلب ہے جس کا نام بلیک ڈوم کلب ہے۔ یہ بہت بڑا کلب ہے اور اس کا مینجر کارسن ہے جسے بلیک کارسن کہا جاتا ہے۔ یہ شخص انتہائی درجے کا ظالم، سفاک، مارشل آرٹ کا ماہر اور بے شمار لوگوں کا قاتل ہے اور کہا جاتا ہے کہ چونکہ اس کی پشت پر جیری ڈوم کا ہاتھ ہے اس لئے پوری دنیا پر اس کا رعب و دبدبہ قائم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس خاص قسم کی طاقتیں ہیں جن کی مدد سے یہ صرف منہ سے ایک لفظ بول کر سینکڑوں

لوگوں کو بیک وقت ہلاک کر سکتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی آنکھ
نہیں اٹھا سکتا۔ کوئی اس کے حکم کی معمولی سی خلاف ورزی کا سوچ
بھی نہیں سکتا کیونکہ جیسے ہی کوئی ایسی بات سوچتا ہے دوسرے لمحے
اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں"...... جیرالڈ نے مسلسل
بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے یہاں بھیجا ہے اور کس نے تمہیں میرے
بارے میں تفصیلات بتائی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"بلیک ڈوم میں ہمارے مرڈر گروپ میں بے شمار سیکشن ہیں۔
ہمارے سیکشن کا نام بلیک ڈیتھ ہے اور ہمارا انچارج بلیک ماسٹر ہے
جو بلیک ماسٹر نامی کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس نے ہمیں
یہاں بھیجا ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیرالڈ نے فون
نمبر بتا دیا۔ وہ اب اس طرح جواب دے رہا تھا جیسے اپنے باس کو
رپورٹ دی جاتی ہے۔

"تم نے مشن مکمل کر کے اسے رپورٹ دینی تھی"...... عمران
نے پوچھا۔

"ہاں"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"تم اسے فون کر کے کہو کہ تمہارا ٹارگٹ ملک سے باہر ہے اس
لئے اب تمہارے لئے کیا حکم ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں کہہ دیتا ہوں"...... جیرالڈ نے فوراً آمادہ ہوتے ہوئے کہا تو

عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور
رسیور اور فون ساتھ کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف نے
فون ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے رسیور پکڑے وہ آگے
بڑھا اور اس نے رسیور جیرالڈ کے کان سے لگا دیا۔

"بلیک ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیرالڈ بول رہا ہوں نمبر الیون۔ پاکیشیا سے۔ باس سے بات
کراؤ"...... جیرالڈ نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر۔ میں جیرالڈ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... جیرالڈ نے
اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا مشن کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ماسٹر۔ ٹارگٹ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی کا
کسی کو علم نہیں ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واپس آ جاؤ۔ اب چیف ڈیول خود ہی اسے تلاش
کرا کر ہلاک کر دے گا"...... دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیور ہٹا کر
کریڈل پر رکھا اور پھر فون کو لا کر اس نے عمران کی کرسی کے ساتھ

موجود تپائی پر رکھ دیا۔

"یہ چیف ڈیول کون ہے"....... عمران نے جیرالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ماسٹر کو معلوم ہو گا"....... جیرالڈ نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ "اگر تمہیں چھوڑ دیا جائے تو تم کیا کرو گے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہم واپس چلے جائیں گے اور کیا کریں گے"....... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ اسے بے ہوش کر کے ان سب کو کسی ویران جگہ پر ڈال دو"....... عمران نے اٹھ کر پاکیشیائی زبان میں جوزف سے کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے جواب دیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلیک روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ماسٹر۔ آپ نے انہیں چھوڑ کیوں دیا"....... جوانا نے بھی عمران کے پیچھے باہر آکر کہا۔

"انہوں نے یہاں پاکیشیا میں آکر کوئی جرم نہیں کیا"۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ناراک کے مضافاتی علاقے میں درختوں کے بڑے سے جھنڈ کے درمیان ایک پرانے دور کی بنی ہوئی بڑی سی حویلی نما رہائش گاہ کے ایک کمرے میں کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ اور جسم جوانوں جیسا تھا صرف سر کے بالوں سے اس کی ادھیڑ عمری کا اندازہ ہوتا تھا ورنہ وہ ہر لحاظ سے جوان آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور ہر قسم کی جھریوں سے یکسر خالی تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ جسم صحت مند اور خاصا سڈول نظر آ رہا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا شراب کی بوتل منہ سے لگائے شراب پینے میں مصروف تھا۔ میز پر دو مختلف رنگوں کے فون اور رائٹنگ ٹیبل جیسا سامان بھی موجود تھا۔ وہ آدمی شراب کی چسکیاں لے رہا تھا کہ اچانک باہر سے ایک تیز اور اونچی سی آواز سنائی دی۔

"کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں پروفیسر وکٹر"...... بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔ اس آدمی نے چونک کر کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"آجاؤ گوچر"...... پروفیسر وکٹر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازے سے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی کمر تھوڑی سی جھکی ہوئی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں تیز روشنی تھی۔

"بیٹھو گوچر۔ آج خلاف توقع تمہاری آمد ہوئی ہے"...... پروفیسر وکٹر نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے پروفیسر کہ میں جب بھی آتا ہوں آپ کے لئے انتہائی فائدہ مند اطلاع لے کر آتا ہوں"...... بوڑھے گوچر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تو ہم نے تمہیں آنے کی اجازت دے دی ہے ورنہ اس وقت ہم کسی سے نہیں ملتے۔ بولو۔ کیا خبر لائے ہو"۔ پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"کیا آپ نائب شیطان بننا چاہتے ہیں"...... گوچر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

"نائب شیطان۔ کیا مطلب۔ وضاحت سے بات کرو"۔ پروفیسر

وکٹر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے شیطان کے دربار میں سب سے بڑا عہدہ۔ پوری دنیا پر حکومت۔ پوری دنیا کی تمام شیطانی طاقتوں اور ذریات پر حکومت"۔ گوچر نے جواب دیا تو پروفیسر وکٹر کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایسا کوئی کیسے بن سکتا ہے۔ سنا ہے صدیوں پہلے ایسا عہدہ تھا لیکن پھر ختم کر دیا گیا۔ کیا یہ عہدہ دوبارہ قائم کیا جا رہا ہے"۔ پروفیسر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ شیطانی مقدس موتی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"۔ گوچر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھ سے تو بڑا شیطان بھی مشورے لیتا ہے۔ اس پوری دنیا میں شیطان اور شیطانی دنیا کے بارے میں مجھ سے زیادہ کوئی علم نہیں رکھتا۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈیول پرل پہلے بڑے شیطان کے تاج میں تھا۔ بڑے شیطان نے اس کے تحت لاکھوں انتہائی طاقتور قوتیں رکھی ہوئی تھیں اور جب بڑا شیطان اپنا نائب بناتا تھا اسے یہ موتی دیا جاتا تھا تاکہ اس اس کے تحت لاکھوں قوتیں اس کی ماتحتی میں آجائیں۔ لیکن پھر روشنی کی کسی بڑی طاقت نے یہ موتی کہیں چھپا دیا اور بڑا شیطان بھی روشنی کی اس بڑی طاقت کے سامنے بے بس ہو گیا اور آج تک یہ موتی دوبارہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ سو سال گزرنے

کے بعد یہ موتی خود بخود ظاہر ہو جائے گا اور اس کے تحت تمام طاقتیں دوبارہ متحرک ہو جائیں گی"...... پروفیسر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ موتی کہاں چھپایا گیا ہے"...... گوچر نے کہا۔

"نہیں ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ورنہ بڑا شیطان صدیوں پہلے اسے حاصل کر چکا ہوتا"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"پاکیشیا کے ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے ۔ اس نے یہ معمہ حل کر لیا ہے بلکہ دوسرے لفظوں میں شیطانی طاقتوں نے اسے استعمال کرتے ہوئے اس کے ذریعے یہ معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب مقدس موتی حاصل کرنے کے لئے شیطانی دنیا کی بڑی بڑی شیطانی طاقتوں میں دوڑ شروع ہو گئی ہے اور ان میں جو بھی اسے حاصل کرے گا وہ بڑے شیطان کا نائب بن جائے گا"...... گوچر نے کہا۔

"لیکن کوئی شیطانی طاقت تو نائب شیطان نہیں بن سکتی ۔ صرف انسان ہی نائب شیطان بن سکتا ہے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"ہاں ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ لیکن شیطانی طاقتیں اپنے اپنے پسند کے آدمیوں کو نائب شیطان بنا کر خود اس کا نائب بننا چاہتی ہیں"...... گوچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ گوچر"...... پروفیسر وکٹر نے اس بار قدرے

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"گارشن اور ڈاکٹر شاغل کو تو آپ جانتے ہیں"...... گوچر نے کہا۔

"ہاں"...... پروفیسر وکٹر نے کہا تو گوچر نے اسے گارشن، پورش، جینی اور اس کے والد پروفیسر نکسن، پروفیسر آسٹر کے ذریعے علمی ریسرچ کی اس گتھی کو سلجھانے کے لئے ڈاکٹر شعبان اور پھر عمران تک اس معاملے کے پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی ۔ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ ڈاکٹر شاغل نے خناس سے مل کر گارشن کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ پورش نے اپنے ذہن کے گرد سفید ڈوری باندھ لی ہے ۔ ڈاکٹر شاغل نے اب کالوگا کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور خناس نے اپنے طور پر جیری ڈوم کو نائب شیطان بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور پھر اس نے اس معاملے کی اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"حیرت انگیز ۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا اور مجھے خبر تک نہیں ہو سکی"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"میں اس لئے خاموش رہا کیونکہ میں آخری لمحات میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا ۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اس کی اطلاع دے دی جائے کیونکہ میری خواہش ہے کہ آپ نائب شیطان بن جائیں"...... گوچر نے کہا۔

"کہاں ہے یہ مقدس موتی اور کس طرح اسے حاصل کیا جا سکتا ہے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"بڑے شیطان نے پورش سے یہ راز حاصل کر لیا ہے ۔ اس کے

مطابق یہ موتی جزائر سلیمان کے سب سے بڑے جزیرے ہونیرا میں کہیں چھپایا گیا ہے ۔ اسے اب تلاش کرنا اور حاصل کرنا طاقتوں کا کام ہے لیکن بڑے شیطان کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ روشنی کی بڑی طاقتوں نے اس موتی کو حاصل کرنے اور اسے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے کے لئے اس پاکیشیائی علی عمران کو مامور کر دیا ہے ۔ یہ عمران پہلے بھی بے شمار موقعوں پر بڑے شیطان کو زک پہنچا چکا ہے وہ بڑے شیطان کا بڑا دشمن ہے اس لئے اب اصل میں اس عمران اور بڑے شیطان کے درمیان مقابلہ شروع ہو چکا ہے ۔ میں نے بڑے شیطان کی خدمت میں گزارش کی کہ ڈاکٹر شاغل، خناس یا کالوگا وغیرہ اس قابل نہیں ہیں کہ یہ موتی حاصل کر سکیں اور نائب شیطان بن سکیں ۔ یہ سب چھوٹی سطح کے ہیں اور پوری دنیا میں نائب شیطان بننے کا اگر کوئی اہل ہے تو وہ آپ ہیں پروفیسر وکٹر ۔ چنانچہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں آپ کو یہ ساری تفصیل بتا کر اس کام پر آمادہ کر سکوں اور مجھے اجازت مل گئی ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے"...... گوچر نے کہا۔

"شرط ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم اب اس قابل ہو گئے ہو کہ پروفیسر وکٹر سے شرطیں منوا سکو"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"پروفیسر وکٹر ۔ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ مجھے بڑے

شیطان نے اجازت دے دی ہے کہ میں آپ اور ڈاکٹر قابوس دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہوں شامل ہو کر یہ کام کر سکتا ہوں کیونکہ بڑا شیطان جانتا ہے کہ میں گوچر بڑے شیطان کے دربار میں، اس کے ذہن کی حیثیت رکھتا ہوں اس لئے میں جس کے ساتھ شامل ہوں گا اس کی کامیابی یقینی ہے ۔ اگر آپ ناراض ہو رہے ہیں تو میں ڈاکٹر قابوس سے بات کر لیتا ہوں ۔ اسی لئے تو میں نے ابھی تک آپ سے کوئی بھینٹ نہیں لی"...... گوچر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا شرط ہے ۔ بتاؤ"...... پروفیسر وکٹر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"شرط یہ ہے کہ آپ بڑے شیطان کا حلف اٹھائیں کہ اگر آپ نائب شیطان بن گئے تو آپ مجھے اپنا نائب بنائیں گے اور قیامت تک مجھے اس عہدے سے نہیں ہٹائیں گے"...... گوچر نے شرط بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ میں حلف اٹھاتا ہوں لیکن پھر تمہیں بھی حلف دینا ہو گا کہ تم قیامت تک میرے خلاف کوئی سازش نہیں کرو گے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں حلف دینے کو تیار ہوں ۔ لیکن پہلے آپ حلف دیں اور وہ بھی بڑے شیطان کا"...... گوچر نے کہا تو پروفیسر وکٹر نے ہاتھ اٹھا کر بڑے شیطان کا حلف دے دیا ۔ اس کے بعد گوچر نے بھی

ہاتھ اٹھا کر بڑے شیطان کا حلف دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ ہمیں فوری طور پر کیا کرنا چاہئے اور کس طرح یہ معلوم ہو گا کہ مقدس موتی کہاں ہے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

" خناس نے اس کے لئے جیری ڈوم کو آگے بڑھایا ہے جبکہ کالوگا نے ڈاکٹر شاغل کو انتظار کرنے کا کہا ہے۔ اس کی سکیم یہ ہے کہ جب جیری ڈوم یہ مقدس موتی حاصل کر لے گا تو ڈاکٹر شاغل جو طاقتوں میں اس سے باہر ہے اس کو ہلاک کر کے یہ موتی حاصل کر لے گا کیونکہ کالوگا کے خیال کے مطابق جیری ڈوم اس پاکیشیائی عمران کو آسانی سے ہلاک کر سکتا ہے اور اس کا گروہ اس قدر طاقتور ہے کہ وہ پورے جزائر سلیمان پر چھا سکتا ہے اور یہی خیال خناس کا بھی ہے جبکہ میرا خیال بھی یہی ہے کہ اس عمران کا مقابلہ جیری ڈوم کو کرنے دیا جائے۔ اگر جیری ڈوم عمران کو ہلاک کر کے مقدس موتی حاصل کر لے گا تو ڈاکٹر شاغل اسے ہلاک کر کے خود مقدس موتی حاصل کر لے گا۔ اس طرح یہ خناس فارغ ہو جائے گا اور آپ ڈاکٹر شاغل کو ہلاک کر کے اس سے مقدس موتی حاصل کر کے نائب شیطان بن جائیں گے"...... گوچر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیوں نہ ہم اس جیری ڈوم، ڈاکٹر شاغل اور اس عمران کا پہلے ہی خاتمہ کر کے خود مقدس موتی حاصل کر لیں"...... پروفیسر

وکٹر نے کہا۔

" مقدس موتی کی جزیرہ ہونیرا میں موجودگی کا پتہ اس عمران نے چلایا ہے لیکن یہ بہت بڑا جزیرہ ہے۔ اس میں سونے کی کانیں بھی موجود ہیں اور آتش فشاں پہاڑ بھی موجود ہیں۔ ابھی تک اس بات کا علم کسی کو بھی نہیں کہ یہ مقدس موتی جزیرہ ہونیرا میں کہاں موجود ہے حتیٰ کہ بڑے شیطان کو بھی اس کا علم نہیں ہے کیونکہ اس موتی کے گرد روشنی کی اس عظیم طاقت نے خصوصی حصار باندھ دیا تھا اس لئے کوئی شیطانی طاقت اول تو اس تک پہنچ ہی نہیں سکتی اور اگر پہنچ بھی جائے تو اسے حاصل نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ بات بڑا شیطان بھی جانتا ہے اور میں بھی کہ اس موتی کو اگر کوئی حاصل کر سکتا ہے تو وہ دو آدمی ہیں۔ ایک تو پاکیشیائی عمران ہے اور دوسرا جیری ڈوم اس لئے پہلے مقدس موتی کو باہر آنے دیں باقی کام تو ہم آسانی سے کر سکتے ہیں"...... گوچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر ہم ان سب کا خاتمہ کر دیں اور سو سال مزید انتظار کر لیں تو یہ مقدس موتی خود بخود باہر آ جائے گا۔ پھر ہم اسے حاصل کر لیں گے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

" نہیں۔ اس صورت میں یہ مقدس موتی خود بخود بڑے شیطان کے پاس پہنچ جائے گا اور پھر اس کی مرضی کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے یا کسی کو دے دے اور بڑے شیطان کو نہ آپ مجبور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور"...... گوچر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ تو ہمیں انتظار ہی کرنا ہو گا"...... پروفیسر وکٹر نے کہا۔

"ہاں۔ آپ انتظار کریں جبکہ میں تمام حالات کا جائزہ لیتا رہوں گا اور جیسے ہی مقدس موتی کی نشاندہی ہو گی میں آپ کو فوری اطلاع دے دوں گا۔ آپ فوراً کارروائی کر کے اسے حاصل کر لیں گے۔ پھر بڑا شیطان آپ کو لازماً نائب شیطان بنانے پر مجبور ہو جائے گا اور آپ مجھے اپنا نائب بنا لیں گے۔ اس طرح بڑے شیطان کے دربار میں آپ کو اور مجھے دونوں کو سب سے بڑی حیثیت حاصل ہو جائے گی"...... گوچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری بات منظور ہے"...... پروفیسر وکٹر نے کہا تو گوچر مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب مجھے اجازت"...... گوچر نے کہا تو پروفیسر وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور گوچر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک گینڈہ نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر کئی رنگوں کے فون سیٹ رکھے ہوئے تھے۔ گینڈے جیسے جسم کے مالک اس آدمی کا چہرہ بھی اس کی جسامت کی طرح بڑا تھا بالکل بلڈاگ جیسا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں تیز شیطانی چمک تھی۔ اس کی پیشانی اس قدر تنگ تھی کہ آنکھوں اور بالوں کے درمیان صرف ایک لکیر سی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے بال پیچھے کی طرف کر کے جمائے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں کانوں میں پلاٹینم کے دو بالے موجود تھے اور اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ کرسی پر نیم دراز تھا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے تھک کر اب آرام کر رہا ہو کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جیری بول رہا ہوں"....... اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کارسن بول رہا ہوں چیف"....... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں ۔ بولو ۔ جلدی بولو"....... جیری ڈوم نے اسی طرح پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم پر بلیک ڈیتھ کے افراد کو پاکیشیا بھجوایا گیا تھا تاکہ اس پاکیشیائی عمران کا خاتمہ کرا دیا جائے ۔ ابھی بلیک ماسٹر نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی عمران ملک سے باہر گیا ہوا ہے اس لئے اس کے آدمی واپس آگئے ہیں ۔ اب کیا حکم ہے"....... دوسری طرف سے اسی طرح منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے جو حکم دیا ہے اس کی تعمیل ہونی چاہئے ۔ سمجھے ۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ پاکیشیائی ملک میں ہے یا ملک سے باہر ہے ۔ تحت الثریٰ میں ہے یا آسمانوں پر چڑھ گیا ہے اور آئندہ مجھے اس طرح کی اطلاع نہ دینا ورنہ عبرتناک موت کا شکار ہو جاؤ گے"....... جیری ڈوم نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ ہم نے پوری کوشش کر لی ہے لیکن ہم اس بارے میں معلوم نہیں کر سکے کہ اس وقت یہ پاکیشیائی کہاں ہے ۔ ویسے وہ میک اپ کا بھی ماہر ہے اس لئے اگر آپ اپنی صلاحیتوں سے ہمیں اس کی نشاندہی کر دیں تو ہم فوری اس کا خاتمہ کر دیں گے"۔

دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے اس لئے میں نے سن لی ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں"....... جیری ڈوم نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک سیاہ رنگ کی ڈبیا نکال کر اس نے ڈبیا کو کھولا! تو اس کے اندر ایک چھوٹی سی بوتل موجود تھی جس میں سیاہ رنگ کا محلول تھا بوتل کے اوپر سپرے پوائنٹ بھی تھا ۔ اس نے سپرے پوائنٹ کو پریس کیا تو سیاہ رنگ کا محلول باہر فضا میں سپرے ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں انتہائی خوفناک بدبو تیزی سے پھیلتی چلی گئی جیری ڈوم نے اس طرح زور زور سے سانس لے کر اس بدبو کو اپنے پھیپھڑوں میں اتارنا شروع کر دیا جیسے وہ اس کے لئے انتہائی پسندیدہ خوشبو ہو ۔ پھر اس نے بوتل کو ڈبیا میں رکھ کر ڈبیا کا منہ بند کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک گنجا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس آدمی کا قد چھوٹا تھا البتہ آنکھوں میں تیز چمک تھی ۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا جیسے اس کے جبڑے ٹیڑھے ہوں ۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں اس تیزی سے گھوم رہی تھیں جیسے سرچ لائیٹس گھومتی ہیں اور اس گنجے کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا جیری ڈوم ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس گنجے کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"کیوں بلایا ہے خناس کو تم نے ۔ بولو"....... گنجے نے تیز اور

چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دس آدمیوں کی بھینٹ لے لو خناس اور میری مدد کرو"۔ جیری ڈوم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہو۔ ہا۔ ہا۔ دس آدمیوں کی بھینٹ۔ واہ۔ کہاں ہیں یہ دس آدمی"...... خناس نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے کوئی پسندیدہ ترین غذا مل رہی ہو۔

" میرے محل میں موجود ہیں۔ تہہ خانے میں"...... جیری ڈوم نے کہا تو خناس تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو جیری ڈوم دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہ گنجا دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے لیکن اس کے چہرے کے عضلات مسرت سے کپکپا رہے تھے۔

" واہ۔ تم نے دس نوجوان اور صحت مند آدمیوں کی بھینٹ دے کر مجھے خوش کر دیا ہے۔ بولو۔ کیا چاہتے ہو تم"...... خناس نے اس بار کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

" تم نے کہا تھا کہ اس پاکیشیائی علی عمران کا خاتمہ کرایا جائے۔ میں نے تمہارے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے آدمی اسے ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا بھجوا دیئے لیکن ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہے اور کوئی اسے پہچان نہیں سکتا کیونکہ وہ میک اپ کا ماہر ہے اس لئے اس کی ہلاکت کے لئے ضروری ہے کہ اس کی نشاندہی ہو سکے اور یہ کام تم کر سکتے ہو"...... جیری ڈوم نے کہا۔

" تمہارے آدمیوں نے غلط بیانی کی ہے۔ تمہارے آدمیوں کو اس عمران نے پکڑ لیا تھا۔ پھر اس نے ان سے تمام معلومات حاصل کر لیں اور خود کہہ کر اس نے ان سے تمہارے ماتحت کو فون کرایا کہ وہ ملک سے باہر ہے حالانکہ وہ پاکیشیا میں ہی موجود تھا لیکن اب وہ پہلے والے حالات بدل چکے ہیں اس لئے اب اسے ہلاک نہیں کرانا بلکہ اسے استعمال کرنا ہے"...... خناس نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں اس پورے سیکشن کا خاتمہ کرا دوں گا"...... جیری نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ تم بعد میں کراتے رہنا پہلے میری بات سن لو"...... خناس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بتاؤ"...... جیری ڈوم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس مقدس موتی کو حاصل کرنے کے لئے چار طاقتوں نے بیک وقت کام شروع کر دیا ہے"...... خناس نے کہا تو جیری ڈوم بے اختیار اچھل پڑا۔

"چار۔ وہ کون کون سی ہیں"...... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک تو تم اور میں"...... خناس نے کہا تو جیری ڈوم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" دوسرا وہ پاکیشیائی عمران۔ وہ مقدس موتی کو حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنا چاہتا ہے"...... خناس نے کہا۔

" اور تیسری اور چوتھی کون سی طاقتیں ہیں "....... جیری ڈوم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" تیسری طاقت ڈاکٹر شاغل اور اس کا نائب کالوگا ہے ۔ ان کا منصوبہ ہے کہ جیسے ہی تم مقدس موتی حاصل کرو ڈاکٹر شاغل اپنی شیطانی طاقتوں سے تمہیں ہلاک کرا کر تم سے یہ مقدس موتی حاصل کر لے "....... خناس نے کہا۔

" کیا وہ ایسا کر سکتا ہے جبکہ تم میری پشت پر ہو "....... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ کوشش تو کر سکتا ہے "....... خناس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور چوتھی طاقت کون ہے "....... جیری ڈوم نے پوچھا۔

" چوتھی طاقت پروفیسر وکٹر اور اس کا نائب گوچر ہے ۔ ان کا منصوبہ ہے کہ تم سے اگر ڈاکٹر شاغل مقدس موتی حاصل کر لے تو وہ اسے ہلاک کر کے اس سے مقدس موتی حاصل کر لیں "۔ خناس نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں "....... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس دنیا میں کوشش ہر ایک کر سکتا ہے لیکن انجام کیا نکلتا ہے یہ کوئی نہیں جان سکتا اس لئے وہ بھی کوشش کر سکتے ہیں "۔ خناس نے جواب دیا۔

" تم نے کہا تھا کہ اب حالات بدل گئے ہیں اور اب اس عمران کے خاتمے کی ضرورت نہیں رہی ۔ اس کا کیا مطلب ہوا "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ یہ مقدس موتی کہاں ہے "....... خناس نے پوچھا۔

" تم نے خود ہی بتایا تھا کہ اس عمران نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ جزیرہ ہونیرا میں ہے "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" جزیرہ ہونیرا تم نے دیکھا ہوا ہے "....... خناس نے پوچھا۔

" ہاں ۔ میں بے شمار بار وہاں گیا ہوا ہوں ۔ کافی بڑا اور آباد جزیرہ ہے ۔ وہاں بے شمار کانیں ہیں جن میں سے بیشتر سونے کی کانیں ہیں "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" یہ مقدس موتی تمہارے خیال کے مطابق کتنا بڑا ہو گا "۔ خناس نے پوچھا۔

" جیسے موتی ہوتے ہیں ویسا ہی ہو گا "....... جیری ڈوم نے جواب دیا۔

" پھر اتنے بڑے جزیرے میں تم اسے کیسے اور کہاں تلاش کرو گے "....... خناس نے کہا تو جیری ڈوم بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا "....... جیری ڈوم نے جواب دیا۔

" اب سوچ لو "....... خناس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں اس کام کے لئے بڑے بڑے عالموں کی خدمات حاصل کر لوں گا"....... جیری ڈوم نے کہا۔

"جو عالم اس معاملے میں کام دے سکتے تھے میرا مطلب ہے جینی کا باپ پروفیسر نکسن اور اس کا استاد پروفیسر آسٹران دونوں کو تو اس راز کو افشا ہونے سے بچانے کے لئے ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جینی اور ڈاکٹر شعبان کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اب ایسا کوئی عالم موجود نہیں ہے جو اس معاملے میں ہماری مدد کر سکے ۔ اگر ہیں تو ان کا تعلق روشنی سے ہے اور انہیں ہم مجبور نہیں کر سکتے"....... خناس نے کہا۔

" تو پھر تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ میں ہر حالت میں یہ مقدس موتی حاصل کرنا چاہتا ہوں"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" یہ عمران اس معاملے میں کام کر سکتا ہے اور مجھے بڑے شیطان کی خاص طاقت ماساگی نے خصوصی بھینٹ لے کر بتایا ہے کہ اگر اس موتی کو کوئی تلاش کر سکتا ہے تو صرف وہ پاکیشیائی عمران ہی کر سکتا ہے ۔ البتہ ہمیں اس کی نگرانی کرنی ہو گی ۔ وہ اس مقدس موتی کو حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنا چاہتا ہے جبکہ ہم نے اس سے پہلے کہ وہ اسے ضائع کرے اسے ہلاک کر کے اس سے موتی حاصل کرنا ہے"....... خناس نے کہا۔

" نگرانی کیسے کی جائے گی"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" تمہارے آدمی نگرانی کریں گے اور کیسے ہو گی"....... خناس نے

کہا۔

" میرے آدمی اسے ہلاک تو کر سکتے ہیں لیکن نگرانی والا کام میرے آدمیوں کے بس کا نہیں ہے"....... جیری ڈوم نے جواب دیا۔

" دوسری صورت یہ ہے کہ اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر اطمینان سے اس مقدس موتی کو ٹریس کیا جائے تاکہ عمران کے اسے حاصل کرنے کا خدشہ ہی ختم ہو جائے"....... خناس نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے ۔ البتہ اس کی نشاندہی تمہیں کرنا ہو گی"....... جیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نشاندہی کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ آدمی سب سے پہلے تمہارا خاتمہ کرنا چاہے گا تاکہ تم میدان سے ہٹ جاؤ اس لئے وہ خود تم تک پہنچے گا"....... خناس نے کہا۔

" مجھ تک وہ کیسے پہنچ سکتا ہے جبکہ میرے بارے میں صرف مجھے ہی معلوم ہے کہ میں کہاں ہوں ۔ کارسن تک نہیں جانتا جس کے ساتھ میرا سیٹلائٹ فون کے ذریعے رابطہ ہے"....... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اس کی خصوصیت ہے کہ وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتا ہے ۔ تمہارے آدمیوں سے وہ کارسن کے بارے میں معلوم کر چکا ہے اور کارسن سے وہ تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا ۔ گو کارسن کو واقعی معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو لیکن وہ بہرحال معلوم کر لے گا ۔ پھر اس کا خاتمہ تمہارا کام ہے"۔

خناس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔اسے آنے دو۔میرے آدمی خود ہی اس کا خاتمہ کر دیں گے"....... جیری ڈوم نے منہ بناتے ہوئے کہا تو خناس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہاں ۔لیکن ایک بات اور میرے ذہن میں آ رہی ہے کہ اگر تم مقدس موتی ٹریس نہ کر سکے تو پھر"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" تو پھر سو سال مزید انتظار کرنا ہو گا۔ پھر یہ مقدس موتی خود بخود باہر آ جائے گا"....... خناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا پھر ہم اسے حاصل کر لیں گے"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" نہیں ۔پھر یہ مقدس موتی بڑے شیطان کی تحویل میں چلا جائے گا اور اس کی مرضی وہ جسے چاہے اپنا نائب بنا دے"....... خناس نے کہا۔

" تو پھر کیوں نہ اس عمران کو ہی استعمال کیا جائے ۔تم اس کے ذہن پر قبضہ کر لو یا اپنی طاقتیں اس کے پیچھے لگا دو"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" نہیں ۔وہ روشنی کا آدمی ہے اور میں یا کوئی شیطانی طاقت اس وقت تک اس پر قابو نہیں پا سکتی جب تک کہ وہ روشنی کے حصار سے باہر نہ نکل جائے اور بظاہر ایسا ممکن نہیں ہے۔اس سے پہلے بھی بے شمار شیطانی اور جناتی طاقتیں اس پر قابو پانے کے چکر میں اپنے آپ کو فنا کرا بیٹھی ہیں اس لئے دو صورتیں ہیں ۔یا تو اس کی نگرانی

کی جائے یا اسے ہلاک کر دیا جائے اور میرے خیال کے مطابق یہ دوسری صورت آسان ہے ۔کیونکہ وہ آدمی اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنے والا آدمی ہے"....... خناس نے جواب دیا۔

" کیا اس کی کوئی کمزوری ایسی نہیں ہو سکتی جس کی بناء پر اسے قابو کیا جا سکے"....... جیری ڈوم نے کہا۔

" نہیں ۔ایسا ممکن ہی نہیں ہے"....... خناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا کوئی ساتھی، اس کی کوئی دوست عورت کوئی تو ایسا ہو گا"....... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بارے میں پہلے بھی کام ہو چکا ہے اس لئے یہ خیال بھی ذہن سے نکال دو ۔بس اسے ہلاک کرا دو ۔یہی غنیمت ہے ۔باقی رہا مقدس موتی تو میرے خیال میں اگر تم اس عمران کو ہلاک کرا دو تو بڑا شیطان خوش ہو کر خود یہ موتی تمہیں دے دے گا"....... خناس نے کہا۔

" وہ کیوں"....... جیری ڈوم نے چونک کر پوچھا۔

" اس لئے کہ اس عمران نے بڑے شیطان کو بہت نقصان پہنچایا ہے ۔اس کی انتہائی بڑی بڑی طاقتوں اور اس کے انتہائی طاقتور قدیم جادو اور سحر کا خاتمہ اسی عمران نے کیا ہے کہ بڑا شیطان اسے اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہے ۔اس کی ہلاکت ہی بڑے شیطان کے لئے سب سے بڑی خوشخبری ہو گی"....... خناس نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی اس کا خاتمہ ہمارے لئے فائدہ مند ہوگا۔ تم بے فکر رہو۔ اب وہ ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے گا"....... جیری ڈوم نے کہا۔

"تو پھر میں واپس جا رہا ہوں"....... خناس نے اٹھتے ہوئے کہا تو جیری ڈوم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خناس تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو جیری ڈوم نے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کارسن بول رہا ہوں چیف"....... رابطہ قائم ہوتے ہی کارسن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی کیونکہ یہ خصوصی فون لائن تھی اس لئے فون کی گھنٹی بجتے ہی کارسن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کال کرنے والا جیری ڈوم ہے۔

"کارسن۔ تم نے غلط رپورٹ کیوں دی ہے"....... جیری ڈوم نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ تو ممکن ہی نہیں ہے چیف۔ مجھے بلیک ماسٹر کی طرف سے جو رپورٹ ملی ہے وہ میں نے آپ تک پہنچا دی ہے"....... کارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ماسٹر کو غلط رپورٹ دی گئی ہے۔ اس نے جو آدمی پاکیشیا بھیجے تھے انہیں اس عمران نے پکڑ لیا اور پھر اس نے ان سے تمہارے اور ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان سے ماسٹر کو فون کرا کر یہ کہہ دیا کہ وہ ملک سے باہر ہے حالانکہ وہ ملک میں موجود

ہے"....... جیری ڈوم نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت غلط بات ہو گئی ہے۔ اب کیا حکم ہے چیف"....... کارسن نے کہا۔

"بلیک ڈیتھ سیکشن کو اس کے انچارج سمیت ختم کرا دو"۔ جیری ڈوم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے تمہارے پاس پہنچے گا۔ تم ریڈ الرٹ ہو جاؤ۔ تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر اور اسے ٹریس بھی تم نے خود کرنا ہے"....... جیری ڈوم نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ میرے کلب میں چاہے کچھ بھی بن کر آ جائے ٹریس ہو جائے گا۔ یہاں میں نے ایسے ایسے انتظامات کرائے ہوئے ہیں کہ وہ کسی بھی میک اپ میں آئے مجھ سے بچ نہ سکے گا"۔ کارسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جیسے ہی یہ ہلاک ہو مجھے فوراً رپورٹ دینا"....... جیری ڈوم نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ جو احکامات اس نے دیئے ہیں ان کی ہر قیمت پر تعمیل ہو جائے گی۔

عمران ڈاکٹر انصاری کی رہائش گاہ پر موجود تھا اور وہ ڈرائینگ روم میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ڈاکٹر انصاری کہیں گئے ہوئے تھے اور ملازم نے انہیں عمران کی آمد کی فون پر اطلاع دے دی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ عمران کو بٹھایا جائے وہ آ رہے ہیں اس لئے عمران ان کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ وہ دراصل اس ڈیول پرل کے سلسلے میں الجھن کا شکار تھا۔ جیری ڈوم کے آدمیوں نے اس پر حملہ کر کے اسے چونکا دیا تھا لیکن اسے جیری ڈوم کی اتنی پرواہ نہیں تھی بلکہ اس کے لئے اصل مسئلہ یہ تھا کہ جزیرہ ہونیرا میں وہ اس شیطانی موتی کو کہاں تلاش کرے۔ موتی کوئی پہاڑی تو نہ تھی کہ وہ اسے چیک کر لیتا۔ ایک چھوٹے سے موتی کو وہ اتنے بڑے جزیرے پر کیسے تلاش کر سکتا تھا۔ یہی بات اس کے لئے انتہائی الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی۔ وہ اس کے لئے دو بار رنگ ریز حاکم دین کو بھی مل آیا تھا لیکن حاکم دین نے اسے کوئی واضح بات

بتانے کی بجائے پہلے کی طرح اشارتاً باتیں کی تھیں جس کی وجہ سے عمران مزید الجھ گیا تھا۔ سید چراغ شاہ صاحب سے پوچھنے کی اسے ہمت نہ ہوئی تھی اس لئے وہ ڈاکٹر انصاری کے پاس آگیا تھا تاکہ اس معاملے میں ان سے کھل کر گفتگو کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ڈاکٹر انصاری کی آمد کی اطلاع دی گئی اور پھر چند لمحوں بعد ڈاکٹر انصاری اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں معذرت خواہ ہوں عمران کہ تمہیں میرا انتظار کرنا پڑا"۔ سلام دعا کے بعد ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ دراصل شدید ذہنی الجھن کی وجہ سے میں منہ اٹھائے چلا آیا ورنہ مجھے اخلاقاً پہلے فون کر کے معلوم کر لینا چاہئے تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ کم ہی باہر جاتے ہیں اس لئے مل جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بس اچانک ایک کام پڑ گیا۔ بہرحال بیٹھو۔ تمہارا شکریہ کہ تم مجھے اپنا سمجھ کر آجاتے ہو۔ حقیقت یہی ہے کہ مجھے بھی تم سے مل کر دلی خوشی ہوتی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" اس خلوص کا شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ میں دراصل اس شیطانی موتی کے بارے میں بے حد الجھن میں مبتلا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" کیسی الجھن۔ کھل کر بات کرو"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب ۔ یہ بات تو معلوم ہو گئی ہے کہ یہ موتی جزیرہ ہونیرا میں ہے لیکن کہاں ہے اور کیسے ٹریس ہو گا اس کے بارے میں کوئی واضح لائن آف ایکشن سامنے نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ واقعی ۔ اس پوائنٹ پر تو میں نے بھی غور نہیں کیا ۔ میں بس یہی سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اس کے مقام کا پتہ چل گیا ہے ۔ لیکن واقعی اتنے بڑے جزیرے پر ایک چھوٹے سے موتی کو تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہے ۔ لیکن اس سلسلے میں تم نے کسی سے بات کی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب سے تو بات کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے جو کچھ بتانا ہوتا ہے وہ خود ہی بتا دیتے ہیں اور جو وہ بتانا ضروری نہیں سمجھتے اس پر وہ خاموش ہی رہتے ہیں ۔ البتہ میں رنگ ریز حاکم دین صاحب کے پاس گیا تھا ۔ انہوں نے پہلے کی طرح مبہم سے اشارے دیئے ہیں اور بس ۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا ۔ میں نے ان سے کہا بھی کہ وہ کھل کر بتائیں کیونکہ یہ نیکی کا کام ہے لیکن شاید مبہم اشارے دینا ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے ۔ ویسے حقیقت یہی ہے ڈاکٹر صاحب کہ ان کی اس عادت کی وجہ سے مجھے بے حد کوفت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر انصاری بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ حاکم دین صاحب جان بوجھ کر ایسا کرتے

ہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ۔ جب انہیں ایک چیز کے بارے میں علم ہے تو کھل کر بات کریں ۔ یہ مبہم سے اشارے کر دینا تو سوائے دوسرے کو الجھانے کے اور کیا مطلب رکھتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں خواہ خواہ حاکم دین صاحب پر غصہ آ رہا ہے ۔ یہ کام وہ دانستہ نہیں کرتے ۔ ان کی تربیت جس انداز میں ہوئی ہے وہ اسی انداز میں بات کرتے ہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"تم نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہے ۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"ہاں ۔ مگر"...... عمران نے جواب دیا۔

"میری بات مکمل ہونے دو"...... ڈاکٹر انصاری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے"...... عمران نے کہا۔

"جس زمانے میں تم نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا اسی زمانے میں اس یونیورسٹی میں اور بھی بہت سے مضامین پڑھائے جا رہے ہوں گے بلکہ اسی زمانے تک اسے محدود کیوں رکھا جائے ۔ ہر زمانے میں یونیورسٹی میں بیک وقت بے شمار مختلف مضامین پڑھائے

جاتے ہیں ۔ مثلاً ریاضی، فلسفہ، زبانیں، معاشرتی اور سماجی مضامین، جرنلزم، منطق، سائنس اور سائنس کے بے شمار شعبے وغیرہ وغیرہ ۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" تمہارا کیا خیال ہے روحانیت میں مختلف شعبے اور مختلف انداز نہیں ہو سکتے ۔ سید چراغ شاہ صاحب اور حکم دین صاحب بے شک روحانیت سے ہی متعلق ہیں لیکن کیا ان کے انداز اور سوچ وغیرہ میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اس کے باوجود کیا دونوں کا تعلق روحانیت سے نہیں ہو سکتا ۔ جیسے ایک یونیورسٹی میں سائنس بھی پڑھائی جا رہی ہے اور جغرافیہ اور تاریخ بھی ۔ کیا صرف سائنس پڑھنے والے ہی طالب علم ہیں دوسرے نہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں ۔ واقعی اس طرف میرا دھیان نہیں گیا تھا کہ روحانیت میں بھی بہت سے انداز ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" مجذوبیت بھی ایسا ہی ایک شعبہ ہے ۔ حاکم دین صاحب مجذوب ہیں اور مجذوب لوگ کھل کر بات نہیں کرتے کیونکہ وہ اسرار الٰہی سے عام آدمی سے زیادہ واقف ہوتے ہیں ۔ وہ اس لئے کھل کر بات نہیں کرتے کہ اس طرح اسرار الٰہی نااہلوں پر آشکار کر دیئے جائیں تو عام آدمی کا ذہن بھٹک جاتا ہے اور بہت سے سیکرٹ ایسے

ہوتے ہیں جو کھل کر بتائے نہیں جا سکتے ۔ صرف ان کے بارے میں اشارے کئے جا سکتے ہیں ۔ عام حکومتیں بھی سیکرٹ رکھتی ہیں ۔ تم خود جس ادارے سے تعلق رکھتے ہو اسے سیکرٹ سروس کہا جاتا ہے ۔ تم بتاؤ اسے اوپن سروس کیوں نہیں کہا جاتا اس لئے کہ اس طرح معاملات کو زیادہ اچھے انداز میں چلایا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" آپ کا شکریہ ڈاکٹر صاحب ۔ آپ نے واقعی بہترین انداز میں مجھے سمجھا دیا ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں کہ میں نے ناسمجھی کی وجہ سے حاکم دین صاحب کے اس انداز پر غصے کا اظہار کا ہے ۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... عمران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی حاکم دین صاحب کے اشاروں سے مسئلہ حل ہو گیا تھا اب بھی کوشش کی جائے تو ایسا ہو سکتا ہے ۔ مجھے بتاؤ کیا اشارے دیئے ہیں انہوں نے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ موتی بھی سمندر سے ملتا ہے اور مونگا بھی ۔ لوہے کا رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن مونگا سیاہ نہیں ہوتا اور لوہے پر کوئی بھی رنگ کیا جا سکتا ہے اور لوہا تانبا بن جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو واقعی عجیب سے اشارے ہی ۔ تم نے ان سے وضاحت نہیں مانگی تھی"...... ڈاکٹر انصاری نے بھی پریشان ہوتے ہوئے

کہا۔

" میں نے وضاحت مانگی لیکن حاکم دین صاحب کہنے لگے کہ وہ تو بس رنگ ریز ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان اشاروں پر غور تو کیا ہو گا"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا اور آنکھیں بند کر کے اس طرح بیٹھ گئے جیسے مراقبے میں چلے گئے ہوں۔ عمران خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔ کافی دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

" کچھ ذہن میں آیا ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ عجیب الجھے ہوئے اشارے ہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ بتائیں۔ اب کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھہرو۔ مجھے یاد آرہا ہے۔ مجذوب کی باتیں مجذوب ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ یہاں اس کالونی میں ایک صاحب رہتے ہیں۔ ان کے والد کو لوگ مجذوب کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے اندر کی دنیا میں مست رہتے ہیں۔ لیکن ان سے بات کی جائے تو وہ سمجھ داری کی بات کرتے ہیں۔ میں صبح پارک میں چہل قدمی کے لئے جاتا ہوں تو وہ بھی وہاں اکثر گھومتے پھرتے مل جاتے ہیں۔ ان کا نام شمس الرحمان ہے۔ ان سے معلوم کیا جائے۔ جیسے ایک سائنس دان ہی دوسرے سائنس دان کی باتیں آسانی سے سمجھ سکتا ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ان اشاروں سے کوئی واضح بات بتا دیں"...... ڈاکٹر انصاری

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اونچی آواز میں اپنے ملازم اکرم کو آواز دی۔

" جی صاحب"...... ملازم نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اکرم۔ محکمہ انہار کے بڑے آفیسر ہیں کرامت الرحمان صاحب تم نے ان کی کوٹھی دیکھی ہوئی ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" جی صاحب"...... اکرم نے مختصر سا جواب دیا۔

" ان کے والد ہیں شمس الرحمان صاحب۔ جا کر معلوم کرو کہ کیا وہ گھر پر ہیں یا نہیں اور اگر موجود ہیں تو انہیں کہنا کہ ڈاکٹر انصاری اپنے ایک مہمان کے ساتھ ان سے ملنے کے لئے آنا چاہتے ہیں"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" جی صاحب"...... اکرم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ مجذوب کی صحیح تعریف کیا ہے کیونکہ بعض لوگ جنہیں مجذوب کہا جاتا ہے دنیا سے یکسر لاتعلق ہوتے ہیں۔ نہ کسی سے بات کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا کا کوئی کام کرتے ہیں جبکہ کبھی کبھی لاتعلقی کی کیفیت میں ہوتے ہیں ورنہ نارمل رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" نارمل کا مطلب ہے کہ ہم دنیاداری کے کام کرتے رہیں"۔ ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ڈاکٹر انصاری بے اختیار ہنس پڑے۔

"عام لوگ اس دنیا میں جس انداز میں رہتے ہیں اسے نارمل انداز سمجھا جاتا ہے جبکہ عام سطح سے بلند سطح کے لوگوں کو نارمل نہیں سمجھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ فلاسفر، شاعر، ادیب، عالم اور ذہنی طور پر عام لوگوں سے بلند ذہنی سطح کے حامل لوگوں کو ابنارمل یا پاگل کہا جاتا ہے۔ جہاں تک مجذوب کا تعلق ہے تو یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا لغوی مطلب ہے اخذ کیا گیا ہے کھینچا گیا۔ اصطلاحی طور پر ایسا آدمی جو خدا کی محبت میں اس قدر غرق ہو کر دنیا ومافیہا سے کٹ جائے اور یہ اصطلاح صوفیاء میں استعمال کی جاتی ہے۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے لیکن سنا ہے کہ مجذوب وہ ہوتا ہے جسے اس کے ظرف سے بڑھ کر عشق الہیٰ کا جذبہ مل جاتا ہے اور وہ اسے برداشت کر کے آگے نہیں بڑھ سکتا بلکہ وہیں رک جاتا ہے جبکہ آگے بڑھ جانے والوں کے اور لقب ہوتے ہیں جیسے ولی، قطب، غوث وغیرہ۔ یہ سب صوفیاء کی اصطلاح میں روحانی درجات ہیں اور جہاں تک مکمل جذب کی کیفیت میں رہنا اور بعض کا کبھی کبھی رہنا ان کے قلبی ظرف پر منحصر ہوتا ہے۔ جن کا قلبی ظرف قدرے وسیع ہو گا ان پر یہ کیفیت کبھی کبھی طاری ہو گی ورنہ عام طور پر وہ اسے برداشت کر لیتے ہیں اور بقول تمہارے نارمل رہتے ہیں"...... ڈاکٹر انصاری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک سفید ریش بزرگ اندر داخل ہوئے۔ ان کا لباس میلا سا تھا۔ ان کے بال بکھرے ہوئے تھے اور

پیروں میں عام سی چپل تھی۔ آنکھیں خوابیدہ سی نظر آ رہی تھیں۔ ان کے پیچھے ڈاکٹر صاحب کا ملازم تھا۔ ان بزرگ کو دیکھ کر ڈاکٹر انصاری ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے پر حیرت تھی۔

"شمس صاحب آپ خود یہاں"...... ڈاکٹر انصاری نے سلام کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ صاحب کوٹھی کے باہر کھڑے تھے۔ میں نے ان سے بات کی تو یہ میرے ساتھ ہی چل پڑے"...... ان کے عقب میں کھڑے ملازم نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باتیں ہی کرنی ہیں۔ وہاں کر لیں یا یہاں کر لیں۔ بیٹھو"۔ شمس الرحمان نے باقاعدہ سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ان کے بولنے کا انداز بالکل نارمل تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا اور ڈاکٹر انصاری نے ان کا تعارف کرایا تو شمس الرحمان مسکرا دیئے۔

"میں جانتا ہوں انہیں۔ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے بڑے لاڈلے ہیں"...... شمس الرحمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ شاہ صاحب کو جانتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ میں تمہیں اندھا نظر آ رہا ہوں۔ سورج کو کوئی

اندھا ہی نہ جانتا ہو گا۔ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے"...... شمس الرحمان نے منہ بناتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" شمس۔ یعنی سورج تو آپ کا نام ہے۔ وہ تو چراغ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب کچھ نہیں ہوتا تو نام رکھ دیا جاتا ہے اور جب کسی کو کچھ چھپانا ہو تو ایسے میں چراغ نام رکھ لیا جاتا ہے۔ میں بھی صرف نام کے لحاظ سے شمس ہوں اور بس"...... شمس الرحمان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... ڈاکٹر انصاری نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جو پی لیا ہے وہی نہیں سنبھالا جا رہا مزید کیا پینا۔ تم بتاؤ کہ مجھ فقیر کو کیوں یاد کیا ہے تم جیسے عالموں نے"...... شمس الرحمان نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے انہیں شیطانی موتی کے بارے میں بتانا شروع ہی کیا تھا کہ شمس الرحمان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔

" مجھے معلوم ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ شاہ صاحب نے اپنے لاڈلے کو کس لئے اس کام پر مامور کر دیا ہے وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ لیکن انہیں اپنے لاڈلے پر مکمل بھروسہ ہے کہ وہ خود ہی سب کچھ سمجھ لے گا۔ اب یہ شاہ صاحب کا اپنا خاص انداز ہے کہ پڑھو بھی خود اور سمجھو بھی خود۔ یہ بتاؤ کہ اس حاکم دین نے

کیا بتایا ہے۔ ان سے بھی ہزار بار درخواست کی گئی ہے کہ وہ شاہی خطبہ نہ دیا کریں۔ عوام الناس غلط بھی سمجھ سکتے ہیں لیکن وہ بھی حاکم ہیں اور حاکم بھی ایسے جو صرف اپنی منواتے ہیں"۔ شمس الرحمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے چند مبہم سے اشارے دیئے ہیں جو نہ عمران صاحب باوجود کوشش کے سمجھ سکے ہیں اور نہ میں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کی جائے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" ظاہر ہے گونگے کی رمز بھی گونگے کی ماں ہی سمجھ سکتی ہے۔ وہ حاکم ہے اس لئے شاہی خطبہ صادر کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ واقعی نیکی کا کام ہے اور پھر سید چراغ شاہ صاحب چاہتے ہیں کہ یہ کام ہو جائے اس لئے اسے ہونا چاہئے۔ بولو۔ کیا خطبہ ارشاد فرمایا ہے حاکم دین صاحب نے"...... شمس الرحمان نے کہا تو ڈاکٹر انصاری نے عمران کو اشارہ کیا تو عمران نے وہ اشارے دوہرا دیئے جو پہلے وہ ڈاکٹر انصاری کو بتا چکا تھا۔

" تم دونوں نے ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے۔ دنیاوی لحاظ سے تم دونوں علامہ ہو لیکن تم معمولی معمولی باتیں ہی نہیں سمجھ سکتے"۔ شمس الرحمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہمیں اپنی کم علمی کا اعتراف ہے جناب"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ کم علمی۔ ٹھیک ہے۔ ساری عمر پڑھنے کے باوجود

آدمی واقعی کم علم ہی رہتا ہے ۔ بہرحال حاکم دین صاحب نے جو کچھ بتایا ہے وہ بے حد سادہ اور واضح ہے ۔ بالکل سورج کی طرح روشن ۔ تمہیں شیطانی موتی کی تلاش ہے اور تم نے معلوم کر لیا ہے کہ شیطانی موتی جزائر سلیمان کے بڑے جزیرے ہونیرا میں ہے ۔ اب تم اس موتی کی نشاندہی چاہتے ہو ۔ یہ موتی سیاہ رنگ کا ہے اور اسے وہاں چھپایا گیا ہے ۔ تو سنو ۔ حاکم دین صاحب نے بڑی واضح بات کی ہے کہ موتی بھی سمندر میں ملتا ہے اور مونگا بھی اور جزیرے ہونیرا کے گرد قدیم ترین دور سے مونگوں کی بڑی بڑی چٹانیں موجود ہیں ۔ بے شمار چٹانیں ۔ مونگا کو مرجان بھی کہا جاتا ہے اور مونگے مختلف رنگوں کے ہو سکتے ہیں جن میں زرد رنگ، سرخ رنگ اور سبز رنگ کے بھی ہوتے ہیں جبکہ زرد رنگ سونے کا رنگ بھی ہوتا ہے اور تانبے کا بھی ۔ ہونیرا میں سونے کی کئی کانیں ہیں اس لئے اگر حاکم دین صاحب سونے کا اشارہ دیتے تو تم ان کانوں میں الجھ جاتے اس لئے انہوں نے تانبے کا حوالہ دیا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان بے شمار چٹانوں میں جن چٹانوں کا رنگ زرد ہے وہ چٹانیں تانبے جیسے رنگ کے مونگوں سے بنی ہوئی ہیں اور یہ صرف چند ہیں ۔ اس سیاہ شیطانی موتی پر زرد رنگ چڑھا کر اسے مونگے کی زرد چٹانوں میں چھپایا گیا ہے اور وہیں سے یہ حاصل ہو سکتا ہے ۔ یہ تو بڑی سیدھی سیدھی اور واضح باتیں ہیں اور میں اب جا رہا ہوں "۔ شمس الرحمان صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر

اس طرح بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جیسے ان کا کوئی تعلق ہی ان سے نہ رہا ہو ۔ ڈاکٹر انصاری اور عمران دونوں حیرت سے بت بنے بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ۔

" واقعی یہ ہے علم ۔ ہم تو خواہ مخواہ عالم بنے پھرتے ہیں "۔ ڈاکٹر انصاری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" حیرت ہے ڈاکٹر صاحب ۔ اب اگر حاکم دین صاحب کے اشاروں کو ذہن میں دوہرایا جائے تو بات سیدھی اور صاف دکھائی دیتی ہے ۔ ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز طریقہ ہے اس موتی کو چھپانے کا حیرت ہے کسی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا کہ موتی کو زرد رنگ دے کر مونگے کی چٹانوں میں چھپایا جا سکتا ہے "...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" لیکن اب اس موتی کو تلاش کیسے کیا جائے ۔ یہ چٹانیں تو بے حد بڑی بڑی اور ٹھوس ہوتی ہیں "...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

" یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ موجودہ دور سائنس کا ہے اور سائنس دانوں نے ایسے آلات تیار کئے ہیں جن میں استعمال ہونے والی ریز مونگے اور موتی کا فرق بتا سکتی ہے اور مونگے کی چٹانوں میں موجود موتی کو چیک کر سکتی ہے کیونکہ مونگا جاندار ہوتا ہے جبکہ موتی بے جان اس لئے ایسی ریز استعمال کی جاتی ہیں جو ان کی شناخت کر سکتی ہیں "...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ پھر تو مسئلہ حل ہو گیا"...... ڈاکٹر انصاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ اب میں آسانی سے اس موتی کو حاصل کر لوں گا ۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اسے ضائع کیسے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے"...... ڈاکٹر انصاری نے چونک کر کہا۔

" اب یہ بات کس سے معلوم کی جائے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم پہلے اسے حاصل تو کر لو ۔ پھر اطمینان سے اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے یا کسی سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

" نہیں ڈاکٹر صاحب ۔ تمام شیطانی طاقتیں اس کی تاک میں ہوں گی ۔ ان کے لئے یہ بے حد اہم ہے ۔ اب تک وہ اس لئے بے بس تھیں کہ نہ انہیں اس بارے میں معلوم تھا اور نہ ہی اس کے چھپائے جانے کی تفصیل ۔ لیکن انہیں یقیناً یہ معلوم ہو گا کہ میں اسے ٹریس کرنے کے لئے کام کروں گا کیونکہ انہوں نے علمی معاملے کا چکر ڈال کر اس مقام کو میرے ذریعے ٹریس کروایا ہے اور اگر میں نے اسے حاصل کر کے فوراً ضائع نہ کیا تو وہ اسے لے اڑیں گی اور پھر سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں

یہاں سے شاہ صاحب کو فون کر کے ان سے پوچھ لوں کیونکہ یہ خالصتاً روحانی مسئلہ ہے ۔ ہم اسے کسی صورت بھی نہ جان سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ ضرور پوچھو"...... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی دینے لگی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں"...... رسیور اٹھاتے ہی سید چراغ شاہ صاحب کی نرم سی آواز سنائی دی ۔ لہجہ شفقت سے پُر تھا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ شاہ صاحب ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اللہ تمہیں خوش رکھے ۔ ہر میدان میں سرخروئی عطا فرمائے ۔ ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے ۔ کیا خدمت کر سکتا ہوں" ۔ شاہ صاحب نے دعائیں دیتے ہوئے کہا۔

" شاہ صاحب ۔ میں نے شیطانی موتی کا مقام اور جہاں اسے چھپایا گیا ہے وہ جگہ معلوم کر لی ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اسے حاصل کرنے کے بعد ضائع کیسے کیا جائے کیونکہ میرا خیال ہے کہ شیطانی طاقتیں بھی اس کی تاک میں ہوں گی اور ان کی کوشش ہو گی کہ وہ اسے مجھ سے لے اڑیں اس لئے میں نے آپ کو تکلیف دی

ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں عمران بیٹے۔اس موتی کے لئے بڑی بڑی شیطانی طاقتیں اور شیطان کے غلام انسانوں کے درمیان بڑی بھرپور جنگ شروع ہو چکی ہے۔ہر ایک پارٹی چاہتی ہے کہ یہ شیطانی موتی اسے حاصل ہو جائے اور وہ نائب شیطان بن کر اس موتی کے تحت شیطانی طاقتوں کو بروئے کار لا کر خلق خدا کو زیادہ سے زیادہ گمراہ کرے اس لئے وہ سب تمہاری تاک میں ہیں۔وہ تمہاری نگرانی کر رہی ہیں اور تم جیسے ہی موتی حاصل کرو گے وہ اسے لے اڑیں گے۔ان میں سے ایک گروپ ایسا ہے جو تمہارے آڑے عملی طور پر بھی آ سکتا ہے اور شیطانی طاقتوں کا بھی یہ خیال ہے کہ وہ گروپ تم سے یہ شیطانی موتی حاصل کر لے گا یا اس کے بارے میں معلوم کر لے گا۔اس گروپ کا سربراہ جیری ڈوم نامی ایک شیطان کا غلام ہے۔اس کی پشت پر ایک بڑی شیطانی طاقت خناس ہے۔اس گروپ نے یہاں بھی تم پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔یہ عام بدمعاش اور غنڈے ہیں لیکن ان کا سربراہ جیری ڈوم بدمعاش اور غنڈہ ہونے کے ساتھ ساتھ شیطان کا بھی غلام ہے۔اس نے اپنی روح اور جسم شیطان کو مکمل طور پر سونپ دیا ہے"...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" آپ نے درست فرمایا ہے شاہ صاحب۔مجھے بھی یہ اطلاع ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اب انہوں نے ایک اور منصوبہ بنایا ہے کہ جیسے ہی تم اس مقام کو تلاش کر لو گے جہاں یہ موتی موجود ہے تو وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے اور پھر خود یہ موتی حاصل کر لیں گے۔خناس کو انہوں نے اسی کام پر لگایا ہوا ہے۔جہاں تم اس وقت موجود ہو وہاں پہلے خناس بھی موجود تھا لیکن جب شمس الرحمان کوٹھی میں داخل ہوا تو وہ بھاگ جانے پر مجبور ہو گیا اس لئے جو کچھ انہوں نے تمہیں بتایا ہے وہ خناس نہیں سن سکا اور نہ ہی وہ تمہارے ذہن کے اندر جھانک سکتا ہے۔البتہ جیسے ہی تم جزیرے پر پہنچو گے یہ وہاں خوفناک غنڈوں اور بدمعاشوں کے گروپ تمہارے مقابلے پر کھڑے کر دیں گے اس لئے اب یہ بات تم نے خود سوچنی ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں"...... شاہ صاحب نے کہا۔

" شاہ صاحب۔اس گروپ سے تو ہم نمٹ لیں گے لیکن اس شیطانی طاقت کا کیا کریں۔وہ تو ہمارے ساتھ چپکی رہے گی اور اس گروپ کے خاتمے کے بعد وہ کسی اور کے ساتھ شامل ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں بیٹے۔شیطانی طاقتیں بھی چند حدود کی پابند ہوتی ہیں۔یہ خناس چونکہ جیری ڈوم کے ساتھ منسلک ہو چکا ہے اس لئے جیری کے ہلاک ہوتے ہی یہ بھی خودبخود فنا ہو جائے گی"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

" پھر دوسری شیطانی طاقتیں اس کی جگہ لے لیں گی"...... عمران

نے کہا۔

"ہاں ۔شیطان نے تو ہر حال میں اپنی کوششیں کرنی ہیں ۔اب رہ گئی اس شیطانی موتی کو ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے کی بات تو سنو۔ اس شیطانی موتی کے تحت شیطانی طاقتیں اس وقت تک حرکت میں نہ آسکیں گی جب تک اس پر موجود مقدس شخصیت کا لگایا ہوا رنگ صاف نہ ہو جائے اس لئے جیسے ہی یہ موتی تمہیں ملے تم اسے فوراً پیس دینا ۔بس اس کے پیستے ہی یہ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائے گا۔ لیکن خیال رکھنا کہ شیطان اور اس کی طاقتیں ہر صورت میں اور ہر قیمت پر اسے تم سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گی اور بس اب مزید وقت ضائع مت کرو اور عمل کی طرف جاؤ ۔اللہ حافظ "۔شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" شاہ صاحب نے بڑا آسان ساحل بتایا ہے اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ یہ حل تو ہمیں بھی سمجھ آجانا چاہئے تھا کہ موتی کا ایک وجود ہے ۔جب اسے توڑا جائے یا پیس دیا جائے تو پھر موتی کا چورہ تو ہو گا موتی نہیں ہو گا اور جب موتی نہیں ہو گا تو اس کے تحت طاقتیں بھی نہیں ہوں گی"....... ڈاکٹر انصاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ناراک میں بلیک ڈوم کلب کا مینجر کارسن اپنے شاندار آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔جب سے اس کے چیف جیری ڈوم نے اسے بتایا تھا کہ ولنگٹن میں بلیک ڈیتھ کے انچارج ماسٹر نے اسے غلط رپورٹ دینے کی جرأت کی ہے اس وقت سے کارسن غصے سے بری طرح سے کھول رہا تھا ۔یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ کسی نے اسے اس طرح غلط رپورٹ دینے کی جرأت کی تھی ۔اس کے خیال کے مطابق یہ تو چیف نے اس پر رحم کھایا تھا ورنہ وہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتا تھا۔ گو چیف نے اسے بلیک ڈیتھ کے انچارج سمیت پورے سیکشن کو موت کے گھاٹ اتارنے کا حکم دے دیا تھا لیکن کارسن جانتا تھا کہ مرڈر سیکشنز میں سب سے زیادہ تربیت یافتہ لوگ بلیک ڈیتھ میں ہی تھے اور بلیک ڈیتھ سیکشن نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے تھے جو یادگار حیثیت رکھتے تھے اور ان کے انہی

کارناموں کی وجہ سے کارسن کا اپنا قد بھی بلند ہوا تھا اس لئے اس نے اندھا دھند اقدام کرنے کی بجائے صرف ان لوگوں کو سزا دینے کا فیصلہ کیا تھا جنہوں نے غلط رپورٹ دی تھی ۔ اس نے چیف کا حکم ملتے ہیں بلیک ماسٹر کو اس کے ان ممبران سمیت ناراک کال کر لیا تھا جو پاکیشیا بھیجے گئے تھے اور اسے اطلاع مل چکی تھی کہ بلیک ماسٹر اپنے چار ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن سے ناراک پہنچ چکا ہے اور اب وہ ان کی آمد کے انتظار میں تھا ۔ اس نے اپنے عملے کو خصوصی طور پر ہدایات دے دی تھیں کہ ان کے کلب میں پہنچتے ہی انہیں فوری طور پر اس کے آفس میں پہنچا دیا جائے ۔ اس نے بلیک ماسٹر کو بھی نہ بتایا تھا کہ وہ انہیں کیوں کال کر رہا ہے ۔ وہ ساری بات خود چیک کرنا چاہتا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا مسلح آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا ۔ یہ کارسن کا خاص آدمی اور باڈی گارڈ ڈیوڈ تھا ۔

" کیا بات ہے "...... کارسن نے چونک کر پوچھا ۔

" ولنگٹن سے بلیک ماسٹر اپنے سیکشن کے چار افراد کے ساتھ کلب پہنچ چکا ہے باس "...... ڈیوڈ نے کہا ۔

" انہیں فوراً لے آؤ ۔ لیکن پہلے ان کو غیر مسلح کر دینا " ۔ کارسن نے کہا ۔

" یس باس "...... ڈیوڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد

دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے پیچھے چار لمبے قد اور بھاری جسموں کے افراد تھے ۔ ان سب نے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً سر جھکا دیئے ۔ ان میں سے ایک کی ایک آنکھ پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی ۔

" بیٹھو بلیک ماسٹر اور تم لوگ بھی بیٹھو "...... کارسن نے ان چاروں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ڈیوڈ جو ان کے آخر میں اندر آیا تھا دروازے کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا ۔ یہ اس کی ڈیوٹی میں شامل تھا کہ وہ ایسے موقع پر ہمیشہ آفس کے اندر ہی رہتا تھا ۔

" تم چاروں پاکیشیا گئے تھے "...... کارسن نے ان چاروں سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" یس سر "...... ان چاروں نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" تم میں سے کس نے فون پر بلیک ماسٹر سے بات کی تھی " ۔ کارسن نے پوچھا ۔

" میں نے سر "...... آنکھ پر پٹی بندھے ہوئے آدمی نے جواب دیا ۔

" کیا نام ہے تمہارا "...... کارسن نے پوچھا ۔

" جی میرا نام جیرالڈ ہے "...... اس آدمی نے جواب دیا ۔

" تم مجھے مکمل رپورٹ دو کہ تم نے پاکیشیا جا کر کیا کیا " ۔ کارسن نے کہا ۔

" جناب ۔ ہم پاکیشیا پہنچے اور پھر مشن کی تفصیلات کے مطابق

اس فلیٹ پر پہنچ گئے جس کا پتہ ہمیں بتایا گیا تھا۔ اس فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا۔ ہم وہیں بکھر کر رک گئے۔ پھر ایک آدمی جو ملازم لگتا تھا اس فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا تو میں نے اسے روک کر اس سے عمران کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اسے اپنے بارے میں یہ بتایا کہ میں ناراک سے عمران سے ملنے آیا ہوں۔ اس نے بتایا کہ وہ اس عمران کا باورچی ہے اور اس فلیٹ میں عمران اور وہ دونوں رہتے ہیں اور عمران ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی کا بھی کوئی علم نہیں ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا ہے کیونکہ اس ملازم کے مطابق وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ اس کے بعد ہم نے مزید آٹھ گھنٹوں تک اس فلیٹ کی مکمل نگرانی کی لیکن اس ملازم کے علاوہ اور وہاں کوئی نہ آیا۔ اس فلیٹ کے سامنے ایک ریستوران ہے جہاں پر اس عمران کا آنا جانا رہتا ہے۔ ہم نے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو وہاں سے معلوم ہوا کہ عمران واقعی دو تین روز سے نظر نہیں آیا۔ وہ یقیناً ملک سے باہر گیا ہوا ہو گا کیونکہ وہ اکثر کئی کئی ہفتوں کے لئے ملک سے باہر چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد میں نے باس ماسٹر کو فون کر کے ان کو رپورٹ دی اور ان سے مزید ہدایات طلب کیں تو انہوں نے ہمیں واپس آنے کا کہہ دیا اور ہم واپس آ گئے"...... جیرالڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری آنکھ پر پٹی کیوں بندھی ہوئی ہے"...... کارسن نے پوچھا۔

"واپسی کے دوران ایک لکڑی اچانک میری آنکھ میں لگ گئی تھی جس کی وجہ سے آنکھ ضائع ہو گئی اس لئے اس پر پٹی باندھی ہوئی ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس یا اور کچھ بھی کہنا ہے"...... کارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بس۔ جو کچھ ہوا وہ میں نے بتا دیا ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"تم بتاؤ ماسٹر یہ جیرالڈ کیسا آدمی ہے۔ کیا یہ سچ بول رہا ہے"۔ کارسن نے بلیک ماسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے سیکشن کا سب سے ہوشیار اور قابل اعتماد آدمی ہے باس۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ جیرالڈ غلط بیانی کر رہا ہے"...... بلیک ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم یہاں آفس میں بیٹھ کر صرف حکم دینا جانتے ہیں۔ ہمیں باہر ہونے والے معاملات کا پوری طرح علم نہیں ہوتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ سرچیف کی نگاہیں بیک وقت پوری دنیا پر ہوتی ہیں۔ میں جیرالڈ کو آخری موقع دے رہا ہوں کہ جو سچ ہے وہ بتا دے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے پورے سیکشن کا کیا انجام ہو سکتا ہے اور یہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سچ بول دو گے تو تمہیں معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ جو کچھ وہاں ہوا ہے وہ ہمیں

پہلے سے معلوم ہے ۔ اشارے کے طور پر اتنا بتا دوں کہ فون تم سے زبردستی کرایا گیا تھا"....... کارسن نے کہا تو جیرالڈ اور اس کے ساتھیوں کے چہرے یکلخت زرد پڑ گئے ۔

" مم ۔ مم ۔ معاف کر دیجئے ۔ معاف کر دیجئے ۔ ہم سے غلطی ہو گئی"....... جیرالڈ نے یکلخت اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے ۔ انہوں نے بھی ہاتھ جوڑ لئے تھے اور ان کے جسم بھی کانپنے لگ گئے تھے اور چہرے زرد پڑ گئے تھے جبکہ بلیک ماسٹر کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی ۔ وہ حیرت کی شدت سے بت بنا بیٹھا تھا۔

" وعدہ تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں کہ سچ بتا دو گے تو معافی مل جائے گی ۔ میں دراصل یہ نہیں چاہتا کہ تم جیسے تربیت یافتہ افراد کو ہلاک کر دوں ورنہ سر چیف نے تمہاری اس غلط بیانی کی وجہ سے بلیک ماسٹر سمیت پورے سیکشن کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے ہیں"۔ کارسن نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا تم نے جھوٹ بولا تھا ۔ کیا واقعی"....... بلیک ماسٹر نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا"....... جیرالڈ نے کہا۔

" بیٹھ جاؤ اور اب جو سچ ہے وہ بتا دو"....... کارسن نے کہا تو جیرالڈ اور اس کے ساتھی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے ۔

" اب بتاؤ ۔ کیا ہوا تھا"....... کارسن نے کہا۔

" جناب ۔ ہم اس عمران کے فلیٹ پر پہنچے تو فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا پھر اس کا باورچی آیا ۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے بتایا کہ عمران کہیں گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی کا کوئی علم نہیں ہے ۔ ہم نے فلیٹ کی نگرانی جاری رکھی ۔ پھر ایک کار ہمارے قریب آ کر رکی اس میں سے دو حبشی باہر نکلے ۔ ایک ایکریمین حبشی تھا جس نے اپنا نام جوانا بتایا ۔ اس نے بتایا کہ وہ ایکریمیا کی معروف پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن ہے اور اس کا ساتھی افریقی حبشی تھا ۔ اس کا نام جوزف بتایا گیا ۔ چونکہ دونوں غیر ملکی تھے اس لئے ہم آپس میں گپ شپ کرنے لگ گئے ۔ پھر اچانک ہمیں نامانوس سی بو محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہمارے ذہن تاریک پڑ گئے ۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ ہم ایک ہال نما کمرے میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے ۔ میرے ساتھی بے ہوش تھے جبکہ صرف مجھے ہوش آیا تھا"....... جیرالڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ دوبارہ جب اسے ہوش آیا تو وہ سب ایک ویران علاقے میں موجود تھے ۔

" جس آدمی نے تم سے بات چیت کی تھی کیا یہ وہی پاکیشیائی تھا جسے ہلاک کرنے تم گئے تھے"....... کارسن نے پوچھا۔

" یس سر"....... جیرالڈ نے جواب دیا۔

" اس کے قدوقامت کی تفصیل بتاؤ اور اس کا حلیہ بھی تفصیل

سے بتا دو"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا تو جیرالڈ نے پوری تفصیل بتا دی۔

"دوبارہ ہوش میں آنے کے بعد تم اس فلیٹ پر گئے تھے"۔ کارسن نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ چونکہ ہمیں واپسی کا حکم دے دیا گیا تھا اس لئے ہم واپس آ گئے"۔۔۔۔۔۔ جیرالڈ نے جواب دیا۔

"تم سے میرے بارے میں کیا معلوم کیا گیا تھا"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے پوچھا تو جیرالڈ نے مزید تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ چونکہ میں نے تمہیں معاف کر دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے تم زندہ سلامت یہاں سے واپس جا سکتے ہو"۔ کارسن نے کہا تو بلیک ماسٹر، جیرالڈ اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے انتہائی عاجزانہ انداز میں کارسن کا شکریہ ادا کیا۔

"جاؤ ڈیوڈ انہیں سی آف کر آؤ"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے ڈیوڈ سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے آفس سے باہر نکل گیا تو کارسن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا میں لارڈ سے بات کراؤ"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا۔

"لارڈ بول رہا ہوں جناب۔ پاکیشیا سے"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا تھا۔

"پاکیشیا میں ایک آدمی عمران رہتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ کنگ روڈ کے فلیٹ میں رہتا ہے"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں جناب"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم اسے ہلاک کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا تو دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔

"سر۔ سر۔ یہ ناممکن ہے سر۔ وہ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے سر۔ یہاں کوئی بھی ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ورنہ اس کا پورا سیٹ اپ ختم کر دیا جاتا ہے سر۔ بے شمار لوگوں نے ایسا کرنے کی کوشش کی لیکن سر آج تک کوئی کامیاب نہیں ہو سکا۔ ویسے جو حکم آپ دیں، ہم تو تعمیل کرنے کے پابند ہیں سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے تقریباً کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کارسن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم اس کی نگرانی تو کرا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ کارسن نے کہا۔

"یس سر۔ بالکل سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم اس کی اس انداز میں نگرانی کراؤ کہ وہ جب بھی ملک سے

باہر جائے تو اس کی منزل، اس کے ساتھ جانے والوں کی تعداد، حلیئے، قدوقامت کی تفصیل اور اس فلائٹ کی تفصیل فوری طور پر مجھے بتا سکو"...... کارسن نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی یہ کام شروع کر دیتا ہوں۔ میرے آدمی ایئر پورٹ پر چوبیس گھنٹے رہتے ہیں۔ میں ان کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں"۔ لارڈ نے جواب دیا تو کارسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈیوڈ اندر داخل ہوا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ انہیں سی آف کر دیا یا نہیں"...... کارسن نے پوچھا۔

"یس سر۔ ان کی لاشیں برقی بھٹی میں راکھ بنا دی گئی ہیں"۔ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... کارسن نے کہا تو ڈیوڈ تیزی سے مڑا اور باہر نکل گیا۔ کارسن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"فریڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن کے بلیک ڈیتھ سیکشن کے انچارج اور اس کے چار ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے غلط رپورٹ دی تھی۔ بلیک ڈیتھ سیکشن کا نام بھی بدل دو۔ اب اس کا نام ریڈ ڈیتھ کر دو اور باقی لوگوں میں سے کسی کو بلیک ماسٹر کی جگہ ریڈ ماسٹر کا نام دے کر انچارج بنا دو"...... کارسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کارسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... اس بار ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ریمنڈ سے کہہ دو کہ آج سے کلب میں ریڈ الرٹ رہے گا اور جب تک بغیر میری اجازت کے اور مکمل چیک اپ کے کوئی آدمی نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ ڈیوڈ کا چیک اپ بھی ضروری ہے"...... کارسن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا ۔ اس نے پروگرام بنایا تھا کہ وہ خود جوزف کے ساتھ جزائر سلیمان کے جزیرہ ہونیرا جائے گا اور جوانا اور ٹائیگر کو وہ اس جیری ڈوم کے خاتمے کے لئے ایکریمیا بھجوا دے گا کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ جزیرہ ہونیرا میں اس کا مقابلہ دنیاوی طور پر جیری ڈوم اور اس کا گروپ کر سکتا ہے اور وہی کرے گا جبکہ شیطانی طاقتوں کے سلسلے میں عمران نے سوچ رکھا تھا کہ وہ خود بھی جیب میں مقدس حروف مقطعات لکھ کر رکھے گا اور جوزف کی جیب میں بھی ۔ اسے یقین کامل تھا کہ مقدس حروف مقطعات کی موجودگی کی وجہ سے شیطانی طاقتیں کسی بھی صورت اس کا راستہ روک نہ سکیں گی ۔ جب سے شمس الرحمان نے ڈیول پرل کے بارے میں تفصیل بتائی تھی عمران نے ہونیرا جزیرے اور اس کے گرد موجود مونگے کی چٹانوں

کے بارے میں اہم اور تازہ ترین معلومات حاصل کر لی تھیں ۔ ان معلومات کے مطابق جزیرہ ہونیرا کے دو اطراف میں قدیم ترین دور سے مونگے کی بڑی بڑی چٹانیں موجود ہیں جو بہت بڑی ہیں اور ان مونگوں کا رنگ دودھ کی طرح سفید ہے اس لئے یہ چٹانیں چاندی کی طرح چمکتی ہیں ۔ البتہ ایک بہت بڑی چٹان ایسی ہے جس کا رنگ زرد ہے اس لئے اسے گولڈن مونگا ریف کہا جاتا ہے ۔ یہ بھی بہت بڑی چٹان ہے اور یہ جزیرہ ہونیرا سے کچھ فاصلے پر ہے لیکن اس چٹان کے قریب کوئی جہاز یا کوئی انسان نہیں جا سکتا کیونکہ اس کے قریب جاتے ہی جہاز کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے اور اس میں موجود انسان بے ہوش ہو جاتے ہیں اس لئے اس گولڈن ریف کو ڈیتھ ریف کا نام دیا گیا ہے ۔ اس بارے میں قدیم دور کے لوگوں کا خیال تھا کہ اس گولڈن ریف پر شیطانی طاقتوں کا بسیرا ہے جو کسی کو قریب نہیں آنے دیتیں جبکہ موجودہ دور میں سائنس دانوں اور ماہرین نے اس پر جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق اس چٹان میں سے نامعلوم ریز نکلتی ہیں جو اس چٹان سے تقریباً دو بحری میل دور چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں ۔ اس حدود میں جو جہاز یا لانچ داخل ہو جائے اس میں موجود انسان بے ہوش ہو جاتے ہیں چاہے انہوں نے گیس ماسک ہی کیوں نہ پہنے ہوئے ہوں اور جب تک وہ جہاز یا لانچ اس حدود سے باہر نہیں چلی جاتی انہیں ہوش نہیں آتا۔

ویسے سائنس دانوں اور بڑے بڑے ماہرین نے ان ریز کی ماہیت

سمجھنے کی بے حد کوشش کی لیکن کوئی کامیاب نہیں ہو سکا کی
جدید ترین حفاظتی انتظامات کے باوجود اس سرکل میں پہنچتے ہی
انسان لازماً بے ہوش ہو جاتا ہے اس لئے سائنس دانوں اور ماہر
نے اسے بس ڈیتھ ریز کا نام دے دیا ہے۔ عمران یہ تمام تفصیلا
ملتے ہی سمجھ گیا کہ اس شیطانی موتی تک پہنچنے سے روکنے کے
روشنی کی اس عظیم شخصیت نے جنہوں نے یہ موتی وہاں چھپایا
حفاظتی انتظامات کئے ہیں اور جو صدیوں سے قائم دائم چلے آر
ہیں لیکن عمران کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام پڑھنے اور لک
کر اپنے پاس رکھنے والے پر یہ ریز اثر نہیں کریں گی اس لئے وہ آسا
سے وہاں سے وہ ڈیول پرل حاصل کر کے اسے ہمیشہ کے لئے ضائع
دے گا۔ اس نے وہ آلات بھی ایکریمیا سے منگوا لئے تھے جو مونگو
کی چٹانوں میں موتی کی شناخت کر سکتے تھے اور مونگے کی اس چٹا
میں سوراخ کر کے اس موتی کو نکالنے کے بھی آلات اس تک پہنچ
تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس ڈیول پرل کو فوری طور
پیس دینے کے لئے بھی ایک خصوصی آلہ منگوا لیا تھا جو چشم زد
میں یہ کام سرانجام دے سکتا تھا اس لئے یہ سارا کام اب اسے انتہا
آسان نظر آ رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ٹائیگر اور جوانا، جیری ڈوم ا
اس کے آدمیوں کا آسانی سے خاتمہ کر دیں گے اس لئے ایک لحاظ
وہ اس مشن سے مکمل طور پر مطمئن تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا
اور عمران فلیٹ میں اکیلا تھا کہ اچانک کال بیل بج اٹھی اور کا

دیر تک بجتی رہی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن جیسے ہی عمران اٹھا کال بیل بجنی
بند ہو گئی۔

"کون ہے"...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز
میں کہا۔ کتاب اس کے ہاتھ میں تھی۔

"دروازہ کھولو۔ ڈرتے کیوں ہو"...... دوسری طرف سے ہلکی سی
آواز سنائی دی تو عمران یہ آواز سن کر چونک پڑا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا
کہ یہ آواز شمس الرحمان صاحب کی ہے۔ اس نے جلدی سے دروازہ
کھولا تو واقعی دروازے پر شمس الرحمان صاحب اسی حالت میں
کھڑے تھے جس حالت میں اس سے عمران کی پہلی ملاقات ہوئی
تھی۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرا کرو شاہ صاحب کے لاڈلے"۔
شمس الرحمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ڈرتا نہیں جناب۔ یہ سب تو صرف احتیاطاً کیا جاتا ہے۔
آئیے تشریف لائیے"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بڑے بڑے الفاظ مت بولا کرو۔ ان سے خوشامد کی بو آتی ہے
سیدھی اور سچی بات کیا کرو"...... شمس الرحمان نے اس بار سخت
لہجے میں کہا اور اندر داخل ہو گئے۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور
انہیں لے کر ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"بیٹھیں"...... عمران نے تشریف رکھنے کی بجائے سادہ لفظ

استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں - یہ ٹھیک ہے - تم بھی بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے شیطانی موتی کے حصول اور اس کو ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے معاملے کو اتنا آسان معاملہ کیوں سمجھ لیا ہے - تمہارا کیا خیال ہے تم اتنی آسانی سے کامیاب ہو جاؤ گے اور شیطان لعین اور اس مردود طاقتیں تمہارا منہ دیکھتی رہ جائیں گی"....... شمس الرحمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق میں نے تمام معلومات بھی حاصل کر لی ہیں اور تمام ضروری آلات بھی منگوا لئے ہیں اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مقدس حروف مقطعات لکھ کر اپنے پاس رکھ لوں گا تاکہ شیطانی طاقتیں راستے میں حائل نہ ہو سکیں اور نہ قریب سکیں - جہاں تک ایک بدمعاش گروپ کا تعلق ہے تو اس کا خاتمہ میرے آدمی کر دیں گے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شمس الرحمان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تم شاہ صاحب کے لاڈلے ہو اس لئے میں تمہیں کچھ کہہ نہیں سکتا ورنہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں وہ سناؤں کہ تمہارے ہوش ٹھکانے آ جائیں نادان آدمی - کیا تم یہاں سے اڑتے ہوئے براہ راست اس مونگے کی چٹان پر جا اترو گے اور کام کر کے واپس آ جاؤ گے یہ موتی شیطان لعین کے لئے اس قدر اہم ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور جو توڑ تم نے سوچ رکھا ہے یہ صرف شیطانی ذریات

کے لئے ہے - شیطان کے انسان پیروکار بھی اس دنیا میں بے شمار ہیں - تمہارے خلاف قدم قدم پر شیطانی جال بچھائے جائیں گے - ساری دنیا کے شیطانوں کو تمہارے خلاف کام پر لگا دیا جائے گا - تم ایک گروپ کی بات کر رہے ہو تمہارے خلاف ایک ہزار گروپ کام کریں گے اس لئے تو میں آیا ہوں تاکہ تم خوش فہمی میں مارے نہ جاؤ اور مجھے شاہ صاحب کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے کہ میں نے ان کے لاڈلے کو ضائع کرا دیا"....... شمس الرحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب - ہماری پوری زندگی ایسے ہی لوگوں سے نپٹتے ہوئے گزری ہے - یہ لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" - عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا تو شمس الرحمان صاحب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر کافی دیر تک اس طرح ہنستے رہے جیسے ان کو کوئی دورہ سا پڑ گیا ہو - عمران حیرت بھرے انداز میں بیٹھا انہیں اس طرح ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوب - واقعی بہت زیادہ خوش فہمی ہے تمہیں - اپنے آپ کو ناقابل تسخیر سمجھتے ہو - تم سمجھتے ہو کہ تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیا تم انسان نہیں ہو بولو جواب دو شاہ صاحب کے لاڈلے" - شمس الرحمان نے ہنستے ہوئے کہا - ان کا انداز تضحیک آمیز تھا۔

" میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا - میں بھی فانی انسان ہوں لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے -

انسانوں کے ہاتھ میں نہیں"...... عمران نے اس بار تلخ لہجے میں کہا اسے حقیقتاً شمس الرحمان کے اس انداز پر غصہ آگیا تھا۔

" کیا تم نے باقاعدہ معاہدہ کر رکھا کہ جب تم چاہو گے تب تمہیں موت آئے گی نادان انسان ۔ تم ہو کیا ۔ تمہاری اس کائنات میں حیثیت ہی کیا ہے ۔ یہ دیکھو یہ کیا ہے"...... شمس الرحمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے قمیض کی سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ شمس الرحمان کے ہاتھ میں ایک سو میگا پاور کا انتہائی خطرناک اور جدید ترین بم تھا جو ایک پن کی شکل میں تھا۔

" دیکھو ۔ اسے دیکھو۔ تمہارے فلیٹ میں ایسا نظام ہے کہ یہاں کوئی بھی بم نہیں پھٹ سکتا۔ لیکن دیکھو یہ چل رہا ہے اور کسی بھی لمحے پھٹ سکتا ہے اور تم اسے بند نہیں کر سکتے کیونکہ جیسے ہی تم اسے بند کرو گے یہ پھٹ جائے گا۔ بولو ۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں یا نہیں ۔ اب بتاؤ کیا تم نہیں مر سکتے ۔ تمام حفاظتی نظام کے باوجود"...... شمس الرحمان نے اسے میز پر رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ شمس الرحمان صاحب درست کہہ رہے تھے ۔ یہ انتہائی خوفناک بم تھا اور کسی بھی لمحے پھٹ سکتا تھا کیونکہ وہ آن تھا۔

" یہ بم آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ۔ یہ مجھے کہاں سے مل سکتا ہے"...... شمس الرحمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ ویسے اسے اب تک پھٹ جانا چاہئے تھا میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ڈی چارج ہونے کے باوجود یہ پھٹ کیوں نہیں رہا حالانکہ ڈی چارج ہونے کے پانچ منٹ کے اندر اسے ہر صورت میں پھٹ جانا چاہئے "...... عمران نے کہا ۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی تو یہ فوراً پھٹ جائے گا کیونکہ معمولی سی بھی حرکت اس کے پھٹنے کے لئے کافی تھی لیکن شمس الرحمان نے اسے جب جیب سے نکالا تھا تب بھی وہ ڈی چارج تھا اور شمس الرحمان کے اسے اس انداز میں حرکت دینے کے باوجود نہ پھٹا تھا اور اب بھی وہ میز پر موجود تھا اور اس پر ڈی چارجنگ لائٹ مسلسل جل رہی تھی ۔ عمران کو بخوبی احساس تھا کہ اگر یہ بم پھٹ گیا تو یہ فلیٹ تو ایک طرف پوری بلڈنگ کے پرخچے اڑ جائیں گے اور اس بلڈنگ کے اوپر اور نیچے بنے ہوئے فلیٹس میں رہنے والے بے شمار افراد بھی چیتھڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے ۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے ۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر یہاں سے بھاگ جائے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ باوجود شدید خواہش کے وہ ویسے ہی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

" یہ بم تمہارے فلیٹ کے بیرونی دروازے کے کونے میں موجود

تھا"...... شمس الرحمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اخ
اچھل پڑا۔

" یہ ۔ یہ فلیٹ کے باہر اسی حالت میں موجود تھا ۔ لیکن یہ اب
تک پھٹا کیوں نہیں ۔ ایک بار ڈی چارج ہونے کے بعد تو اسے آ
بھی نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے رک رک کر کہا۔

" تم نے اسے اچھی طرح دیکھ لیا ہے ۔ اب دیکھو یہ کس طر
آف ہوتا ہے"...... شمس الرحمان نے کہا اور اس کے ساتھ
انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا تو عمران کا دل اچھل کر اس
حلق میں آگیا ۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں حیرت کی شدت
سے پھٹ کر حقیقتاً اس کے کانوں تک جا پہنچیں جب شمس الرحمان
صاحب نے ہاتھ ہٹایا تو بم آف ہو چکا تھا ۔ عمران اسی طرح آنکھیں
پھاڑ کر اس بم کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آر
ہو۔

" اسے اٹھاؤ اور اچھی طرح چیک کر کے بتاؤ کہ یہ اصل ہے
نہیں"...... شمس الرحمان نے کہا تو عمران نے اسے اٹھایا اور الٹ
کر پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا ۔ وہ واقعی اصل تھا۔

" حیرت انگیز ۔ انتہائی حیرت انگیز ۔ یہ سب کیسے ہو سکتا
ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے دیکھا کہ شیطانی طاقتیں کیسے تمہیں ہلاک کرنے کے
درپے ہیں اور تم یہاں بیٹھے اطمینان سے کتابیں پڑھ رہے ہو اور

سوچ رہے ہو کہ تم جا کر آسانی سے یہ شیطانی موتی حاصل بھی کر لو
گے اور اسے ضائع بھی کر دو گے اور کوئی طاقت تمہارے مقابل نہ آ
سکے گی"...... شمس الرحمان نے کہا اور عمران کے ہاتھ سے بم لے
کر انہوں نے اپنی جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

" آپ ۔ آپ بیٹھیں ۔ پہلے مجھے بتائیں کہ یہ سب کیا ہے ۔ آپ
یہاں کیسے آئے اور مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے انتہائی منت
بھرے لہجے میں کہا۔

" اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے ۔ میں تو ویسے ہی گھومتا ہوا
ادھر سے گزر رہا تھا کہ مجھے شاہ صاحب نے حکم دیا کہ میں تمہیں جا کر
سمجھاؤں کہ اس قدر اہم معاملے کو تم اتنا آسان کیوں لے رہے ہو ۔
چنانچہ میں یہاں آیا تو باہر دروازے کے کونے میں یہ بم پڑا ہوا تھا ۔
میں نے اسے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور بس ۔ اب تم جانو اور
شاہ صاحب جانیں ۔ میں تو جس طرح سمجھا سکتا تھا سمجھا دیا"۔ شمس
الرحمان نے بڑے سادے سے لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی
طرف مڑ گئے۔

" لیکن یہ بم پھٹا کیوں نہیں ۔ اسے یہاں کس نے رکھا تھا"۔
عمران نے ان کے پیچھے چلتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے ۔ یہ اور بات ہے
کہ ہم لوگ ان معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن جہاں ضرورت ہو
وہاں ایسا کرنا ہی پڑتا ہے"...... شمس الرحمان نے بڑی بے پرواہی

سے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ ڈرائینگ روم سے نکل کر
راہداری میں سے ہوتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"مشیزی کو کیسے روکا جا سکتا ہے"....... عمران نے ایسے لہجے میں
کہا جیسے اسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ وہ کس انداز میں بات کرے۔

"تم سائنس دان ہو اور اپنے آپ کو بڑا عقل مند بھی سمجھتے ہو۔
تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان
جب جنگیں ہوئی تھیں تو بے شمار بم جنگی طیاروں سے گرائے گئے
لیکن سب نہیں پھٹے تھے۔ ایکریمیا نے جب بہادرستان پر حملہ کیا تھا
تو پاکیشیائی علاقے میں بھی کئی خوفناک بم گرے لیکن پھٹے نہیں۔
بولو کیوں نہیں پھٹے۔ کیا ایکریمیا اور کافرستان نے ناقص بم بنائے
تھے۔ کیا ان بموں میں مشیزی نہیں تھی۔ بولو"....... شمس
الرحمان نے مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ ان میں کوئی خرابی ہو گئی ہو گی"....... عمران نے
رک رک کر کہا۔

"ان میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ لیکن ان کو پھٹنے کا حکم نہیں تھا
اور سنو۔ یہاں ایک آدمی ہے لارڈ۔ اس کے کہنے پر یہ بم یہاں رکھا
گیا تھا۔ اچھا۔ اللہ حافظ"....... شمس الرحمان نے دروازہ کھولا اور
باہر جا کر انتہائی تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے اور عمران حیرت
سے آنکھیں پھاڑے انہیں جاتا دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے
کر وہ مڑا اور اس نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے واپس ڈرائینگ روم

میں آ کر اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار
کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ یہاں انڈر ورلڈ میں کوئی آدمی لارڈ
نامی بھی ہے۔ اوور"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لارڈ کلب کا مالک اور جنرل مینجر لارڈ ہے۔ اوور"۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس ٹائپ کا آدمی ہے یہ۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"منشیات اور اسلحہ اس کی خاص فیلڈ ہے۔ کافی بڑا سیٹ اپ بنایا
ہوا ہے اس نے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس لارڈ نے کسی کے ذریعے میرے فلیٹ کے باہر سو میگا پاور
پن بم ڈی چارج کر کے رکھوایا تھا۔ اگر یہ پھٹ جاتا تو پوری بلڈنگ
تنکوں کی طرح اڑ جاتی۔ ایسا بم عام آدمی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیا
تم اس سے معلوم کر سکتے ہو کہ اس نے یہ کارروائی کس کے کہنے پر
کی ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"سو میگا ڈی چارج بم۔ اوہ۔ اوہ۔ باس پھر وہ آف کیسے ہوا جبکہ
وہ فلیٹ سے باہر تھا۔ اوور"....... ٹائیگر کے لہجے میں لرزش نمایاں

تھی کیونکہ وہ اس بم کی ساخت اور کارکردگی سے بخوبی واقف تھا۔
" بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ تفصیل ٹرانسمیٹر پر نہیں بتائی جا
سکتی۔ تم بتاؤ کہ کیا تم معلوم کر لو گے یا اسے اغوا کرایا جائے۔
اوور"....... عمران نے کہا۔

" وہ میرا دوست ہے باس۔ میں اس کے آفس میں ہی اس سے
معلوم کر لوں گا۔اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

" سوچ لو۔ مجھے ہر قیمت پر درست معلومات چاہئیں۔اوور"۔
عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔آپ کو درست اور فوری معلومات
ملیں گی۔اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

" میں فلیٹ پر ہی ہوں۔ تم نے یہیں مجھے فون پر اطلاع دینی ہے
اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے
اسے اٹھا کر الماری میں رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور
اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" عاجز سید چراغ شاہ صاحب بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم
ہوتے ہی دوسری طرف سے شاہ صاحب نے مکمل سلام کرنے کے
بعد اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" شاہ صاحب۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں۔آپ کو بار بار
تکلیف دینے کی معذرت چاہتا ہوں"....... عمران نے سلام کا مکمل
جواب دینے کے بعد کہا اور پھر شمس الرحمان کی فلیٹ پر آمد اور جانے

کی پوری تفصیل بتا دی۔
" عمران بیٹے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم نے اسے اس قدر آسان کام
کیوں سمجھ لیا ہے۔ شیطان لعین کے پاس ہزاروں شیطانی حربے
ہوتے ہیں اور اسے معلوم ہے کہ تم جس کام کا ارادہ کر لو اس کے
پیچھے تن من سے لگ جاتے ہو لیکن تم اطمینان سے پیر پسارے بیٹھے
ہوئے ہو۔ یہ بم تمہارے لئے ایک مثال ہے۔ ایسے بے شمار
اقدامات تمہارے لئے کئے جائیں گے۔ اس بم کو تو پھٹنے سے اس
لئے روک دیا گیا کہ وہ لوگ تم پر بے خبری میں حملہ کرنا چاہتے تھے
وہ تمہارے سامنے آنے سے کتراتے ہیں لیکن جب تم باہر نکلو گے تو
ایسی بے شمار رکاوٹیں تمہارے سامنے آئیں گی اس لئے تم انتہائی تیز
رفتاری سے کام کرو اور تمہیں معلوم ہے کہ بزرگ فرماتے ہیں کہ
پہلا کام پہلے سرانجام دینا چاہئے اور بعد کا کام بعد میں اور شیطان لعین
کو چونکہ معلوم ہے کہ اس کی شیطانی قوتیں براہ راست تم پر وار
نہیں کر سکتیں اس لئے وہ دنیاوی حربوں پر اتر آیا ہے اور تمہارا پہلا
کام ان دنیاوی حربوں کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے تیزی سے اللہ کا نام
لے کر حرکت میں آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو گا۔ میں
تمہارے حق میں عاجزی سے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگتا رہوں گا۔ اللہ
حافظ"۔ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے رسیور رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر وہ سوچنے لگا کہ شاہ
صاحب کا پہلے کام سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر

اس نے بے اختیار اس انداز میں کاندھے اچکائے جیسے وہ کسی
نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ شاہ صاحب کی پوری
سے پہلے کام کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ وہ پہلے شیطان کے دنیا
حربوں کا قلع قمع کر دے اور پھر اس ڈیول پرل کی طرف جائے
دنیاوی حربوں کے سلسلے میں اسے بتایا گیا تھا کہ جیری ڈوم شی
کی خاص دنیاوی طاقت ہے اور شیطان یقیناً اسی کے ذریعے سا
کارروائی کرا رہا ہے اس لئے پہلے اس جیری ڈوم کا خاتمہ ضروری
جیری ڈوم کے بارے میں براہ راست کوئی نہیں جانتا تھا۔ الب
جیرالڈ نے اس بارے میں اسے ناراک کے بلیک ڈوم کلب
جنرل مینجر کارسن کا حوالہ دیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ کارسن ہی جیر
ڈوم سے رابطہ رکھتا ہے اور اسے ہی اس کے بارے میں معلوم ہو
اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ پہلے ناراک جا کر اس کارسن
گھیرے گا اور پھر وہاں سے اس جیری کو گھیر کر اس کا خاتمہ کرے گا
اس کے بعد وہیں سے جزیرہ ہونیرا روانہ ہو جائے گا تاکہ جب تک
شیطان یا اس کی طاقتیں مزید دنیاوی حربے سوچیں۔ وہ یہ ڈیول پرل
حاصل کر کے اسے ضائع کر دے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ
کر لیا کہ اس مشن میں جوزف اور ٹائیگر کے ساتھ جوانا کو بھی لے
جانا ضروری ہے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا
اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"رانا ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ تم بھی تیار ہو جاؤ اور جوانا کو بھی
تیار ہونے کا کہہ دو۔ ہم نے رات کی فلائٹ سے ایکریمیا جانا ہے۔
ایک مشن کے سلسلے میں۔ بندوبست ہوتے ہی میں تمہیں کال کر
دوں گا"....... عمران نے کہا۔
"یس باس"....... دوسری طرف سے جوزف نے بغیر کوئی
وضاحت طلب کئے اپنی عادت کے مطابق جواب دیا تو عمران نے
کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ طاہر"....... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کیا ہوا اس ڈیول پرل مشن کا۔ آپ
کب روانہ ہو رہے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔
"پہلے تو میں اطمینان سے کام کر رہا تھا کہ بظاہر کوئی رکاوٹ اس
مشن میں نظر نہ آ رہی تھی لیکن شیطان نے مجھے حرکت میں آنے سے
پہلے ہی ہمیشہ کے لئے روکنے کی سازش کی اور اگر اللہ تعالیٰ کی
خصوصی رحمت نہ ہوتی تو اب تک میں منکر نکیر کو حساب کتاب
دے کر فارغ بھی ہو چکا تھا"....... عمران نے جواب دیا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیسی سازش"....... بلیک زیرو نے
حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے شمس الرحمان کی آمد سے لے کر شاہ
صاحب سے فون پر ہونے والی ساری بات چیت تفصیل سے دوہرا

دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک ترین حملہ تھا۔ ویری بیڈ۔ اب تو آپ کو اپنے فلیٹ کے باہر بھی حفاظتی انتظامات کرنے ہوں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" بلڈنگ کے کسی بھی حصے میں انتہائی طاقتور بم رکھ دیا جاتا تو نتیجہ وہی نکلتا اس لئے اب میں پوری بلڈنگ میں تو آلات نہیں لگوا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے اس لئے میں نے فوری حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اس بار ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے جا رہا ہوں۔ ہم رات کی فلائٹ سے روانہ ہوں گے تم اس وقت تک کاغذات مکمل کرا دو۔ میں تم سے کاغذات لے لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کاغذات تیار ہو جائیں گے۔ کیا آپ اصل چہروں میں جائیں گے"....... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ہاں۔ ہم نے وہاں پہنچ کر تیز ترین کارروائی کرنی ہے اور پھر وہاں سے ہم جزیرہ ہونیرا روانہ ہو جائیں گے اس لئے میک اپ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ ویسے ایکریمیا میں ضرورت پڑی تو کر لیں گے"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے"....... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"....... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ لارڈ نے بتایا ہے کہ ناراک میں ایک کلب ہے جس کا نام بلیک ڈوم ہے۔ اس کا جنرل مینجر کارسن ہے۔ لارڈ کا رابطہ اس سے ہے۔ اس نے لارڈ کو فون پر کہا کہ وہ آپ کو ہلاک کرا دے لیکن لارڈ نے گریز کیا تو اس نے لارڈ کو حکم دیا کہ وہ آدمی پاکیشیا ایئر پورٹ پر تعینات کر دے اور آپ جب بھی اکیلے یا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملک سے باہر جائیں تو لارڈ فلائٹ کے بارے میں، آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں پوری تفصیل اس کارسن کو بتا دے۔ اس کام پر لارڈ تیار ہو گیا۔ اس نے آپ کی نگرانی شروع کرا دی۔ پھر آج ہی کارسن نے اسے فون کیا اور حکم دیا کہ ہر قیمت پر وہ آپ کو ہلاک کرا دے جس پر لارڈ نے ایک آدمی جو اسلحے کا ماہر ہے سے بات کی تو اس نے یہ کارروائی کرنے کی ترکیب سوچی اور سو میگا پاور کا پن بم ڈی چارج کر کے آپ کے فلیٹ کے باہر کونے میں رکھ دیا اور خود وہ باہر اس کی نگرانی کرنے لگا لیکن جب بم بلاسٹ نہ ہوا تو وہ دوبارہ وہاں گیا لیکن بم وہاں سے غائب تھا۔ اس نے ایک مجہول سے بوڑھے آدمی کو آپ کے فلیٹ پر جاتے اور پھر واپس آتے ہوئے دیکھا

تھا۔ اس نے جب لارڈ کو تفصیل بتائی تو لارڈ نے اسے واپس کال
لیا تاکہ مزید کوئی ترکیب سوچے۔ پھر ان دونوں کا کسی بات پر جھگ
ہو گیا تو لارڈ نے اسے گولی مار دی۔ میں جب لارڈ کے آفس پہنچا
پتہ چلا کہ وہاں یہ واردات ہو گئی ہے اور لارڈ کلب کے عقب
اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا ہے۔ میں وہاں پہنچ گیا اور پھر لارڈ نے تھوڑ
سی کوشش سے زبان کھول دی۔ پھر میں نے اسے ہلاک
دیا"...... ٹائیگر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کے آدمی اب بھی ایئرپورٹ پر موجود ہیں"...... عمرا
نے کہا۔

"یس باس۔ دو آدمی وہاں موجود ہیں۔ میں نے ان کے بار
میں تفصیل معلوم کر لی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان دونوں کا خاتمہ کر سکتے ہو یا میں جوانا کو وہاں تمہا
ساتھ دینے کے لئے بھیجوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ معمولی کام ہے باس۔ میں کسی سے بھی کرا لوں گا۔ ایک
گھنٹے کے اندر کام ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کمال ہے۔ دو آدمیوں کی موت تمہارے نزدیک معمولی کا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ انہیں آدمی نہ کہیں۔ یہ لوگ آدمیت کی توہین ہیں
نجانے ان کے ہاتھوں کتنے بے گناہ ہلاک ہو چکے ہوں گے"۔ ٹائیگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم نے آج رات ایکریمیا جانا ہے۔ میرے ساتھ تم،
ف اور جوانا ہوں گے۔ تم ایئرپورٹ پہنچ جانا۔ تمہارے کاغذات
ے پاس ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور
دیا۔

جیری ڈوم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پژمردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔
" تو تمہیں ناکامی ہوئی ہے خناس۔ حالانکہ تم بڑے شیط
درباری طاقت ہو"...... جیری ڈوم نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" ہاں آقا۔ مجھے واقعی ناکامی ہوئی ہے کیونکہ جیسے ہی وہ رو
طاقت اس کوٹھی میں داخل ہوئی اس قدر تیز روشنی ہر طرف
گئی کہ مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا۔ پھر میں نے اس عمران کے ذ
پڑھنے کی کوشش کی لیکن میں ایسا نہ کر سکا۔ پھر وہ روشنی وال
اس کے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ اب
میں کیا کر سکتا تھا"...... خناس نے ڈھیلے سے لہجے میں جواب
ہوئے کہا۔
" اگر یہی ہمارا حال رہا تو ہم کیسے اپنے مقصد میں کامیاب

...... جیری ڈوم نے کہا۔
آقا۔ میں اس عمران کے قریب رہوں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں
ذہن نہیں پڑھ سکتا لیکن میں اس کی نگرانی تو کر سکتا ہوں۔ وہ
جہاں جائے گا اور جو کچھ کرے گا وہ تو مجھے معلوم ہوتا رہے
...... خناس نے کہا۔
نہیں۔ وہ مقدس موتی حاصل کرتے ہی فوراً اسے ضائع کر
گا اور ہم سب ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ مجھے اب کوئی اور طریقہ
ہو گا۔ اس پاکیشیائی کا فوراً خاتمہ کرانا ہو گا۔ پھر جب سو سال
مقدس موتی خود بخود باہر آئے گا تو پھر میں بڑے شیطان کی منت
کر کے اسے حاصل کر لوں گا اور اس آدمی کی ہلاکت کی وجہ
ا شیطان بھی مجھ سے خوش ہو گا اس لئے وہ میری بات مان
گا"...... جیری ڈوم نے کہا۔
آقا۔ وہ بے حد خطرناک اور شاطر آدمی ہے۔ وہ آسانی سے ہلاک
ہو گا"...... خناس نے کہا۔
میرا نام جیری ڈوم ہے۔ جیری ڈوم۔ میرے لئے پوری فوج
حیثیت نہیں رکھتی۔ پھر یہ تو صرف ایک آدمی ہے لیکن تم ناکام
ہو اس لئے اب تم میرے نائب نہیں بن سکتے۔ چونکہ تم
کی درباری طاقت ہو اس لئے میں تمہیں فنا نہیں کروں گا
ج کے بعد تمہارا مجھ سے کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ جاؤ دفع ہو
...... جیری ڈوم نے میز پر مکے مارتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا۔
"آقا۔ میں اب بھی آپ کے کام آسکتا ہوں ورنہ پروفیسر
اس کی طاقت گوچر آپ کی تاک میں ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر شا
اس کی طاقت کالوگا بھی آپ کی تاک میں ہیں اور میں گوچر او
دونوں سے بڑی طاقت ہوں"....... خناس نے کہا۔
"میں ان سب سے خود نمٹ لوں گا۔ تم جا سکتے ہوں ور
غصہ آگیا تو میں تمہیں فنا بھی کر سکتا ہوں"....... جیری ڈوم
زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ اب آپ جانیں اور آ
کام"....... خناس نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی درواز
طرف بڑھ گیا۔ جیری ڈوم ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
خناس باہر جا کر غائب ہو گیا تو جیری ڈوم نے دونوں ہاتھو
انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائیں اور پھر انہیں زور زور سے
دینے کے ساتھ ساتھ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔
لمحوں بعد باہر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی لگڑ بھگڑ اونچی آوا
رو رہا ہو۔ یہ آواز سن کر جیری ڈوم کے چہرے پر مسرت کے تا
ابھر آئے۔ دوسرے لمحے سرخ رنگ کے دھوئیں کا ایک مرغول
اندر آیا اور چند لمحے فضا میں چکرانے کے بعد وہ مجسم ہوتا چلا گیا۔
وہاں دھوئیں کی جگہ سرخ لباس میں ملبوس ایک لمبے قد کا بانس
طرح دبلا پتلا آدمی کھڑا تھا جس کا چہرہ انتہائی کریہہ تھا۔ اس

آنکھوں میں بے پناہ سرخی تھی۔
"کیوں بلایا ہے ماشوگا کو۔ کیوں بلایا ہے"....... اس دبلے پتلے
آدمی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"میں مقدس شیطانی موتی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میری مدد کرو
ماشوگا"....... جیری ڈوم نے کہا۔
"ہا۔ہا۔ہا۔ تم نے مجھے بلا کر واقعی عقل مندی کا ثبوت دیا ہے
خناس لاکھ بڑی طاقت سہی لیکن وہ تمہارا کام نہیں کر سکتا تھا لیکن
پہلے مجھے اپنی دس بڑی طاقتوں کی بھینٹ دو۔ وہ دس بڑی طاقتیں جو
تمہارے تحت ہوں"....... اس دبلے پتلے آدمی نے اسی طرح چیختے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"ان دس پر بھاری ایک ہی بھینٹ دے دوں تو پھر"۔ جیری ڈوم
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کون سی۔ بولو"....... ماشوگا نے کہا۔
"خناس کی بھینٹ لے لو۔ وہ ناکام رہا ہے اور ناکام چاہے آدمی
ہو یا طاقت میں اسے زندہ چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں"....... جیری
ڈوم نے کہا۔
"کیا تم واقعی خناس کی بھینٹ دے رہے ہو۔ سوچ لو۔ خناس
بہت بڑی طاقت ہے۔ اس کی بھینٹ دے کر تم بالکل خالی ہو جاؤ
گے۔ تمہارے پاس کچھ نہیں بچے گا"....... ماشوگا نے کہا۔
"میں ہر قیمت پر نائب شیطان بننا چاہتا ہوں۔ اس کے مقابل

یہ چھوٹی چھوٹی طاقتیں کیا حیثیت رکھتی ہیں ۔ پھر میں عام انسان
نہیں ہوں ۔ میرے تحت بہت بڑا گروپ ہے اور میں اپنی حفاظت
کرنا بھی جانتا ہوں ۔ خناس کو میں جانتا ہوں ۔ میں نے اسے یہاں
سے نکال دیا ہے ۔ اب وہ کبھی نہ کبھی میرے ساتھ ضرور دھوکہ
کرے گا کیونکہ یہ اس کی سرشت میں شامل ہے اس لئے میں اس کی
قربانی دے کر تمہیں اپنے ساتھ شامل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے
معلوم ہے کہ بڑا شیطان تمہاری بات مانتا ہے"...... جیری ڈوم نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری ضرور مدد کروں گا ۔ لیکن میں شیطانی دربار نہیں
چھوڑ سکتا ۔ مقدس موتی حاصل کرنے کا سارا کام تمہیں اپنے طور پر
کرنا ہو گا اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر اپنی پوری طاقت اس پاکیشیائی
عمران کے خاتمے پر جھونک دو ۔ پھر میرا وعدہ ہے کہ جب موتی
خود بخود باہر آئے گا تو میں بڑے شیطان سے کہہ کر تمہیں یہ دلوا دوں
گا اور تم نائب شیطان بن جاؤ گے"...... ماشوگا نے کہا۔

" تم مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں ۔ کیا موتی حاصل کرنے کے
لئے اس پاکیشیائی کو ڈھیل دے دوں یا فوری طور پر اسے ہلاک کر
کے پھر موتی کے خود بخود باہر آنے کا انتظار کروں ۔ میرے حق میں کیا
بہتر ہو گا"...... جیری ڈوم نے کہا۔

" میں پہلے بھینٹ لے لوں پھر بات ہو گی"...... ماشوگا نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت سرخ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور چند

لمحوں بعد دھواں کمرے سے نکل کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔
جیری ڈوم ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ گو اسے معلوم تھا کہ خناس
کی بھینٹ دینے کا مطلب ہے کہ وہ شیطانی طاقتوں سے بالکل خالی ہو
جائے گا لیکن دراصل اسے خناس پر بھروسہ نہ رہا تھا ۔ خناس جس
طرح اس آدمی سے معلومات حاصل کئے بغیر واپس آگیا تھا اس سے
جیری ڈوم دل ہی دل میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ خناس اسے دھوکہ
دے رہا ہے اور آئندہ بھی دے گا اور چونکہ وہ خود خناس کو فنا نہ کر
سکتا تھا اس لئے اس نے اس کے لئے ماشوگا کا سہارا لیا تھا اور پھر تقریباً
دس منٹ بعد سرخ دھواں دوبارہ نمودار ہوا تو اب دھوئیں کا رنگ
زیادہ تیز نظر آ رہا تھا ۔ چند لمحوں بعد جب دھواں مجسم ہوا تو وہ بانس
کی طرح لمبا اور دبلا آدمی دوبارہ نمودار ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز
چمک تھی۔

" تم نے مجھے بہت بڑا تحفہ دیا ہے ۔ خناس اور تمہاری چھوٹی بڑی
تمام طاقتوں کی بھینٹ لے کر اب میں پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہو
گیا ہوں اور سنو۔ میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے اور سمجھ بھی لیا ہے ۔
اس پاکیشیائی عمران نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے وہ تمہیں ہلاک کرے
گا اور پھر مقدس موتی حاصل کرے گا کیونکہ اسے بھی خطرہ ہے کہ تم
عین آخری لمحات میں مقدس موتی اس سے نہ چھین لو اور میں نے
بڑے شیطان سے بھی بات کر لی ہے ۔ اس نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم
اس پاکیشیائی عمران کا خاتمہ کر دو تو تمہیں ہی نائب شیطان بنایا

جائے گا۔ لیکن یہ سن لو کہ اب تمہارے پاس کوئی شیطانی طاقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ کرنا ہے تم نے از خود کرنا ہے"...... ماشوگا نے کہا تو جیری ڈوم کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ بڑے شیطان کا اسے نائب شیطان بنا دینے کا کہہ دینا ہی اس کے لئے کافی تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس پاکیشیائی سے نمٹ لوں گا۔ یہ کام میرے لئے بے حد آسان ہے"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"تو اب میں جا رہا ہوں۔ لیکن ہوشیار رہنا۔ یہ پاکیشیائی دنیا کا خطرناک ترین آدمی سمجھا جاتا ہے"...... ماشوگا نے کہا۔

"یہ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر پہنچنے کے قابل ہو بھی گیا تو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے گا"...... جیری ڈوم نے کہا تو ماشوگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ سرخ دھویں میں تبدیل ہوا اور پھر دھویں کا یہ مرغولہ کمرے سے باہر چلا گیا تو جیری ڈوم نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کارسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کارسن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیری ڈوم بول رہا ہوں کارسن"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس پاکیشیائی عمران کا کیا ہوا"...... جیری ڈوم نے پوچھا۔

"میں نے پاکیشیا میں اپنے ایک خاص آدمی لارڈ کی ڈیوٹی لگا دی ہے چیف کہ وہ پاکیشیائی عمران کا فوری خاتمہ کر دے۔ لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... کارسن نے جواب دیا۔

"اس سے فوراً رپورٹ لے کر مجھے بتاؤ۔ میں اب اس سلسلے میں فیصلہ کن اقدام کرنا چاہتا ہوں"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیری ڈوم نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیری سمجھ گیا کہ کارسن کی طرف سے کال ہے کیونکہ یہ فون اسی سے رابطہ کے لئے ریزرو تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیری ڈوم بول رہا ہوں"...... جیری ڈوم نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ لارڈ کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایئر پورٹ پر اس کے دو آدمیوں کو بھی جو اس عمران کی نگرانی پر مامور تھے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کارسن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو جیری ڈوم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اگر تم اپنے ساتھیوں سمیت زندہ رہنا چاہتے ہو تو فوری طور پر اس کا خاتمہ کراؤ۔ سمجھے"...... جیری ڈوم نے حلق کے بل چیختے ہوئے

کہا۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے انتہائی خوفزدہ لہجے میں

گیا۔

" جیسے ہی وہ ہلاک ہو تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے "...... ج

ڈوم نے اسی طرح انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

نے رسیور رکھ دیا۔

کارسن کی حالت دیکھنے والی تھی ۔ چیف جیری ڈوم نے اسے واضح دھمکی دے دی تھی کہ اگر اس نے جلد از جلد اس پاکیشیائی عمران کو ہلاک نہ کرایا تو پھر وہ خود اپنے تمام ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا جائے گا اور کارسن جانتا تھا کہ چیف جیری ڈوم جو کہتا ہے اس پر عمل کرانے کی بھی طاقت رکھتا ہے اس لئے وہ ہر صورت میں جلد از جلد اس پاکیشیائی کا خاتمہ کرا دینا چاہتا تھا۔ پاکشیا میں اس کا خاص آدمی لارڈ ہلاک ہو چکا تھا لیکن ایک اور گروپ وہاں موجود تھا ۔ اس گروپ کا لیڈر مارٹن نہ صرف خود پیشہ ور قاتل رہ چکا تھا بلکہ اس نے باقاعدہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بنایا ہوا تھا ۔ گو اس گروپ کی سرگرمیاں صرف زیر زمین دنیا تک ہی محدود رہتی تھیں لیکن کارسن کو یقین تھا کہ وہ اس پاکیشیائی عمران کو ہلاک کرانے میں کامیاب ہو جائے گا ۔ چنانچہ اس نے مارٹن کو نہ صرف چار گنا معاوضے کی

پیشکش کر دی تھی بلکہ اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پاکیشیا میں
اپنے گروپ کا خصوصی نمائندہ بھی بنا دے گا اور اس طرح وہ منشیات
اور اسلحے کے بزنس میں ایک فیصد منافع حاصل کرنے کا حق دار ہو
جائے گا اور یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ جس کا صرف سوچا ہی جا سکتا تھا۔
مارٹن نے فوری کاروائی کرنے اور فوری رپورٹ دینے کا وعدہ کیا تھا
اور یہی وجہ تھی کہ کارسن کی حالت اس کی رپورٹ کے انتظار میں
خاصی خراب ہو رہی تھی۔ وہ مسلسل بے چینی کا شکار تھا۔ اس نے
کئی بار شراب پینے کا سوچا لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا۔ وہ مسلسل فون
کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے
فون کسی بم کی طرح پھٹ پڑے گا۔ پھر مارٹن کو فون کرنے کے
تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارسن نے اس طرح جھپٹ
کر رسیور اٹھایا جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں گھنٹی بجنی بند نہ ہو جائے۔

"یس۔ کارسن بول رہا ہوں"...... کارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مارٹن کی
آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... کارسن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ وہ پاکیشیائی عمران اپنے ساتھیوں سمیت فلائٹ کے
ذریعے ایکریمیا روانہ ہو چکا ہے۔ ہم نے اس کے باورچی سے معلومات
حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ ایکریمیا گیا ہے جس پر ہم نے ایئر پورٹ
سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہاں کے وقت کے مطابق صبح

کو دو بجے ایکریمیا جانے والی فلائٹ میں چار افراد گئے ہیں۔ ان
میں سے ایک کا نام علی عمران، دوسرے کا نام عبدالعلی اور ایک
ایکریمین حبشی ہے جس کا نام جوانا ہے اور ایک افریقی حبشی جس کا
نام جوزف ہے۔ میں نے یہاں سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس
کے مطابق یہ فلائٹ ابھی راستے میں ہے اور اب سے دو گھنٹے بعد
ایئر پورٹ پر پہنچے گی"...... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فلائٹ کی کیا تفصیلات ہیں"...... کارسن نے بے
چین ہو کر پوچھا تو مارٹن نے تفصیل بتا دی۔

"ان کے کاغذات کی نقول جن پر ان کی تصاویر بھی ہوں گی ایئر
پورٹ سے حاصل کر کے ان کے حلیوں کی تفصیلات فون پر بتاؤ"۔
کارسن نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی یہ کام کر لیا ہے۔ آپ تفصیل نوٹ کر لیں"۔
مارٹن نے کہا اور پھر حلیوں اور قدوقامت کی تفصیلات بتا دیں۔

"گڈ شو۔ تم واقعی کام کے آدمی"...... کارسن نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔

"قدر شناسی کا شکریہ جناب"...... مارٹن نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں پورا معاوضہ بھی ملے گا اور اس گروپ کے
کے بعد تمہیں نمائندہ خصوصی بھی بنا دیا جائے گا"۔ کارسن

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ سے بات کراؤ"....... کارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کارسن نے کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں باس۔ حکم"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے ناراک آنے والی ایک فلائٹ کی تفصیل نوٹ کرو"....... کارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ نوٹ کرائیں"....... دوسری طرف سے چند لمحوں خاموشی کے بعد اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کارسن نے اسے تفصیل بتا دی۔

"یس باس۔ میں نے نوٹ کر لی ہے تفصیل"....... ریمنڈ نے کہا۔

"اب ان چار آدمیوں کے حلیوں کی تفصیل نوٹ کرو"۔ کارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاکیشیا سے مارٹن نے حلیوں کی جو تفصیل بتائی تھی وہ لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"یس باس"....... ریمنڈ نے کہا۔

"ان میں سے دو پاکیشیائی ہیں جبکہ دو حبشی ہیں۔ ایک کا نام جوانا ہے وہ ایکریمین حبشی ہے۔ دوسرے کا نام جوزف ہے یہ افریقی حبشی ہے"....... کارسن نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ اوہ۔ یہ نام تو سنا ہوا ہے"....... ریمنڈ نے چونک کر کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو۔ میری بات غور سے سنو۔ تم نے اس پر فوری اور مکمل عمل درآمد کرانا ہے۔ اگر تم سے معمولی سی کوتاہی بھی ہوئی تو تم سمیت تمہارا پورا گروپ اس دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے گا"....... کارسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یس باس"....... ریمنڈ کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ان چاروں کا خاتمہ وہیں ایئرپورٹ پر ہی کراؤ۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے ایئرپورٹ کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے۔ مجھے ہر صورت میں ان کی لاشیں چاہئیں"....... کارسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"....... دوسری طرف سے ریمنڈ نے جواب دیا۔

"یہ لوگ مطمئن ہوں گے۔ ان کے تصور میں بھی نہیں ہو گا کہ کارسن پر حملہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم آسانی سے یہ کام کر سکتے ہو"۔ کارسن نے کہا۔

"یس باس ۔ کام ہو جائے گا باس"...... ریمنڈ نے کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔ مجھے رپورٹ فوری ا
چاہیئے"...... کارسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارسن نے
رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بے خبر افراد چاہے کتنے ہی چالاک
خطرناک کیوں نہ ہوں اپنے اوپر ہونے والے اچانک حملے سے
بچ سکتے اس لئے اسے یقین تھا کہ اب ان کا خاتمہ یقینی ہے ۔ اس
ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی اور پھر شراب سپ کرنے
مصروف ہو گیا ۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے کے شدید انتظار کے بع
کی گھنٹی بج اٹھی تو کارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور جھپٹ لیا ۔ اس
چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم
ریمنڈ نے کامیابی کی رپورٹ ہی دینی ہے ۔

"یس ۔ کارسن بول رہا ہوں"...... کارسن نے تیز لہجے میں کہ

"مرفی بول رہا ہوں جناب ۔ ریمنڈ کلب سے"...... دوسری
سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی تو کارسن بے اختیار اچھل پڑا ۔

"ریمنڈ کہاں ہے ۔ اس نے کیوں کال نہیں کی"...... کارسن
بے اختیار چیختے ہوئے کہا ۔

"باس ریمنڈ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے تو میں نے آپ کو کال
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ہوا ۔ کس طرح ہوا ۔ کیوں
ہوا"...... کارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"میں باس ریمنڈ کا نمبر ٹو ہوں ۔ باس نے مجھے کال کر کے بتایا
کہ آپ نے انہیں ایئر پورٹ پر کام دیا ہے اور یہ کام کرنے گروپ
کے چار آدمیوں سمیت خود ایئر پورٹ پر جا رہے ہیں ۔ چنانچہ وہ چلے
گئے ۔ پھر ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی کہ ایئر پورٹ پر زبردست
ہنگامہ ہوا ہے اور وہاں باس ریمنڈ اور اس کے گروپ کے چاروں
افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے جبکہ وہاں بیس بائیس افراد زخمی ہوئے
ہیں جن میں مسافروں کی تعداد زیادہ ہے جبکہ ایسے افراد بھی زخمی
ہوئے ہیں جو مسافروں کو لینے کے لئے ایئر پورٹ آئے ہوئے تھے ۔
میں نے ایئر پورٹ پر آدمی بھیج کر تفصیلات معلوم کیں تو پتہ چلا کہ
مسافروں کا ریلا جیسے ہی پبلک لاؤنج میں پہنچا باس ریمنڈ اور ان کے
ساتھیوں نے ان پر فائر کھول دیا ۔ اس فائرنگ سے بھگدڑ سی مچ گئی
اور لوگ زخمی ہو کر گرنے لگے ۔ لیکن پھر اچانک وہاں جوابی فائرنگ
ہوئی اور باس ریمنڈ اور اس کے گروپ کے چاروں افراد ہلاک ہو گئے
پھر پولیس وہاں پہنچ گئی اور زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا جبکہ مرنے
والوں کی لاشیں پولیس اسٹیشن لے جائی گئیں ۔ میں نے سوچا کہ
آپ کو کال کر کے بتا دوں ۔ اس کے بعد میں پولیس اسٹیشن سے
باس اور ان کے گروپ کی لاشیں منگوانے کی کوشش کروں گا"۔
مرفی نے کہا ۔

" مرنے والوں میں مسافر بھی شامل ہیں"...... کارسن نے پوچھا۔

" نہیں جناب ۔ مسافر صرف زخمی ہوئے ہیں ۔ مرنے والوں میں صرف باس اور ان کے گروپ کے آدمی شامل ہیں ۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ شدید زخمی ہونے والے اب تک مر چکے ہوں"...... مرفی نے کہا۔

" کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے زخمیوں کو"...... کارسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" سٹی ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے "...... کارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" سٹی ہسپتال سے فوراً معلوم کرو کہ ایئرپورٹ پر ہونے والی فائرنگ میں جو زخمی وہاں لائے گئے ہیں ان کی کیا پوزیشن ہے اور کیا ان میں دو حبشی اور دو پاکیشیائی ہیں اور اگر ہیں تو ان کی کیا پوزیشن ہے ۔ جلدی معلوم کر کے مجھے بتاؤ"...... کارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" حیرت ہے ۔ جو افراد سنبھلے ہوئے تھے وہ مارے گئے اور جو بے خبر تھے وہ صرف زخمی ہوئے ہیں ۔ عجیب بات ہے"...... کارسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کارسن نے کہا۔

" باس ۔ سٹی ہسپتال میں بائیس زخمی پہنچے جن میں سے چھ ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ باقی زخمیوں کا علاج ہو رہا ہے ۔ ان میں سے بھی چار کی حالت نازک ہے اور جناب ان زخمیوں میں آٹھ پاکیشیائی اور ایک افریقی حبشی شامل ہے ۔ باقی مختلف ممالک کے لوگ ہیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ اب جونی سے میری بات کراؤ"...... کارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارسن نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کارسن نے کہا۔

" جونی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" جونی ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایئرپورٹ پر ریمنڈ اور اس کے گروپ نے دو پاکیشیائیوں اور دو حبشیوں کو ہلاک کرنے کے لئے فائرنگ کی لیکن جوابی فائرنگ سے ریمنڈ اور اس کے گروپ کے چار افراد ہلاک ہو گئے جبکہ بائیس زخمیوں کو سٹی ہسپتال پہنچایا گیا جن میں اب تک چھ ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ باقی سولہ زخمی سٹی ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ہیں ۔ تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچو اور وہاں جتنے بھی زخمی ہیں ان سب کو ہلاک کر دو چاہے اس کے لئے

تمہیں سٹی ہسپتال کے پورے ایمر جنسی وارڈ کو کیوں نہ اڑانا
یہ کام ہر صورت میں تم نے کرنا ہے اور پھر مجھے فوری رپورٹ
ہے"...... کارسن نے چیخ کر کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً وہاں پہنچو اور کارروائی کر کے مجھے رپورٹ دو۔ کسی زخمی
زندہ نہیں بچنا چاہئے"...... کارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون
گھنٹی بج اٹھی تو کارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کارسن بول رہا ہوں"...... کارسن نے تیز لہجے میں کہا

"جونی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جونی کی
سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کارسن نے پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔
ہسپتال کے ایمر جنسی وارڈ میں ایئر پورٹ سے لائے گئے بارہ
موجود تھے۔ انہیں آئندہ ایک گھنٹے میں مختلف وارڈز میں منتقل
جانا تھا کیونکہ یہ اب خاصی حد تک خطرے سے باہر تھے لیکن
آدمیوں نے ان بارہ کے بارہ افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر
ان کے ساتھ وہاں کے دو ڈاکٹر، تین نرسیں اور دو گارڈز بھی فائر
کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے ہیں"...... جونی نے جواب دیا۔

"ان زخمیوں میں حبشی کتنے تھے اور پاکیشیائی کتنے"...... کا

نے پوچھا۔

"چار ایشیائی تھے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ پاکیشیائی تھے یا ایشیا
کے کسی اور ملک کے تھے۔ ایک افریقی حبشی تھا۔ باقی مختلف
ممالک کے لوگ تھے"...... جونی نے جواب دیا۔

"لیکن پہلے مجھے بتایا گیا ہے کہ سولہ زخمی تھے لیکن تم بارہ بتا
رہے ہو"...... کارسن نے کہا۔

"یس سر۔ چار زخمی ہمارے پہنچنے سے پہلے زخموں کی تاب نہ لا کر
ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کی لاشیں سرد خانے میں ڈال دی گئی
تھیں"...... جونی نے کہا۔

"اوکے۔ تمہیں اس کا ڈبل معاوضہ پہنچ جائے گا۔ گڈ شو"۔
کارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر وہ بیٹھا رہا پھر اس نے سیاہ
رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے جیری ڈوم کی آواز سنائی دی۔

"کارسن بول رہا ہوں چیف"...... کارسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا
گیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے چیف"...... کارسن نے
کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو کارسن نے پاکیشیا مارٹن کو فون کرنے سے
کر جونی کی آخری رپورٹ تک پوری تفصیل بتا دی۔
" گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی کام کیا ہے ۔ اور
تمہارا منافع ڈبل کیا جاتا ہے "...... چیف نے مسرت بھرے لہجے
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارسن نے بھی مسر
بھرے انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ اس
چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ گہرے اطمینان کے تاثرات نما
تھے ۔

دیوہیکل جیٹ طیارہ انتہائی تیزی رفتاری سے ناراک کی طرف
بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ طیارے میں عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا سوار
تھے ۔ یہ چاروں ہی اصل شکلوں میں تھے ۔ طیارے میں عمران اور
ٹائیگر اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ جوزف اور جوانا ان کے عقب میں
اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے ۔ گو ٹائیگر نے عمران کو بتا دیا تھا کہ لارڈ کے
ان دونوں آدمیوں کو جو ایئر پورٹ پر ان کی چیکنگ پر تعینات تھے
گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن عمران کے ذہن میں خلش
موجود تھی ۔ اس کے ذہن میں مسلسل یہ بات آ رہی تھی کہ ایئر
پورٹ پر دو سے زائد آدمی بھی ہو سکتے ہیں اور لارڈ سے ہٹ کر بھی تو
کسی گروپ کو اس کام پر لگایا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان
دونوں آدمیوں کی ہلاکت کے بعد کوئی اور بندوبست کر لیا گیا ہو اور
وہ ناراک پہنچتے ہی گولیوں کا شکار ہو جائیں ۔ طیارہ اب ناراک ایئر

پورٹ پہنچنے والا تھا لیکن پورے سفر میں عمران کے ذہن میں یہ خ
موجود رہی تھی۔ آخرکار اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عام راستے کی بجا
وی آئی پی راستے سے باہر جائے گا۔ ناراک وہ بے شمار بار آچکا
اس لئے یہاں کے نہ صرف تمام راستوں کا اسے بخوبی علم تھا بلکہ ا
یہ بھی معلوم تھا کہ ایسے راستوں پر کتنی مالیت کے نوٹ دیئے
راستہ کھول دیا جاتا تھا اس لئے یہ فیصلہ کرتے ہی وہ مطمئن ہو
تھا۔ ناراک میں وہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے ایک کوٹھی ا
کار کا بندوبست کر چکا تھا اس لئے اب وہ مکمل طور پر مطمئن تھا
پھر طیارہ ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ت
کاؤنٹرز سے کلیئر ہونے کے بعد سامان اٹھائے عام راستے سے با
جانے کی بجائے وی آئی پی راستے کی طرف مڑ گئے اور مختلف برآمد
سے چکر کاٹنے کے بعد وہ جیسے ہی وی آئی پی راستے پر پہنچے وہاں انہو
نے شدید افراتفری کا عالم دیکھا۔ گارڈ بھی غائب تھا اور چیکنگ کر
والے بھی۔ عمران نے خود ہی بٹن دبا کر راستہ کھولا اور اپ
ساتھیوں سمیت خاموشی سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے دا
سے پولیس گاڑیوں اور ایمبولینس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے او
وہ یہ آوازیں سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ یہ گاڑیاں ایئرپورٹ کے
اس پورشن کی طرف جا رہی تھیں جہاں پبلک لاؤنج تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وی آئی پی گیٹ کا گارڈ بھی غائب ہے۔ لگتا ہے پبلک لاؤنج می

ئی بڑا واقعہ ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں معلوم کر کے آتا ہوں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میرے خیال میں وی آئی پی گیٹ کا گارڈ آ رہا ہے"۔
مران نے سامنے سے دوڑ کر آتے ہوئے ایک باوردی آدمی کی طرف
یکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد گارڈ
ہاں پہنچ گیا۔ اس نے آتے ہی گیٹ کھولنے اور بند کرنے والے بٹن
و چیک کیا۔ عمران نے چونکہ بٹن آن کرنے کے بعد باقاعدہ دوبارہ
ف کر دیا تھا اس لئے گارڈ اسے آف دیکھ کر مطمئن ہو گیا۔

"پبلک لاؤنج میں کیا ہوا ہے"...... عمران نے گارڈ کی طرف
یکھتے ہوئے کہا۔

"بڑی خوفناک واردات ہوئی ہے جناب۔ وہاں بے شمار افراد آ جا
ہے تھے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ناراک ایئرپورٹ کتنا بڑا ایئر
ورٹ ہے۔ بیک وقت کئی پروازیں اترتی اور چڑھتی رہتی ہیں اس
لئے پبلک لاؤنج میں ہر وقت اژدھام رہتا ہے۔ وہاں تھوڑی دیر پہلے
چانک فائرنگ شروع ہوئی۔ پھر جوابی فائرنگ بھی کی گئی اور بیس
ئیس افراد زخمی ہو کر گر پڑے اور چھ سات ہلاک ہو گئے۔ فائرنگ
ی بے تحاشا آوازیں سن کر میں حالات معلوم کرنے گیا تھا۔ بڑی
خوفناک واردات ہوئی ہے جناب"...... گارڈ نے انتہائی سہمے ہوئے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ تھے فائرنگ کرنے والے"...... عمران نے پوچھا۔

" جناب - ناراک بدمعاشوں اور غنڈوں سے بھرا پڑا
میرے خیال میں دو دشمن سینڈیکیٹ ایک دوسرے سے ٹکرا گئے
کئی بے گناہ بھی خواہ مخواہ مارے گئے ہیں"....... گارڈ نے جواب
" کیا تم ان میں سے کسی کو پہچانتے ہو"....... عمران نے جی
سے ایک نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
" جناب آپ - آپ کون ہیں - آپ کا تعلق کس سے ہے"۔ گا
نے نوٹ تو جھپٹ کر فوراً جیب میں ڈال لیا لیکن اس کے لہجے
موجود بوکھلاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ انہیں بھی کسی سینڈیکیٹ کا آ
سمجھ رہا تھا۔
" ہمارا تعلق پریس سے ہے - لیکن فکر مت کرو تمہارا نام نہ
آئے گا - پولیس والے گھما پھرا کر بتاتے ہیں جبکہ تم جیسے سمجھ
درست بات بتاتے ہیں"....... عمران نے کہا تو گارڈ کے چہرے
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
" جناب - ایک لاش میں نے پہچان لی ہے - وہ ریمنڈ کی لاش
وہ ریمنڈ کلب کا مالک اور ناراک کا انتہائی خطرناک غنڈہ اور قاتل
لیکن جناب میرے بارے میں خبر نہ دیں ورنہ مجھ سمیت میرا پو
خاندان ختم کر دیا جائے گا"....... گارڈ نے کہا۔
" تم بے فکر رہو"....... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
" ٹیکسی لے لیتے ہیں باس"....... ٹائیگر نے کہا کیونکہ عمرا
ٹیکسی اسٹینڈ کی بجائے دوسری سمت جا رہا تھا۔

" یہاں پولیس اور اس خوفناک واردات کی وجہ سے ٹیکسیاں
ائب ہو چکی ہیں - دوسرے ہو سکتا ہے کہ یہ حملہ ہم پر کیا گیا
ہو"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
" ہم پر حملہ - کیا مطلب باس"....... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے
یں کہا۔
" تم نے پاکیشیا ایئرپورٹ پر دو آدمیوں کو ٹریس کیا تھا جبکہ ہو
سکتا ہے کہ وہ دو سے زائد ہوں - تم نے یہ مارک نہیں کیا کہ ہم
پبلک لاؤنج کی طرف جانے کی بجائے وی آئی پی گیٹ کی طرف کیوں
ئے ہیں اس لئے کہ میرے ذہن میں دوران سفر مسلسل یہ خلش
ہی تھی"....... عمران نے کہا۔
" اوہ - میں سمجھا تھا کہ شاید آپ نے رش سے بچنے کے لئے ادھر کا
رخ کیا ہے لیکن اگر ہم پر فائرنگ ہوتی تو لامحالہ فائرنگ کرنے
والوں کو ہمارے حلیوں کے بارے میں بتایا گیا ہو گا - پھر انہوں نے
یوں وہاں فائرنگ کی جہاں ہم موجود نہیں تھے اور وہ گارڈ بتا رہا تھا
کہ دوطرفہ فائرنگ ہوئی ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ انہیں صرف پاکیشیائی اور حبشیوں کے بارے
میں بتایا گیا ہو گا اور یہاں حبشی کافی تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں
اور کئی پاکیشیائی بھی ہمارے ساتھ فلائٹ پر تھے اور گارڈ کا خیال بھی
درست ہے - کوئی اور گروپ بھی یہاں کسی وجہ سے موجود ہو گا -
اس نے سمجھا ہو گا کہ ان پر حملہ ہوا ہے اس لئے دوطرفہ فائرنگ ہو

گئی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ بس میں سوار ہو کر کافی آگے ایک سٹاپ پر اتر گئے اور
عمران نے وہاں سے ایک خالی ٹیکسی ہائر کی اور اسے کنگسٹن کالونی
چلنے کا کہہ دیا۔ عمران نے پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے کنگسٹن
کالونی میں ایک کوٹھی اور کار کا انتظام فارن ایجنٹ کے ذریعے کرایا
تھا۔ کنگسٹن کالونی کے پہلے ہی چوک پر عمران نے ٹیکسی رکوائی
اور پھر اس کے واپس جانے کے بعد وہ سب پیدل چلتے ہوئے آگے
بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درمیانے سائز کی کوٹھی میں
موجود تھے۔ عمران نے کوٹھی پہنچ کر ٹی وی آن کر دیا۔ وہ اس
واردات کے بارے میں تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔ ٹی وی پر کوئی
تفریحی پروگرام دکھایا جا رہا تھا۔ جوزف کچن کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ
جوانا خود ہی نگرانی کے لئے باہر رک گیا تھا اس لئے عمران کے ساتھ
کمرے میں صرف ٹائیگر موجود تھا۔ یہ پروگرام چلتا رہا پھر پروگرام ختم
ہونے کے بعد لوکل نیوز نشر ہونا شروع ہو گئیں۔ نیوز میں ایئر
پورٹ پر ہونے والی فائرنگ کی تفصیلی رپورٹ کے بعد نیوز کاسٹر نے
بتایا کہ جن زخمیوں کو پولیس نے سٹی ہسپتال پہنچایا تھا ان میں سے
دس افراد ویسے ہی ہلاک ہو گئے جبکہ باقی افراد کو وہاں اچانک
فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا اور حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو
گئے۔ اس طرح اب ایئرپورٹ پر ہونے والی فائرنگ کے تمام زخمی
ہلاک ہو چکے ہیں۔ نیوز کاسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر

ہسپتال میں ہلاک کئے جانے والے افراد کی تصویریں دکھائی جانے
لگیں۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جب نیوز ختم ہو گئیں تو عمران
نے ٹی وی آف کر دیا۔

"باس۔ یہ سینڈیکیٹ یہاں اس حد تک دیدہ دلیری سے کام
کرتے ہیں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہلاک ہونے والوں میں پاکیشیائی اور حبشی بھی شامل ہیں۔
اس کا مطلب ہے کہ اس تمام کارروائی کا اصل نشانہ ہم تھے۔ جب یہ
حملہ ہوا ہم وی آئی پی گیٹ کی طرف جا رہے تھے اس لئے ہم بچ گئے
ورنہ اچانک ہونے والی فائرنگ سے میں اور تم تو شاید بچ جاتے
لیکن جوزف اور جوانا نہ بچ سکتے۔ حملہ آوروں کو خدشہ ہوا ہو گا کہ
کہیں ہم صرف زخمی نہ ہوئے ہوں اس لئے انہوں نے ہسپتال میں
زخمیوں کا خاتمہ کر دیا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اسی لمحے جوزف ٹرے اٹھائے اور اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ہاٹ کافی
کی پیالیاں تھیں۔

"جوانا کو بھی بلاؤ اور تم بھی یہاں بیٹھ کر ہی کافی پیو۔ میں نے
تم دونوں سے اہم باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ خالی ٹرے
اٹھائے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جوانا اندر آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس کے ہاتھ میں بھی کافی کی پیالی تھی۔ اس کے بعد جوزف بھی کافی
کی پیالی لئے وہاں آ گیا۔

" ہمارا اصل مشن جزائر سلیمان کے جزیرے ہونیرا پر ہے۔ لیکن
ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ یہاں بلیک ڈوم نام کا ایک سینڈیکیٹ
ہے جس کا اصل چیف جیری ڈوم ہے جس کے بارے میں بتایا جاتا
ہے کہ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ صرف بلیک ڈوم کلب
کے جنرل مینجر کارسن کا اس سے فون پر رابطہ رہتا ہے اور یہ جیری ڈوم
شیطان کا پیروکار بھی ہے اور اس کے پاس شیطانی طاقتیں ہیں ا
شیطان لعین نے ہمارے خلاف اس جیری ڈوم کو آگے کیا ہے کہ
جزیرہ ہونیرا میں ہمارے خلاف محاذ قائم کر سکے اس لئے میں نے سو
کہ پہلے اس جیری ڈوم کو ٹریس کر کے ختم کر دیا جائے اور اسی سلسلے
میں ہم یہاں آئے ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے وہاں پاکیشیا میں مجھ
حملہ کرنے کے لئے ناراک سے افراد بھیجے گئے اور ان افراد کا تعلق
ڈیتھ سیکشن سے تھا جو اسی بلیک ڈوم سینڈیکیٹ کے تحت تھا۔
پاکیشیا ایئر پورٹ پر ہماری نگرانی کرنے کے لئے آدمی مقرر کئے گئے
لیکن ٹائیگر نے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا۔ اس کے باوجود جب
ہم یہاں پہنچے تو یہاں ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں فائرنگ ہو
اور ابھی ٹی وی نیوز میں بتایا گیا ہے کہ زخمیوں کو ہسپتال
فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور حملہ آوروں میں سے ایک آد
کا تعلق کسی ریمنڈ نامی کلب سے تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان
پاس ہمارے حلیوں کی تفصیل نہ تھی۔ انہوں نے صرف
پاکیشیائیوں اور حبشیوں کو نشانہ بنایا۔ اب یہ دوسری بات ہے

وہاں کسی اور سینڈیکیٹ کے لوگ بھی کسی وجہ سے موجود تھے۔
انہوں نے فائرنگ کو خود پر حملہ سمجھا۔ اس طرح دو طرفہ فائرنگ ہو
گئی۔ بہر حال ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچ گئے لیکن اب ہمیں
اپنا کام انتہائی تیزی سے نمٹانا ہے اور اصل کام ہے اس جیری ڈوم کا
خاتمہ اور اس سینڈیکیٹ کی تباہی تاکہ جزیرہ ہونیرا میں ان کا سیٹ
اپ ختم ہو جائے اور ہم وہاں اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر
سکیں"...... عمران نے اپنی عادت کے خلاف پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" باس۔ ان لوگوں نے جس انداز میں حملہ کیا ہے وہ عام
دنیاوی انداز ہے۔ پراسرار طاقتیں یا طاقتوں کے لوگ تو اس انداز
میں کام نہیں کرتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" شیطان کے ساتھ ہمارے کئی بار دو دو ہاتھ ہو چکے ہیں اس لئے
اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم پر اس کی طاقتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و
کرم سے قابو نہیں پا سکتیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ
دنیاوی انداز اپنایا ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

" ماسٹر۔ یہ ایکریمیا ہے اور جوانا آپ کے ساتھ ہے۔ آپ حکم
دیں کہ کیا کرنا ہے۔ آپ اطمینان رکھیں وہ کام ہو جائے گا"۔ جوانا
نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں اور جوزف کو بلایا ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"ہمیں اس ریمنڈ کلب پر حملہ کرنا ہو گا۔ وہاں سے ہم آگے
سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ چھوٹے لوگ ہیں۔ اس طرح نہ صرف ہم الجھ جا
گے بلکہ ہمارا وقت بھی ضائع ہو گا۔ اس جیری ڈوم کے سینڈیکیـ
اصل گڑھ بلیک ڈوم کلب ہے اور بلیک ڈوم کلب کا جنرل
کارسن ہے اور کارسن سے ہی ہمیں جیری ڈوم کے بارے میں
ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر اس بلیک ڈوم کلب
میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے تو اس سینڈیکیٹ کی ساری ساکھ
ہو جائے گی اور جب جیری ڈوم کی لاش سامنے آئے گی تو
سینڈیکیٹ بالکل ہی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں یہ کام آسانی سے
لوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"ہم نے کام تیزی سے نمٹانا ہے تاکہ یہاں سے ہم فوری طو
جزیرہ ہونیرا پہنچ سکیں۔ ہم چاروں میک اپ کر کے یہاں سے
گروپس کی صورت میں بلیک ڈوم کلب پہنچیں گے۔ جوانا اور
ایک گروپ جبکہ میرے ساتھ جوزف ہو گا۔ ہم نے کارسن سے
ڈوم کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر وہاں
سیدھے جیری ڈوم کی طرف چل پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں ایسے کلبوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں اور
جس طرح ہم پر ایئرپورٹ پر حملہ کیا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس کلب
میں بھی ریڈ الرٹ کیا گیا ہو اس لئے ہم وہاں پھنس بھی سکتے ہیں اور
زخمی بھی ہو سکتے ہیں۔ نہ بھی ہوں تب بھی اس کارسن سے وہاں
تفصیل سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی اس لئے یہ ضروری ہے کہ صرف دو
آدمی وہاں جائیں اور کسی طرح کارسن کو وہاں سے نکال کر یہاں لے
آئیں۔ پھر یہاں اس سے پوچھ گچھ کی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
کارسن کو بھی اس جیری ڈوم کے بارے میں تفصیلی معلومات نہ ہوں
اور اس کا رابطہ جیری ڈوم سے صرف فون پر ہو۔ تو پھر اس سے فون
نمبر معلوم کر کے اس فون نمبر کے ذریعے جیری ڈوم کو ٹریس کرنا ہو
گا اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ اور جوزف یہاں رہیں۔ میں جوانا
کے ساتھ جا کر اس کلب سے کارسن کو اٹھا لاتا ہوں"...... ٹائیگر نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ سوچ رہے ہو اگر جوانا تمہارے ساتھ گیا تو ویسے نہیں
ہو گا۔ جوانا کا کارسن تک پہنچنے کا طریقہ اور ہو گا اور تمہارا اور"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ اکیلا مجھے ہی بھیج دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ کارسن کو اس طرح وہاں سے نکال لاؤں گا جیسے مکھن سے بال نکالا
جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹائیگر۔ تمہیں ان ایکریمین کلبوں کے بارے میں علم نہیں ہے

میری ساری زندگی ان کلبوں میں گزری ہے اس لئے تم فکر مت کرو میں اکیلا ہی اس کارسن کے لئے کافی ہوں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم نے یہاں بیٹھ کر آپس میں لڑنا شروع کر دیا تو پھر کام ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سب اکٹھے چلیں ماسٹر لیکن آپ صرف تماشہ دیکھیں گے"۔ جوانا نے کہا۔

"تم خاموش ہو جوزف"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ آپ اپنے غلام کو حکم دیں ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہیں حکم دوں کہ تم نے جوانا کے ساتھ جانا ہے اور اسے کنٹرول کرنا ہے تو کیا تم ایسا کر لو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ جوانا کو کنٹرول کرنا دنیا کا آسان ترین کام ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔ ٹائیگر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"وہ کیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ جوانا کو اس کی مرضی کا کام سونپ دیا جائے تو یہ اس

کام میں لگ جائے گا جبکہ میں کارسن تک پہنچ جاؤں گا۔ اگر میں اس کے ساتھ جاتا اور اس کو کہہ دیتا کہ اس کلب کے ہال میں موجود تمام افراد کو ہلاک کرنا ہے تو یہ فوراً اپنے من پسند کام میں مصروف ہو جائے گا"...... جوزف نے جواب دیا تو اس بار جوانا بھی ہنس پڑا کیونکہ جو جواب جوزف نے دیا تھا وہ واقعی درست تھا۔

"ماسٹر۔ اس جوزف کے اندر شاید آپ سے بھی زیادہ ذہانت ہے لیکن یہ اس کا استعمال نہیں کرتا۔ اس کی بات سن کر پہلے تو مجھے غصہ آ گیا تھا لیکن اب اس نے وضاحت کی ہے تو بات واقعی درست ہے"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جوزف افریقہ کا شہزادہ ہے اور اس کے سر پر بے شمار وچ ڈاکٹروں نے ہاتھ رکھے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"پھر کیا فیصلہ ہوا باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"فیصلہ کیا ہونا ہے ۔ میں اور تم اس کارسن کو ٹریس کریں گے جبکہ جوانا اور جوزف اس کلب کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کریں گے ضروری اسلحہ یہاں کی مارکیٹ سے پہلے خرید لیا جائے گا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کیا ہمیں آپ کی واپسی کا انتظار کرنا ہو گا"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں ۔ تم دونوں کار لے کر مارکیٹ سے اسلحہ خرید کر وہاں

پہنچو ۔ لیکن تم نے اس وقت تک انتظار کرنا ہے جب تک میں تمہیں ریڈ کاشن نہ دے دوں ۔ اس کے بعد تم نے اپنی کارروائی شروع کرنی ہے اور یہ کارروائی اس انداز میں کرنی ہے کہ پورے ناراک میں بلیک ڈوم کلب اور سینڈیکیٹ کی دہشت غبار بن کر فضا میں بکھر جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ماسٹر"...... جوانا نے مسرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

" آؤ ٹائیگر ۔ ہم نے مقامی غنڈوں کا میک اپ کرنا ہے۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

جیری ڈوم لپنے خفیہ آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا ۔ اسے کارسن کی طرف سے اطلاع مل چکی تھی کہ کارسن کے آدمیوں نے اس پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایئر پورٹ پر اور پھر ہسپتال پہنچ کر ہلاک کر دیا ہے ۔ اس طرح اس پاکیشیائی کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا تھا ۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیا اسے اب مزید سو سال انتظار کرنا چاہئے یا وہ لپنے طور پر اس مقدس موتی کو تلاش کرنے کی کوشش کرے ۔ اس مقدس موتی کے بارے میں اس بات کا علم تو سب کو ہو چکا تھا کہ یہ موتی جزائر سلیمان کے بڑے جزیرے ہونیرا میں چھپایا گیا ہے لیکن اس بات کا علم صرف اس پاکیشیائی عمران کو تھا یا پھر پورش کو کہ جزیرہ ہونیرا میں یہ موتی کہاں چھپایا گیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ پورش نے لپنے ذہن کے گرد سفید ڈوری باندھ کر اس

راز کو اس انداز میں چھپا لیا تھا کہ اب صرف بڑا شیطان ہی یہ حاصل کر سکتا تھا۔ اس کی اپنی تمام شیطانی طاقتیں بھی ختم ہو تھیں اور ماشوگا بھی واپس جا چکا تھا اس لئے وہ فائل پڑھنے کے س ساتھ مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ نجانے بات تھی کہ اسے سو سال کا انتظار بہت طویل نظر آ رہا تھا۔ یہ بار نہیں تھی کہ اسے اس بات کا خطرہ تھا کہ کیا وہ مزید سو سال زند بھی رہے گا یا نہیں کیونکہ جب اس نے اپنی روح اور جسم شیطان سونپا تھا تو شیطان نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اپنی طاقتو کے ذریعے اس انداز میں زندہ رکھے گا کہ جب اس کی جسمانی موت واقع ہونے کا وقت آئے گا وہ اس جسم کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے کس بھی دوسرے جسم پر قبضہ کر سکے گا اور چونکہ وہ شیطان کا پیروکار تھا اس لئے اسے شیطان اور اس کی طاقتوں پر مکمل بھروسہ تھا۔ یہ بات اس کے ذہن میں راسخ ہو چکی تھی کہ ہزاروں سال تک اس کی موت نہیں ہو گی لیکن اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے سو سال کا انتظا اسے بہت طویل محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اگر اس کے پاس شیطانی طاقتیں نہیں رہیں تو کیا ہوا او شیطانی دنیا کے کسی بھی دوسرے آدمی کو ختم کر کے اس کی طاقتوں پر قبضہ کر سکتا ہے اور اس بات کا خیال آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کا خیال آ گیا جو اس موتی کے حصول کے لئے اس کے رقیب تھے۔

" ان دونوں کا خاتمہ ہونا چاہئے اور ان کی طاقتیں میرے قبضے میں آنی چاہئیں "....... جیری ڈوم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھی اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جیکسن بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" جیری ڈوم فرام دس اینڈ "....... جیری ڈوم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس چیف۔ حکم چیف "....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" پروفیسر وکٹر کو جانتے ہو تم۔ تمہارے ہی علاقے میں رہتا ہے وہ "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" یس چیف۔ وہ ہمارے کلب میں بھی آتے جاتے رہتے ہیں "....... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پروفیسر وکٹر شیطانی دنیا کا بڑا آدمی ہے اور اس کے پاس شیطانی طاقتیں بھی ہیں جو اس کی حفاظت بھی کرتی ہیں۔ لیکن میں اسے ہلاک کرانا چاہتا ہوں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ لیکن طریقہ بھی آپ ہی بتائیں گے کیونکہ ان طاقتوں کے مقابل ہمارے آدمی کیسے کام

کریں گے"...... جیکسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی ہے جو ذہنی اور اعصابی طور پر انتہائی طاقتور ہو"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے اور اس میں وہی لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو اعصابی طور پر انتہائی طاقتور ہوں"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"جس آدمی کو تم پروفیسر وکٹر کو ہلاک کرنے کے لئے مامور کرو وہ اگر پروفیسر وکٹر تک پہنچے کے باوجود ذہن میں اس کی ہلاکت کا خیال تک نہ لائے اور پھر اچانک اس پر فائر کھول دے تو پروفیسر وکٹر کو ہلاک کیا جا سکتا ہے ورنہ اس کی طاقتیں اس کا ذہن پڑھ کر پروفیسر وکٹر کو ہوشیار کر دیں گی"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"پھر تو یہ کام مجھے خود کرنا پڑے گا"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اگر تم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ کلب تمہاری ملکیت میں دے دیا جائے گا اور اس کے ساتھ دس لاکھ ڈالر نقد بھی تمہیں ملیں گے"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"...... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ انتہائی محتاط رہنا اور مجھے فوری رپورٹ دینا"...... جیری ڈوم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"جیری ڈوم فرام دس اینڈ"...... جیری ڈوم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف آپ۔ حکم چیف"...... دوسری طرف سے اس بار منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے علاقے میں ڈاکٹر شاغل رہتا ہے۔ جانتے ہو اسے"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ مشہور آدمی ہے۔ سب جانتے ہیں اسے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کے پاس شیطانی طاقتیں بھی ہیں۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"سنا تو گیا ہے چیف لیکن میری ذاتی طور پر اس سے ملاقات نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی دلچسپی رہی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم اس کا کام تمام کر دو۔ پھر تم جو معاوضہ کہو گے تمہیں ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے چیف۔ ورنہ آپ کے حکم کی تعمیل تو ہم پر فرض ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ کام کر کے مجھے فوری فون پر اطلاع دو۔ میں تمہاری کال کا

منتظر رہوں گا"...... جیری ڈوم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس مقدس موتی کے حصول میں اس کے یہ دونوں رقیب ہلاک ہو جائیں گے اور پھر اس کے لئے میدان صاف ہو جائے گا۔ ان کی شیطانی طاقتیں بھی اس کے قبضے میں آجائیں گی اور پھر ان کی مدد سے وہ پورش کے ذہن سے اصل بات معلوم کر کے یہ مقدس موتی سو سال گزرنے سے پہلے ہی خود حاصل کر لے گا۔ یہی سب سوچتے ہوئے اس نے ایک طرف رکھی ہوئی فائل دوبارہ اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جیری ڈوم نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... جیری ڈوم نے چونک کر پوچھا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیری ڈوم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... جیری ڈوم نے کہا۔

"چیف۔ میں اس سے ملنے اس کی رہائش گاہ پر گیا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ڈاکٹر شاغل خاص جسامت کی عورتوں کو بے حد پسند کرتا ہے اور اسے ایسی عورتیں باقاعدہ سپلائی کی جاتی ہیں۔ میں نے اس سے ایسی ہی عورتوں کے بارے میں بات کی۔ چونکہ اتفاقاً اس

ٹائپ کی دو عورتیں میرے پاس موجود تھیں اس لئے اس نے تھوڑی دیر بعد مجھے ان عورتوں سمیت ملاقات کی اجازت دے دی۔ شاید اس نے اپنی طاقتوں کی مدد سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ واقعی میرے پاس ایسی عورتیں موجود ہیں یا نہیں۔ پھر میں ان دونوں عورتوں کو ساتھ لے کر اس کے پاس پہنچ گیا۔ عورتیں چونکہ اس کے معیار کے مطابق تھیں اس لئے وہ انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوا اور اس نے مجھے بھاری معاوضہ دینے کا کہا اور اٹھ کر الماری سے رقم نکالنے لگا جیسے ہی اس کی پشت میری طرف ہوئی میں نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا۔ ایسا میں نے اس لئے کیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں اس قدر تیز چمک تھی کہ مجھے اس سے آنکھیں ملانا دشوار ہو گیا تھا اس لئے میں نے پشت ہوتے ہی اس پر فائر کھول دیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ان دونوں عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا تاکہ کل مجھ پر کوئی بات نہ آئے اور واپس آ گیا"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اب بولو کیا معاوضہ چاہتے ہو"...... جیری ڈوم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ کا کام کامیابی سے مکمل کر دینا ہی ہمارا انعام ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر منتقل ہو جائیں گے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"...... جیری ڈوم نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... جیری ڈوم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں چیف"....... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... جیری ڈوم نے چونک کر پوچھا۔

"حکم کی تعمیل کر دی ہے چیف"....... جیکسن نے کہا۔

"وہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"....... جیری ڈوم نے کہا۔

"اس کام کے لئے میں نے سوبرک کو منتخب کیا۔ سوبرک کو میں نے ساری بات بتا دی۔ اتفاق سے ڈاکٹر شاغل کلب میں موجود تھا۔ سوبرک نے فوری طور پر جا کر کھلے عام اس پر فائر کھول دیا اور ڈاکٹر شاغل ہلاک ہو گیا"....... جیکسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وعدے کے مطابق اب یہ کلب تمہاری ملکیت ہو گا اور رقم بھی تمہیں مل جائے گی"....... جیری ڈوم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کا کانٹا تو نکل گیا۔ اب ان کی شیطانی طاقتوں کو بھی کال کر لیا جائے"....... جیری ڈوم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیری ڈوم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ناراک کے ریمنڈ کلب سے مارٹن بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو جیری ڈوم چونک پڑا۔

"تم۔ تم نے کیوں یہاں کال کی ہے"....... جیری ڈوم نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو اطلاع دینی تھی کہ بلیک ڈوم کلب بموں سے اڑا دیا گیا ہے اور کلب میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کارسن کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیری ڈوم کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو کیونکہ بلیک ڈوم کلب اس کے نیٹ ورک کا مین کلب تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو"....... جیری ڈوم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف"....... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کس نے کیا ہے ایسے۔ کس میں جرأت ہوئی ہے ایسا کرنے کی"....... جیری ڈوم نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق اچانک دو مقامی آدمی کارسن سے ملنے آئے اور کارسن سے مل کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے فوراً بعد دو قوی ہیکل حبشی کلب میں آئے اور انہوں نے

وہاں داخل ہوتے ہی انتہائی خوفناک بم پھینکے اور پھر میزائل فائر
کرتے ہوئے واپس چلے گئے ۔ اس طرح چند ہی لمحوں میں کلب میں
موجود تمام افراد ہلاک اور زخمی کر دیئے گئے ۔ عمارت کو بھی نقصان
پہنچا ۔ پھر پولیس پہنچ گئی اور معلوم ہوا کہ کارسن بھی اپنے آفس میں
ہلاک ہو چکا ہے ۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ پولیس اب
ان حبشیوں کو تلاش کر رہی ہے“...... مارٹن نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

” ان مقامی آدمیوں کا کیا ہوا جو کارسن سے ملے تھے ۔ کارسن کو
انہوں نے ہلاک کیا ہو گا ۔ لیکن کیوں“...... جیری ڈوم نے کہا۔

” باس ۔ یہاں یہ خبر عام ہے کہ کوئی نیا سینڈیکیٹ میدان میں
کود پڑا ہے کیونکہ ان حبشیوں نے جس انداز میں کارروائی کی ہے اس
سے لگتا تھا کہ وہ صرف اپنی دہشت بٹھانے کے لئے یہ سب کچھ کر
رہے ہیں اور ان کا کوئی خاص آدمی ٹارگٹ نہیں ہے“...... مارٹن
نے جواب دیا۔

” ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن میں ان کا وہ حشر کروں گا کہ زمانہ
ان کے انجام سے عبرت پکڑے گا ۔ میں تمہیں اب ناراک میں
سینڈیکیٹ کا انچارج بنا رہا ہوں ۔ تم نے ان حبشیوں اور ان مقامی
غنڈوں اور اس سینڈیکیٹ کا سراغ لگانا ہے“...... جیری ڈوم نے تیز
لہجے میں کہا۔

” یس چیف“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیری ڈوم نے اس

طرح رسیور کریڈل پر پٹخا جیسے سارا قصور ہی اس فون کا ہو ۔ اس کے
ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز اٹھاتا ہوا ایک چھوٹے سے ملحقہ کمرے میں
پہنچ گیا ۔ اس کمرے میں فرنیچر موجود نہ تھا ۔ صرف فرش پر ایک دری
بچھی ہوئی تھی ۔ کمرے کی دیواروں کا رنگ تیز سیاہ تھا ۔ وہ فرش پر
بچھی ہوئی دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر
کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد دور سے
کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں ۔ آوازوں سے یوں احساس ہوتا
تھا جیسے کوئی آدمی انتہائی عذاب میں مبتلا ہو کر ہذیانی انداز میں چیخ رہا
ہو ۔ پھر یہ آواز قریب آتی چلی گئی ۔ چند لمحوں بعد کمرے میں سیاہ
دھواں سا پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی آوازیں بند ہو گئیں تو جیری
ڈوم نے آنکھیں کھول دیں ۔ دھواں اب مجسم ہو کر ایک مجہول سے
بوڑھے آدمی کا روپ دھار چکا تھا۔

” تم ۔ تم سنائی ۔ تم کیوں آئے ہو ۔ میں نے تو گوچر کو طلب کیا
تھا ۔ وہ اب میری شیطانی طاقت ہے ۔ پروفیسر وکٹر کو میں نے ہلاک
کر دیا ہے“...... جیری ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

” مجھے معلوم ہے ۔ تم نے ڈاکٹر شاغل کو بھی ہلاک کرا دیا ہے ۔
لیکن تم نے ایسا کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے ۔ تم نے اس
پاکیشیائی عمران کا راستہ خود صاف کر دیا ہے ورنہ پروفیسر وکٹر اور
ڈاکٹر شاغل دونوں اس کا راستہ روک سکتے تھے اس لئے بڑے شیطان
نے تمہیں آئندہ کوئی شیطانی طاقت بخشنے سے انکار کر دیا ہے“ ۔ اس

بوڑھے نے کریہہ آواز میں بولتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی عمران تو ہلاک ہو چکا ہے "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" ہلاک نہیں ہوا ۔ تمہارے آدمیوں نے ان چاروں کی بجائے دوسرے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے تمہارے کلب کو بھی تباہ کر دیا ہے اور تمہارے خاص آدمی کارسن کو بھی ہلاک کر دیا ہے ۔ اب وہ تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں ۔ وہ تمہیں ہلاک کر کے اپنا راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں "....... اس بوڑھے نے جواب دیا تو جیری ڈوم کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مجھے تو یہی رپورٹ ملی تھی اس لئے تو میں نے مقدس موتی حاصل کرنے کے لئے پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل دونوں کو ہلاک کرا دیا تھا ۔ اب میں کیا کروں ۔ میری مدد کرو سنائی "....... جیری ڈوم نے اس بار بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

" بڑا شیطان سخت ناراض ہے ۔ معاملات سراسر اس کے خلاف جا رہے ہیں کیونکہ دشمن عمران کا راستہ خود بخود صاف ہوتا جا رہا ہے ۔ ابھی تک اس عمران کا ٹکراؤ کسی سے بھی نہیں ہوا جبکہ شیطان کے خاص خاص آدمی مارے جا رہے ہیں اور یہ کام تمہاری وجہ سے ہوا ہے اس لئے تمہیں سزا دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اب تم بھی جاؤ پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کے پیچھے "....... سنائی نے کہا۔

" لیکن مجھ سے تو بڑے شیطان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ہلاک نہ ہونے دے گا ۔ میرا جسم ختم ہوتے ہی میں دوسرے جسم پر قبضہ کر

کے زندہ رہوں گا "....... جیری ڈوم نے کہا۔

" شیطانی دنیا میں ایسے وعدے ہوتے رہتے ہیں اور جس نے وعدہ کیا تھا اس نے ہی تمہیں سزا دے دی ہے ۔ اب میں خود اس عمران سے نمٹ لوں گا "....... بوڑھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ جیری ڈوم کی طرف جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے شعاعیں سی نکل کر جیری ڈوم کے جسم پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی جیری ڈوم چیختا ہوا فرش پر گرا اور چند لمحے کسی ذبح کی جانے والی بکری کی طرح پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

بیٹا گو ایکریمیا کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی جو ناراک سے کافی دور واقع تھی اور اس ریاست کا زیادہ تر حصہ ریگستان پر مبنی تھا اور چونکہ یہاں سے تیل نکلتا تھا اس لئے اس کے شہروں میں دولت کی ریل پیل عام تھی۔ بیٹا گو کا بڑا شہر ساجرس تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس وقت ساجرس میں موجود تھا۔ عمران نے ٹائیگر کے ساتھ مل کر ناراک کے بلیک ڈوم کلب میں کارسن سے ملاقات کی اور پھر انہوں نے کارسن سے معلوم کر لیا کہ اس کا رابطہ جیری ڈوم سے صرف فون پر ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کچھ معلوم نہیں تو انہوں نے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر عمران نے جوانا اور جوزف کو ریڈ کاشن دے گیا اور خود وہ ٹائیگر سمیت واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور پھر فون کے ذریعے اس نے جیری ڈوم کے ٹھکانے کو ٹریس کرنا شروع کر دیا اور پھر جوانا اور جوزف بھی واپس آ گئے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پورے کلب کو تباہ کر دیا ہے۔ عمران کو اس فون نمبر کے ذریعے جیری ڈوم کے بارے میں معلوم کرنے میں سخت

مشکل پیش آئی کیونکہ یہ سیٹلائٹ فون نمبر تھا لیکن بہرحال عمران نے اس مقام کو ٹریس کر لیا تھا اور اس کے مطابق جیری بیٹا گو کے شہر ساجرس میں رہتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناراک سے فلائٹ کے ذریعے ساجرس پہنچ گیا تھا اور اس وقت وہ سب ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ عمران اور ٹائیگر نے ایک بار پھر میک اپ تبدیل کر لئے تھے اور اب وہ غنڈوں کی بجائے عام آدمی دکھائی دے رہے تھے جبکہ جوانا اور جوزف اپنے اصلی چہروں میں تھے۔

"باس۔ اس جیری ڈوم کی قیام گاہ کا کیسے پتہ چلے گا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تم بتاؤ۔ کیسے پتہ چل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کے کسی انڈر ورلڈ کے آدمی سے معلوم کرنا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اگر اس طرح سب کو معلوم ہوتا تو پھر جیری ڈوم کے چھپنے کا فائدہ"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن پھر اب کیسے معلوم ہو گا"۔ ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کے پاس فون نمبر ہے۔ آپ فون کر کے اس سے بات کریں اور کسی طرح اس کو ٹریس کر لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ اگر اس کے پاس واقعی شیطانی طاقتیں ہیں تو یقیناً ان شیطانی طاقتوں نے اسے پہلے ہی اطلاع دے دی ہو گی اور وہ پوری طرح ہوشیار ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔یہاں کے کلبوں سے معلومات حاصل کی جائیں "۔ جوانا نے کہا۔

" اس میں بہت وقت چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس ۔آپ اس طرح مطمئن اس وقت نظر آتے ہیں جب آپ کوئی نہ کوئی کام مکمل کر لیتے ہیں ۔ کیا آپ نے اس کو ٹریس کرنے کا کوئی کلیو سوچ لیا ہے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

" ہاں ۔ تمہارا اندازہ درست ہے ۔ جو بات جوانا نے کی ہے اس پر میں پہلے ہی عمل کر چکا ہوں لیکن بجائے خود کلبوں میں جا کر سراغ لگانے کے میں نے یہاں کے ایک مخبری کرنے والے گروپ کی خدمات حاصل کی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس ۔ اگر یہ واقعی شیطانی طاقتوں کا مالک ہوا تو یہ یہاں سے غائب بھی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر رچرڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کرائیں بات"...... عمران نے کہا۔

" ہیلو ۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ پرنس بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ جس آدمی کو ٹریس کرانا چاہتے تھے اس کی لاش پولیس ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ۔ وہ واقعی اسی کی لاش ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" جی ہاں ۔ پولیس کو خفیہ اطلاع دی گئی کہ ایک رہائشی عمارت جسے بلیک پیلس کہا جاتا ہے میں اس کے مالک جیری ڈوم کی لاش پڑی ہوئی ہے ۔ اس پر پولیس وہاں پہنچی تو وہاں واقعی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی ۔ پولیس نے وہاں کی تلاشی لی تو انہیں معلوم ہو گیا اس بلیک پیلس میں ایک آدمی جس کا نام اس کے کاغذات کی رو سے جیری ڈوم تھا کا سیکرٹری مارٹن بھی رہتا تھا جو غائب تھا ۔ چنانچہ پولیس نے اسے ٹریس کیا اور پھر اسے ساجرس سے فرار ہونے کی کوشش کے دوران گرفتار کر لیا گیا ۔ اس آدمی مارٹن نے بتایا ہے

کہ جیری ڈوم بلیک ڈوم سینڈیکیٹ کا سربراہ تھا جبکہ سینڈیکیٹ ناراک میں کام کرتا تھا اور جیری ڈوم یہاں چھپ کر رہتا تھا۔ اس کا رابطہ فون پر وہاں سے رہتا تھا۔ فون نمبر وہی تھا جو آپ نے بتایا تھا اس مارٹن نے بتایا کہ آخری فون کال ناراک سے کسی ریمنڈ کلب کے مارٹن کی موصول ہوئی جس میں اس نے بتایا کہ وہاں بلیک ڈوم کلب کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد جب مارٹن کسی کام کے سلسلے میں ہدایات لینے گیا تو جیری ڈوم کی لاش اس کے آفس سے ملحقہ کمرے میں پڑی تھی۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس نے پولیس کو خفیہ اطلاع دی اور پھر وہاں سے رقم لے کر فرار ہو گیا۔ وہ ولنگٹن جانا چاہتا تھا کہ پکڑا گیا"...... رچرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس تفصیل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی ہمارا مطلوبہ آدمی تھا۔ کیا ہم اس کی لاش دیکھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ اگر ایسا چاہتے ہیں تو مجھے اس کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ میرا آدمی آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس کا نام سمتھ ہے۔ وہ آپ کو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائے گا لیکن اس کے لئے آپ کو مزید ایک ہزار ڈالر خرچ کرنے ہوں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ رقم تمہارے آدمی سمتھ کو اصل رقم کے ساتھ دے دی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" اوکے۔ میں انتظام کر کے اسے بھجواتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے اسے ہلاک کیا ہو گا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے تو میں لاش دیکھنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے یہاں آنے پر اس کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کا خاتمہ کسی انسان نے کیا ہے یا کسی شیطانی طاقت نے"...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

" شیطانی طاقت کیوں اس کا خاتمہ کرے گی باس۔ وہ تو اسے آپ کے خلاف استعمال کر رہی تھی"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ مجھے ساتھ لے جائیں۔ میں سب کچھ معلوم کر لوں گا"...... جوزف نے کہا۔

" ہاں۔ تم میرے ساتھ جاؤ گے اور ٹائیگر تمہارے سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ اس بلیک ڈوم کلب کے تباہ ہونے پر ہمارے یہاں آتے ہی شیطانی طاقتیں سمجھ گئی ہوں گی کہ اب جیری ڈوم تک ہم لامحالہ پہنچ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسے راز کو جانتا ہو جس کا افشا ہونا شیطانی طاقتوں کو منظور نہ ہو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جزیرہ ہونیرا میں کیپٹن کلب سب سے بدنام کلب تھا۔ اس کلب کا مالک اور اس کا جنرل مینجر ایک نامی گرامی مجرم رسکارڈ تھا جسے کیپٹن رسکارڈ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ کیپٹن رسکارڈ ایکریمیا کی سرکاری تنظیم میں طویل عرصہ تک کام کر چکا تھا لیکن چونکہ شروع سے ہی اس کا ذہنی جھکاؤ جرائم کی طرف تھا اس لئے وہ ایجنسی سے متعلق ہونے کے باوجود جرائم میں ملوث رہتا تھا اور اس لئے اسے آخرکار ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تو کافی عرصہ تک کیپٹن رسکارڈ ایکریمیا میں مختلف مجرم تنظیموں سے وابستہ رہا۔ پھر وہ جزیرہ ہونیرا شفٹ ہو گیا پھر یہاں ایک مجرم تنظیم کا چیف اس سے مارا گیا تو اس نے اس تنظیم پر قبضہ کر لیا اور تب سے اب تک اس نے ہونیرا میں جرائم کا گراف اس حد تک بڑھا دیا تھا کہ ہونیرا میں اب اس کے مقابل کوئی نہ رہا تھا۔ وہ اس قدر ظالم، سفاک، عیار اور شاطر تھا کہ

اسے ہونیرا کا شیطان کہا جاتا تھا۔ وہ کلب میں بہت کم بیٹھتا تھا۔ اس نے اپنا آفس الگ بنا رکھا تھا جہاں بیٹھ کر وہ ہونیرا میں ہونے والے تمام جرائم کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے مخصوص آفس سے ملحقہ کمرے میں ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ بیٹھا شراب پینے اور اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن رسکارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" کیوں فون کیا ہے جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس وقت مصروف ہوں"....... اس نے رسیور اٹھا کر دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لڑکی جو اس کی کرسی کے بازو پر بیٹھی ہوئی تھی اس کی دھاڑ سن کر اٹھ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" باس۔ ولنگٹن سے لارڈ سٹافرے کی کال ہے۔ وہ آپ کو کوئی بڑا کام دینا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے وہ آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"....... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا جو اس کا سیکرٹری تھا۔

" لارڈ سٹافرے۔ اچھا بات کراؤ"....... کیپٹن رسکارڈ نے قدرے نارمل لہجے میں کہا۔

" ہیلو۔ لارڈ سٹافرے بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیپٹن رسکارڈ بول رہا ہوں"....... کیپٹن رسکارڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایک کروڑ ڈالر حاصل کرنا چاہتے ہو یا نہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن رسکارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں نہیں لارڈ۔ حکم دیں"....... اس بار کیپٹن رسکارڈ کا لہجہ بے حد نرم ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے ایک کروڑ ڈالر اس کے لئے بہت بڑی رقم تھی۔

"اس کی تفصیلات تمہیں زبانی بتائی جائیں گی۔ ایک آدمی جس کا نام انتھونی ہے وہ تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ تفصیلات تمہیں بتائے گا اور ایک کروڑ ڈالر بھی تمہیں نقد اس سے مل جائیں گے۔ اس کا انتظار کرو"....... لارڈ نے کہا۔

"لیکن مجھے کرنا کیا ہو گا"....... کیپٹن رسکارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی آسان کام ہے ۔ سمجھو تمہاری لاٹری نکل آئی ہے ۔ تفصیل وہی بتائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن رسکارڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تم جا سکتی ہو"....... اس نے رسیور رکھ کر لڑکی سے کہا تو لڑکی اسے سلام کر کے تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ایک کروڑ ڈالر معاوضہ ۔ آخر کیا چکر ہو سکتا ہے"....... کیپٹن

رسکارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دوسرے دروازے سے گزر کر وہ اپنے شاندار آفس میں آ گیا۔ آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ سٹافرے کا آدمی جس کا نام انتھونی ہے وہ آئے تو اسے میرے آفس میں پہنچا دینا"....... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو اس کے ساتھ ہی کیپٹن رسکارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد بیرونی دروازے پر دستک ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا سا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ بانس کی طرح دبلا اور لمبا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا۔ سر پر گھنے بال تھے۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا اور جسم پر عام سا لباس تھا۔ چہرے اور انداز سے وہ خاصا خطرناک آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"میرا نام انتھونی ہے اور مجھے لارڈ سٹافرے نے بھیجا ہے"۔ آنے والے نے قدرے بھاری سے لہجے میں کہا۔

"آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بیٹھو اور بتاؤ کیا پیو گے"۔ کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"کچھ نہیں"....... اس آدمی نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی

پر بیٹھ کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک لفافہ نکال کر اس نے کیپٹن رسکارڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میں ایک کروڑ ڈالر کا گارینٹڈ چیک ہے"....... انتھونی نے کہا تو کیپٹن رسکارڈ نے تقریباً جھپٹنے کے انداز میں اس کے ہاتھ سے وہ لفافہ لے کر اسے کھول کر اندر موجود چیک نکالا اور اسے کچھ دیر تک غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ چیک درست تھا اور ایک کروڑ ڈالر واقعی بہت بڑی رقم تھی۔ اس نے چیک کو واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ جیب میں ڈال لیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ مجھے اس کے بدلے میں کیا کام کرنا ہو گا"۔ کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"تم ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی میں کام کرتے رہے ہو اور یہاں ہونیرا میں بھی تمہارا مکمل ہولڈ ہے اور یہاں تمہاری تنظیم انتہائی بااثر ہے اس لئے لارڈ صاحب نے اس آسان سے کام کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے اور تمہیں یہ چیک اس لئے ایڈوانس دے دیا گیا ہے کہ تم نے ہر قیمت پر کام مکمل کرنا ہے"....... انتھونی نے کہا۔

"کام کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ"....... کیپٹن رسکارڈ نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے جس کا نام عمران ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"۔

انتھونی نے کہا تو کیپٹن رسکارڈ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ چونک پڑا۔

"ہاں۔ جب میں ایجنسی میں تھا تو یہ نام اکثر سننے میں آتا تھا لیکن اس کا یہاں ہونیرا سے کیا تعلق ہے"....... کیپٹن رسکارڈ نے چونک کر کہا۔

"قدیم ترین دور میں ایک بہت بڑا خزانہ جس کی مالیت شاید موجودہ دور میں کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ ہو کہیں چھپا دیا گیا تھا۔ اس خزانے کا راز ایک موتی میں بند ہے۔ اس موتی کے لئے جب اس دور میں بے تحاشا قتل و غارت شروع ہوئی تو اس دور کی ایک طاقتور ترین شخصیت نے یہ موتی چھپا دیا اور ایسی جگہ چھپا دیا کہ ساری دنیا کے سر پٹکنے کے باوجود آج تک اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن اس عمران نے اپنی ذہانت کے بل بوتے پر اس کا سراغ لگا لیا ہے۔ اس نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ موتی یہاں جزیرہ ہونیرا میں چھپایا گیا ہے"....... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہونیرا میں۔ کہاں ہے یہ موتی"....... کیپٹن رسکارڈ نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"یہی تو کسی کو معلوم نہیں ہے اور اب وہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اس موتی کو حاصل کرنے آ رہا ہے تاکہ اسے حاصل کر کے کھربوں ڈالر کا یہ خزانہ مفت میں حاصل کر لے"....... انتھونی نے جواب دیا۔

"تو پھر لارڈ کیا چاہتا ہے"....... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"لارڈ خود اس موتی کی تلاش میں ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ یہ موتی عمران کے ہاتھ لگ جائے۔ اس لئے اس نے تمہیں یہ چیک بھیجا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"اس کو ہلاک کرنے سے تو اصل بات خفیہ رہ جائے گی کیوں نہ اس عمران کو پکڑ کر اس سے پہلے وہ جگہ معلوم کر لی جائے اور پھر اسے ہلاک کر کے یہ موتی حاصل کر لیا جائے"...... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"عمران دنیا کا خطرناک ترین آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اس کو پکڑنے والا خود اس کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے اور یہاں بھی وہ صرف اس لئے مارا جا سکتا ہے کہ اس کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ یہاں اس کے خلاف کوئی کارروائی ہو سکتی ہے اس لئے اچانک اس پر ہونے والی فائرنگ اسے یقینی طور پر موت کے گھاٹ اتار دے گی"...... انتھونی نے جواب دیا تو کیپٹن رسکارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگ اس لئے ایسا سمجھ رہے ہو کہ تم اور تمہارا لارڈ غنڈوں اور بدمعاشوں کا چیف ہے جبکہ میں تو تربیت یافتہ آدمی ہوں۔ میرے لئے یہ لوگ خطرناک نہیں ہو سکتے"...... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے کیپٹن تم وہی کرو۔ مزید کسی چکر میں نہ پڑو۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے"...... اس بار انتھونی نے سخت لہجے

میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ میں تو تمہارے فائدے کے لئے ایسا چاہتا تھا۔ اگر تم ایسا نہیں چاہتے تو مجھے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل کیا ہے"...... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"جب یہ لوگ یہاں آنے کے لئے ایکریمیا سے روانہ ہوں گے تو فون پر میں تمہیں پوری تفصیل بتا دوں گا"...... انتھونی نے کہا۔

"اگر یہ سب اتنا ہی آسان ہے انتھونی تو پھر یہ کام لارڈ کے غنڈے بھی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ پھر تمہیں مجھے اس آسان سے کام کے لئے ایک کروڑ ڈالر دینے کا کیا مقصد"...... کیپٹن رسکارڈ نے کہا وہ واقعی ذہین اور تربیت یافتہ آدمی تھا۔

"غنڈے یہ کام نہیں کر سکتے۔ تربیت یافتہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔ ولنگٹن میں بھی ان کی آمد کا لارڈ کو پہلے سے علم تھا۔ فلائٹ کی تفصیل کا بھی علم تھا۔ اس نے اپنے غنڈے ایئر پورٹ پر بھجوا دیئے لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی بغیر کسی رکاوٹ کے کسی اور راستے سے نکل گئے جبکہ غنڈوں نے غلط آدمیوں پر فائر کھول دیا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تربیت اسی کو کہتے ہیں۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ مجھ سے بچ کر وہ نہ جا سکیں گے"...... کیپٹن رسکارڈ نے کہا اور انتھونی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اصل کہانی کچھ اور ہے اور اس کہانی کو مجھ سے بھی چھپایا جا رہا ہے" .... کیپٹن رسکارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر دوبارہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ پہلے موجود تھا۔

لارڈ سٹافرے ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ وہ اسلحے اور منشیات کی اسمگلنگ کی ایک بین الاقوامی تنظیم کا سربراہ تھا اور پوری دنیا میں اس کی تنظیم خصوصی اسلحے اور منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث رہتی تھی جبکہ لارڈ سٹافرے ایکریمین ریاست اوہیو کے دارالحکومت جس کا نام بھی اوہیو تھا میں اپنے بہت بڑے محل میں رہتا تھا جسے سٹافرے پیلس کہا جاتا تھا۔ لارڈ سٹافرے صرف دنیاوی جرائم میں ہی ملوث نہ تھا بلکہ وہ شیطان کا بھی پیروکار تھا اور شیطان نے اسے اس کی شیطانی خدمات پر کئی بڑی شیطانی طاقتیں دے رکھی تھیں۔ لارڈ سٹافرے ذاتی طور پر بھی شیطان فطرت آدمی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ ایسے آدمیوں کو جو نیک اور ایماندار ہوں ہلاک کرا دے حتیٰ کہ اس نے بڑے بڑے پادریوں کو بھی اس لئے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا کہ وہ لوگ کیوں عام لوگوں کو نیک ہونے کی

تلقین کرتے ہیں ۔یہی وجہ تھی کہ بڑا شیطان بھی لارڈ سٹافرے سے بے حد خوش رہتا تھا ۔جیری ڈوم نے جب اپنے لالچ کے تحت پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کو ہلاک کرا دیا تو بڑا شیطان اپنے دو اہم پیروکاروں کی اس طرح موت پر غصہ میں آگیا اور اس نے سنائی کو حکم دے دیا کہ جیری ڈوم کو ختم کر دیا جائے اور اس موتی کا حق دار اس نے لارڈ سٹافرے کو قرار دے دیا تھا اور سنائی کو حکم دیا تھا کہ جب تک یہ موتی لارڈ سٹافرے کو مل نہیں جاتا اور وہ نائب شیطان نہیں بن جاتا اس وقت تک سنائی نے اس کے ساتھ ہی رہنا ہے اور اس کی مدد کرنی ہے ۔چنانچہ سنائی لارڈ سٹافرے کے پاس پہنچ گیا اور پھر جب لارڈ سٹافرے کو مقدس موتی اور نائب شیطان بننے کے بارے میں علم ہوا تو وہ بے حد خوش ہوا۔نائب شیطان کا عہدہ اس کے تصور سے بھی بڑا تھا ۔اسے معلوم تھا کہ جب وہ نائب شیطان بنے گا تو پوری دنیا کی شیطانی طاقتیں بھی اس کی ماتحت ہو جائیں گی اور موتی کے تحت لاکھوں انتہائی طاقتور طاقتیں تو ویسے ہی اس کی ماتحت ہوں گی ۔سنائی بھی شیطانی دربار کی خاص طاقت تھا اس لئے سنائی نے بھی جب اسے آقا کہنا شروع کر دیا تو وہ بے حد خوش ہوا ۔ اسے معلوم تھا کہ سنائی بے حد ہوشیار اور سمجھ دار طاقت ہے اس لئے اس نے سنائی کے مشورے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرہ ہونیرا میں کیپٹن رسکارڈ کے ہاتھوں ختم کرانے کا منصوبہ بنایا اور پھر ایک کروڑ ڈالر کا گارینٹڈ چیک دے کر اس نے سنائی کو ہی انتھونی

کے روپ میں ہونیرا بھجوا دیا اور اب وہ اپنے آفس میں بیٹھا سنائی کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا اور پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور سنائی انتھونی کے روپ میں اندر داخل ہوا تو لارڈ سٹافرے چونک پڑا۔

" آؤ سنائی ۔بتاؤ کیا ہوا" .... لارڈ سٹافرے نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" آقا ۔میں نے آپ کے حکم کے مطابق کیپٹن رسکارڈ کو چیک دے کر اس کام کے لئے آمادہ کر لیا ہے لیکن کیپٹن رسکارڈ اس عمران کو فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے اس سے موتی کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا ہے" .... سنائی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اگر وہ ایسا کر سکے تو زیادہ اچھا ہے ۔اس طرح ہم سو سال پہلے ہی اس موتی کو حاصل کر لیں گے" .... لارڈ سٹافرے نے کہا۔

" لیکن اس کیپٹن رسکارڈ کا ذہن میں نے پڑھا ہے ۔وہ لالچی آدمی ہے ۔وہ اس موتی کو خود حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ خزانہ حاصل کر سکے" .... سنائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔اس بے چارے کی کیا جرأت ہے کہ وہ ایسا کر سکے ۔ لیکن سنائی ایک بات ہے ۔کیا تم معلوم نہیں کر سکتے کہ کیپٹن رسکارڈ اس عمران کو ہلاک کرنے میں کامیاب بھی ہو گا یا نہیں" ۔ لارڈ سٹافرے نے کہا۔

" نہیں آقا ۔یہ علم غیب ہے اور ہمیں تو صرف اشارے ملتے ہیں

اور بس "....... سنائی نے جواب دیا۔

"اگر کیپٹن رسکارڈ اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور الٹا عمران کے ہاتھوں مارا گیا تو پھر"....... لارڈ سٹافرے نے کہا۔

"پھر کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... سنائی نے جواب دیا۔

"اور کیا سوچنا پڑے گا۔ کیا یہ کام تم نہیں کر سکتے۔ تم شیطان کی بڑی طاقت ہو"....... لارڈ سٹافرے نے کہا تو سنائی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آقا۔ یہ موتی روشنی کی ایک عظیم شخصیت نے چھپایا تھا اس لئے اندھیرے کی کوئی طاقت اس وقت تک اس کے قریب نہیں جا سکتی جب تک یہ کسی عام انسان کی تحویل میں نہ چلا جائے اور عمران کے ہاتھ لگ جانے کے بعد ہم اسے حاصل کر سکتے ہیں پہلے نہیں ورنہ ہم ایک لمحے میں فنا ہو جائیں گے"....... سنائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی مسئلہ ہے۔ اگر کیپٹن رسکارڈ کامیاب نہ ہو سکا تو پھر یہ عمران موتی حاصل کر لے گا اور اسے ضائع کر دے گا اور ہم سب ہاتھ ملتے رہ جائیں گے"....... لارڈ سٹافرے نے کہا۔

"ہاں آقا۔ آپ بتائیں پھر کیا کیا جائے"....... سنائی نے کہا۔

"میرے خیال میں مجھے اور تمہیں خود بھی وہاں ہونا چاہئے۔ اگر یہ کیپٹن اس عمران پر قابو پا کر اس سے موتی کی جگہ معلوم کر لیتا ہے تو پھر ہم کسی بھی عام آدمی کے ذریعے اسے حاصل کر کے اس پر قبضہ

کر لیں گے اور اگر کیپٹن رسکارڈ ایسا نہیں کر سکا تو پھر تمہیں اس عمران کی نگرانی کرنی ہو گی۔ پھر وہ جیسے ہی موتی حاصل کرے تم مجھے اشارہ کر دینا میں اپنے کسی بھی آدمی کو اس پر چھوڑ دوں گا"۔ لارڈ سٹافرے نے کہا۔

"اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ یہ مقدس موتی کہاں چھپایا گیا ہے تو ہم وہاں پہلے سے ہی بندوبست کر لیتے۔ پھر ہمیں اس عمران کو ہلاک کرانے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم انتظار کریں"....... سنائی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کی بجائے ہونیرا جزیرے پر پہنچ جانا چاہئے"....... لارڈ سٹافرے نے کہا۔

"آپ چلے جائیں۔ میں اس عمران کے ساتھ ساتھ رہوں گا تاکہ اس کے بارے میں کیپٹن رسکارڈ کو تفصیل بتا سکوں"....... سنائی نے کہا اور لارڈ کے اثبات میں سر ہلانے پر سنائی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ سے جزیرہ ہونیرا پر ہی ملاقات ہو گی"....... سنائی نے کہا۔

"ہاں۔ میں جا رہا ہوں۔ میں اس اہم موقع پر خود وہاں رہنا چاہتا ہوں"....... لارڈ سٹافرے نے کہا تو سنائی سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران کے ذہن میں چھائے ہوئے گھپ اندھیرے میں آہستہ
آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر ہوش میں آتے ہی اس نے بے
اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تو اس کا
شعور ایک دھماکے سے بے اختیار پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس
دھماکے کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے
تمام واقعات فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ عمران نے جوزف کے
ساتھ ایکریمیا کی ریاست بیٹاگو کے دارالحکومت ساجرس کے پولیس
ہیڈکوارٹر میں جا کر جیری ڈوم کی لاش دیکھی اور جوزف نے لاش
دیکھتے ہی بتا دیا تھا یہ واقعی شیطان کا غلام تھا اور کسی شیطانی طاقت
نے ہی اسے ہلاک کیا ہے تو عمران واپس آیا اور اب انہوں نے ہونیرا
جانے کا پروگرام بنا لیا کیونکہ اب درمیانی رکاوٹیں دور ہو چکی تھیں۔
پھر ساجرس سے وہ واپس ولنگٹن پہنچے اور ولنگٹن سے وہ خصوصی

فلائٹ کے ذریعے جزیرہ ہونیرا پہنچ گئے۔ عمران کو چونکہ خدشہ تھا کہ
شیطانی طاقتیں ان کو چیک کر رہی ہوں گی اس لئے ناراک کی طرح
وہ یہاں بھی پبلک لاؤنج سے باہر آنے کی بجائے ایئرپورٹ کے ایک
گارڈ کو بھاری رقم دے کر ایک اور راستے سے باہر آ گئے تھے۔ ولنگٹن
سے ملنے والی ایک ٹپ کے ذریعے اس نے یہاں ہونیرا جزیرے پر
ایک رہائش گاہ حاصل کر لی تھی جس میں کار بھی موجود تھی۔ عمران
کا پروگرام تھا کہ پہلے وہ مونگے کی اس زرد چٹان کو پوری طرح چیک
کرے گا اور پھر وہاں اس شیطانی موتی کو حاصل کرنے کی کارروائی
کرے گا اس لئے اس نے اس رہائش گاہ کا انتظام کیا تھا اور پھر ہونیرا
ایئرپورٹ کے دوسرے راستے سے باہر نکل کر وہ ایک ٹیکسی میں
سوار ہو کر اس رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ رہائش گاہ پر نمبروں
والا تالا موجود تھا۔ چنانچہ تالا کھول کر عمران اور اس کے ساتھی اس
رہائش گاہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن ابھی وہ سٹنگ روم میں جا کر بیٹھے
ہی تھے کہ اچانک نامانوس سی بو ان کی ناک سے ٹکرائی اور پھر اس
سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا اس کا ذہن تاریک پڑ گیا اور اب اسے
ہوش آیا تھا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران نے آنکھیں کھول
کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں اپنے ساتھیوں
سمیت موجود تھا۔ ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے کلپ
ہتھکڑیوں سے جکڑ دیئے گئے تھے جبکہ ان کے دونوں پیروں کو بھی
کلپ ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا گیا تھا اور وہ فرش پر بچھے ہوئے قالین پر

دیوار سے پشت لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرہ ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران کے ساتھی ڈھلکے ہوئے انداز میں تھے۔ عمران پوری طرح ہوش میں آتے ہی سمجھ گیا کہ شیطانی طاقتوں نے پھر کسی جرائم پیشہ گروپ کے ذریعے ان کے ساتھ یہ سب کچھ کرایا ہے لیکن یہ بات اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ انہیں صرف بے ہوش کیوں کیا گیا ہے جبکہ وہ انہیں انتہائی آسانی سے بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر سکتے تھے اور پھر فوراً ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آ گیا کہ شاید وہ لوگ اس موتی کے جائے وقوع کا پتہ نہیں چلا سکے اس لئے اب وہ اس سے زبردستی اس جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے جلدی سے انگلیوں کی مدد سے کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کو چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ اسے ڈبل کلپ ہتھکڑی لگائی گئی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ڈبل کلپ ہتھکڑی کو کھولنا ناممکن سمجھا جاتا ہے لیکن عمران اس معاملے میں مہارت رکھتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر بھی ہوش میں آ کر آسانی سے اسے کھول لے گا کیونکہ عمران نے اسے بھی اس کی خصوصی ٹریننگ دی تھی لیکن جوزف اور جوانا اسے آسانی سے نہ کھول سکتے تھے لیکن اس کی اسے پرواہ نہ تھی کیونکہ وہ اور ٹائیگر ہی آنے والوں کے لئے کافی ثابت ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اس نے ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہتھکڑی کھولنے میں

کامیاب ہو گیا تو اس نے کھلی ہوئی ہتھکڑی کو ایک طرف رکھا اور اپنی دونوں پنڈلیوں پر موجود ڈبل کلپ ہتھکڑی کو بھی کھول دیا۔ لیکن اسے ٹانگوں سے علیحدہ نہ کیا تھا۔ البتہ اسے اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا کہ ایک ہی جھٹکے سے وہ کھل جاتیں اور عمران کی دونوں پنڈلیاں اس سے آزاد ہو جاتیں۔ تھوڑی دیر بعد اسے دروازے کے دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے دونوں بازو پیچھے کر لئے جبکہ کھلی ہوئی ہتھکڑی اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے جسم کو اس طرح ڈھلکا لیا تھا جیسے وہ ابھی تک بے ہوش ہو۔ البتہ آنکھوں میں موجود جھری سے وہ دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی کرسی اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر اس نے کرسی اس کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھی اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد تیز تیز قدموں کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی۔ اس بار آنے والوں کی تعداد دو تھی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے ہی تربیت یافتہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ جگیر"...... کرسی پر بیٹھنے والے نے رعب دار لہجے میں اس آدمی سے کہا جو اس کے پیچھے اندر داخل

ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں کوڑا تھا جبکہ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ وہ البتہ چہرے مہرے اور انداز سے کوئی غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔

" یس باس "....... جیگر نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور جھک کر بوتل عمران کی ناک سے لگا دی لیکن عمران چونکہ پہلے ہی ہوش میں تھا اس لئے اس نے سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد جیگر نے بوتل ہٹائی اور آگے بڑھ کر ٹائیگر کی ناک سے لگا دی۔ عمران نے اس انداز میں حرکت کرنا شروع کر دی جیسے اسے ہوش آ رہا ہو اور پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار کسی بڑے شہر میں آنکلا ہو اور انتہائی حیرت سے ہر چیز کو دیکھ رہا ہو۔

" یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا فلم بدل گئی ہے "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" فلم نہیں بدلی بلکہ جگہ بدل گئی ہے۔ کیا تمہارا نام عمران ہے "....... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح چونک کر اسے دیکھنے لگا جیسے اس سے پہلے اسے کمرہ خالی نظر آ رہا تھا اور اب اس آدمی کے بولنے پر اسے یہ آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آنے لگا ہو۔

" عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) "۔

عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن تمہارا میک اپ تو واش نہیں ہوا۔ اس کی وجہ "۔ اس آدمی نے کہا۔

" میں نے میک اپ میں معجون سانپ ڈال رکھی ہے۔ جس طرح سانپ کی کینچلی اتر جاتی ہے لیکن اندر سے بھی سانپ ہی نکلتا ہے اسی طرح اس معجون کی وجہ سے تم چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لو میں عمران ہی رہوں گا "....... عمران نے کہا۔

" تم اپنے آپ کو خواہ مخواہ پاگل ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن جس طرح چوہوں کی طرح تم پکڑے گئے ہو اس سے مجھے اس بات پر یقین آ گیا ہے کہ ایشیائی پروپیگنڈے کے واقعی ماہر ہوتے ہیں "۔ اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

" ویسے کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم کون ہو اور تم نے ہمیں اس انداز میں کیوں جکڑ رکھا ہے "....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس آدمی نے جو کچھ بتایا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ وہ شیطانی معاملہ نہیں ہے بلکہ کوئی اور چکر ہے۔

" میرا نام کیپٹن رسکارڈ ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سے رہا ہے۔ اب میں یہاں ہونیرا کا کنگ ہوں۔ مجھے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہائر کیا گیا ہے لیکن

میں نے سوچا کہ تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے گرفتار کر کے تم سے اس موتی کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں جس کے اندر دنیا کے سب سے بڑے خزانے کا راز چھپا ہوا ہے"....... کیپٹن رسکارڈ نے کہا۔

"کس نے تمہیں ہائر کیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کی ریاست اوہیو کے بہت بڑے لارڈ سٹافرے نے"....... کیپٹن رسکارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس لئے انتہائی اطمینان سے یہ سب کچھ بتاتا جا رہا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے عمران اور اس کے ساتھی اس انداز میں جکڑے ہوئے تھے کہ معمولی سی مزاحمت کرنے کے بھی قابل نہ تھے جبکہ ٹائیگر ہوش میں آ کر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا لارڈ سٹافرے شیطان کا پیروکار ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہو گا۔ بہرحال اب میں نے تمہاری تمام باتوں کا جواب دے دیا ہے۔ اب تم نے میری باتوں کا جواب دینا ہے۔ اگر تم مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں وہ موتی موجود ہے تو میرا وعدہ ہے کہ میں موتی حاصل کرنے کے بعد تمہیں خاموشی سے یہاں سے زندہ بھجوا دوں گا اور اگر تم نے انکار کیا تو جنگیر کے ہاتھ میں کوڑا دیکھ رہے ہو۔ جنگیر اس کوڑے سے تمہاری کھال ادھیڑ کر رکھ دے گا"....... کیپٹن رسکارڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی

جواب دیتا اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک دبلا پتلا اور لمبا سا آدمی اندر داخل ہوا۔

"اسے ہلاک کر دو۔ کیپٹن اسے ہلاک کر دو۔ یہ ہتھکڑیاں کھول چکا ہے۔ اسے فوراً ہلاک کر دو"....... آنے والے نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم انتھونی اور یہاں۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"....... کیپٹن رسکارڈ نے یکلخت جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے ہلاک کرو۔ جلدی کرو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اسے ہلاک کر دو"....... انتھونی نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے چیختے ہوئے کہا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اس آنے والے کی آنکھیں دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ آنے والا انسان نہیں ہے بلکہ کوئی شیطانی طاقت ہے اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن رسکارڈ اس کی بات کا جواب دیتا یا اپنے آدمی جنگیر کو کوئی ہدایت دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہتھکڑی اڑتی ہوئی اس جنگیر کے سینے پر پوری قوت سے پڑی جو ہاتھ میں کوڑا پکڑے ہوئے تھا اور اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ جنگیر چیخ کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے کیپٹن رسکارڈ چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ وہ آدمی انتھونی چیختا ہوا دروازے کی طرف مڑ رہا تھا کہ

عمران کا بازو گھوما اور اس کا ہاتھ پوری قوت سے مڑتے ہوئے اس
انتھونی کے چہرے پر اس طرح پڑا کہ اس کے ہاتھ کی دو انگلیاں
نیزوں کی طرح اس کی آنکھوں میں گھستی چلی گئیں اور انتھونی چیخ مار
کر اچھلا اور پھر دھڑام سے فرش پر گر کر یکلخت ساکت ہو گیا جبکہ جیگر
سینے پر ہتھکڑی کی ضرب کھا کر پہلے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا اور کیپٹن
رسکارڈ جسے عمران نے دونوں ہاتھوں سے اچھال کر عقبی دیوار پر دے
مارا تھا۔ نیچے گر کر چند لمحوں تک اٹھنے کی کوشش کرتا رہا پھر یکلخت
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اچانک دیوار سے ٹکرانے سے اس کے
سر کا عقبی حصہ خاصا زخمی ہو گیا تھا لیکن وہ واقعی خاصی قوت ارادی کا
مالک تھا کہ اس کے باوجود اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا
لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، شائیں کی آواز کے ساتھ ہی وہ بری
طرح سے چیختا ہوا ایک بار پھر نیچے گر گیا اور پھر کمرہ سائیں سائیں کی
آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے یکلخت جیگر کے ہاتھ سے نکل کر
فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا تھا اور یہ اس کوڑے کی آواز تھی۔ کمرہ
کیپٹن رسکارڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج
رہا تھا۔

" اسے ختم کر دو ٹائیگر"...... عمران نے مڑے بغیر ہاتھ روکتے
ہوئے کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ٹائیگر ہاتھوں میں موجود
ہتھکڑی کھول کر پنڈلیوں والی ہتھکڑی بھی کھول چکا تھا۔ اس دوران
کیپٹن رسکارڈ کی حالت خاصی خراب ہو چکی تھی۔ اس کا جسم اس

طرح ادھڑ گیا تھا جیسے کسی نے لمبی سی تیز چھری سے اس کے جسم پر
گھاؤ ڈال دیئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کوڑا وہیں پھینکا
اور تیزی سے جیگر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیگر کی جیب کی تلاشی
لی اور پھر اس میں موجود اینٹی گیس کی وہ بوتل نکال لی جس کی مدد
سے ٹائیگر کو ہوش میں لایا گیا تھا۔

" اسے گولی نہ مارنا یہ شیطانی طاقت ہے"...... عمران نے بوتل
لے کر مڑتے ہوئے ٹائیگر سے کہا جو اب جیگر کے قریب پڑی ہوئی
مشین گن اٹھا کر انتھونی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

" اوہ اچھا"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا اور عمران اینٹی گیس کی
بوتل اٹھائے تیزی سے جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا
ڈھکن کھول کر بوتل کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد
جب اس نے بوتل ہٹائی تو اسی لمحے کمرہ مشین گن کی فائرنگ سے
گونج اٹھا جبکہ عمران نے بوتل کا ڈھکن لگا کر ایک طرف رکھا اور پھر
بے ہوش جوزف کے ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی اس نے کھول دی۔
پھر اس نے خود ہی اس کی پنڈلیوں میں موجود ہتھکڑی بھی کھول دی
اسی لمحے جوزف ہوش میں آ گیا جبکہ ٹائیگر کیپٹن رسکارڈ اور جیگر کو
ہلاک کر کے اب دروازے سے باہر جا چکا تھا۔

" جوزف ہوش میں آؤ۔ یہاں ایک شیطانی طاقت موجود ہے۔
میں نے اس کی آنکھیں اندھی کر کے اسے وقتی طور پر بے بس کر دیا
ہے۔ اب اسے سنبھالو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوزف

ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہاں - ہاں باس - یہاں شیطانی طاقت موجود ہے - اس کی مخصوص بو مجھے آ رہی ہے"....... جوزف نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے انتھونی کی طرف بڑھ گیا جیسے اس نے واقعی اس کی بو سونگھ لی ہو جبکہ عمران نے اینٹی گیس کی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر بوتل کو ساتھ ہی بے ہوش پڑے جوانا کی ناک سے لگا دیا۔

" میں نے اس کے منہ میں تسمہ ڈال دیا ہے باس - اب یہ شیطانی طاقت اپنی جون نہ بدل سکے گی"....... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا - اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

" یہاں اور کوئی نہیں ہے اور یہ کوٹھی بھی ویران علاقے میں ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

" جوانا کی ہتھکڑیاں کھولو - میں اس شیطانی طاقت سے دو باتیں کر لوں"....... عمران نے بوتل بند کر کے اسے ایک طرف رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انتھونی کی طرف بڑھ گیا جس کے منہ پر جوزف نے اپنے بوٹ کا تسمہ کھول کر باندھ دیا تھا۔

" میں نے اس کی آنکھیں نکال دی تھیں - کیا یہ اسی وجہ سے بے ہوش ہوا ہے"....... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"....... جوزف نے جواب دیا۔

" تو اب یہ ہوش میں کیسے آئے گا"....... عمران نے پوچھا۔

" اس کی آنکھوں پر موجود سرخ پٹی ہٹانی پڑے گی - میں پانی لے آتا ہوں"....... جوزف نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران سمجھ گیا کہ آنکھوں سے نکلنے والا خون انتھونی کی دونوں آنکھوں میں پھیلا ہوا تھا اور جوزف اسے سرخ پٹی کہہ رہا تھا۔

" ماسٹر - یہ کیا ہو رہا ہے"....... اسی لمحے جوانا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" کچھ نہیں - ہمارے خلاف سازش کی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسے ناکام کر دیا ہے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر ہوش میں آنے سے لے کر اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

" ماسٹر - اس کا مطلب ہے کہ اس کیپٹن کا پورا گروپ یہاں موجود ہو گا اور اسے ختم کرنا ہو گا"....... جوانا نے کہا۔

" ہاں - لیکن پہلے مجھے اس شیطانی طاقت سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی یہ اچانک یہاں آئی ہے اور اس کی آمد کی توقع اس کیپٹن کو بھی نہ تھی"....... عمران نے جواب دیا - چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل موجود تھی - اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا پانی فرش پر پڑے ہوئے انتھونی کی دونوں آنکھوں پر ڈال کر اس کی آنکھوں میں پھیلا ہوا خون دھونا شروع کر دیا - جیسے ہی انتھونی کی دونوں آنکھوں پر پھیلا ہوا خون دھلا وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن چونکہ وہ دونوں آنکھوں سے

اندھا تھا اس لئے وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

" تمہاری آنکھیں نکال دی گئی ہیں اور تمہارے منہ میں کالا تسمہ ڈال دیا گیا ہے اس لئے اب تم نہ ہی غائب ہو سکتے ہو اور نہ ہی تمہاری اپنی کوئی مخصوص طاقت کام کر سکتی ہے"...... جوزف نے اسے گردن سے پکڑ کر عقبی دیوار کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور انتھونی کے منہ سے بے اختیار غوں غاں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چونکہ اس کے منہ میں تسمہ بندھا ہوا تھا اس لئے وہ بول نہ پا رہا تھا لیکن عمران کو معلوم تھا کہ ابھی جب تسمہ اس کے منہ میں ایڈجسٹ ہو جائے گا تو اس کی بات سمجھ میں آنا شروع ہو جائے گی۔

" مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ یہ دھاگہ میرے منہ سے نکال دو"...... چند لمحوں بعد انتھونی نے رک رک کر بولنا شروع کر دیا اور اب اس کی بات کسی حد تک سمجھ میں آنے لگ گئی تھی۔

" باس جو بھی پوچھیں اس کا جواب دو ورنہ سینے میں لکڑی کا کھونٹا گاڑ کر ہمیشہ کے لئے فنا کر دوں گا تمہیں"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو انتھونی کا جسم نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

" مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں پھر کبھی تمہارے مقابل نہ آؤں گا"...... انتھونی نے کہا۔

" تم شیطانی طاقت ہو۔ بطور شیطانی طاقت تمہارا نام کیا ہے اور تم کیوں یہاں آئے تھے اور تمہارا اس کیپٹن سے کیا تعلق ہے۔

کھل کر سب کچھ بتا دو تو تمہیں رہا کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے لئے تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے فنا مت کرو"...... انتھونی نے کہا۔

" شروع ہو جاؤ ورنہ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" میرا نام سنائی ہے اور میں شیطان کے دربار کی خاص طاقت ہوں"...... اس نے کہا اور پھر اس نے لارڈ سٹافرے سے لے کر یہاں آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

" لارڈ سٹافرے سے پہلے تو جیری ڈوم کو یہ کام سونپا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ سب سے پہلے یہ کام گارشن نے شروع کیا تھا اور پھر پورش کی مدد سے عملی مسئلہ بنا کر یہ معاملہ تمہارے سپرد کیا گیا۔ پھر پورش سے یہ راز معلوم کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور نائب شیطان بننے کے لئے دو آدمی تیار ہو گئے۔ ایک کا نام ڈاکٹر شاغل تھا اور دوسرے کا پروفیسر وکٹر۔ ان کے ساتھ ان کی خاص شیطانی طاقتیں تھیں۔ پھر گارشن کو ہلاک کر دیا گیا اور شیطان نے یہ کام جیری ڈوم کے ذمے لگا دیا۔ جیری ڈوم نے کام ہونے سے پہلے پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کو ہلاک کرا دیا جس پر بڑا شیطان اس سے ناراض ہو گیا

اور جیری ڈوم کو میں نے اپنی طاقت سے ہلاک کر دیا۔ پھر بڑے
شیطان نے لارڈ سٹافرے کے سر پر ہاتھ رکھا اور لارڈ سٹافرے نے
یہاں ہونیرا میں اس کیپٹن رسکارڈ کی خدمات حاصل کر لیں کیونکہ یہ
یہاں کا معروف بدمعاش بھی ہے اور ایکریمین ایجنسی کا تربیت یافتہ
بھی۔ اس کو کہا گیا تھا کہ تم جیسے ہی یہاں پہنچو تمہیں ہلاک کر دیا
جائے۔ جب تم ولنگٹن سے یہاں کے لئے روانہ ہوئے تو میں نے
انتھونی کے روپ میں اس کو اطلاع دے دی۔ تمہارے حلیئے، تعداد
اور جس جہاز میں تم سوار ہوئے تھے اس کی تفصیل سب بتا دی لیکن
اس نے سوچ رکھا تھا کہ تمہیں بے ہوش کر کے پہلے تم سے وہ جگہ
معلوم کرے گا جہاں وہ مقدس موتی موجود ہے۔ میں بھی دراصل
یہی چاہتا تھا۔ چنانچہ جب تم ایک رہائش گاہ پر پہنچے تو اس کے آدمیوں
نے باہر سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور تم بے
ہوش ہو گئے تو وہ اٹھا کر تمہیں یہاں لے آئے۔ میں طاقت کے
روپ میں تمہاری نگرانی کر رہا تھا۔ پھر تم خود بخود ہوش میں آ گئے اور
تم نے ہاتھوں اور پیروں کی ہتھکڑیاں بھی کھول لیں جس کا علم اس
کیپٹن کو نہ ہو سکا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کسی بھی لمحے مار کھا جائے گا
اس لئے میں انتھونی کے روپ میں کمرے میں آیا تا کہ اسے کہہ کر
تمہیں ہلاک کرا دوں"...... سنائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم خود بھی تو ہم پر انتھونی کے روپ میں فائر کھول سکتے تھے۔
پھر تم نے ایسا کیوں نہ کیا"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے پاس روشنی کا عظیم ترین
کلام موجود ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی شیطانی طاقت تم پر یا
تمہارے ساتھیوں پر ازخود حملہ نہیں کر سکتی اور اسی کی وجہ سے تم
نے میری آنکھیں نکال دیں ورنہ اگر یہ روشنی کا کلام تمہارے پاس نہ
ہوتا تو تمہاری انگلیاں کبھی میری آنکھوں میں ۔ گھس سکتی تھیں"۔
سنائی نے جواب دیا۔

" اب اگر تمہیں چھوڑ دیا جائے تو تم ہمارے خلاف کیا کرو
گے"...... عمران نے پوچھا۔

" میں ازخود کچھ نہیں کر سکتا۔ جو کرنا ہو گا لارڈ سٹافرے کرے
گا"...... سنائی نے جواب دیا۔

" لارڈ سٹافرے یہاں پہنچ چکا ہے یا وہیں اوہیو میں ہے"۔ عمران
نے کہا۔

" وہ اپنے چار ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے لیکن ابھی تک میرا
اس سے رابطہ نہیں ہوا"...... سنائی نے کہا۔

" کہاں ہے وہ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" ایک شرط پر بتاؤں گا کہ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم مقدس موتی
حاصل کر کے اسے کیسے ضائع کرو گے۔ کیا سوچا ہے تم نے اس
بارے میں"...... سنائی نے اچانک کہا۔

" میں اسے کاٹ کر اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ اس طرح وہ
ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائے گا اور اس کے تحت جتنی بھی شیطانی

طاقتیں ہوں گی وہ سب بھی ساتھ ہی فنا ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا تو سنائی بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن اب تم مجھے چھوڑ دو۔ میں بڑے شیطان کا حلف دیتا ہوں کہ میں یا کوئی اور شیطانی طاقت تمہارے مقابل نہ آئے گی"...... سنائی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہمیں جو خطرہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ تم مقدس موتی کو اس طرح کبھی ضائع نہیں کر سکتے جب تک اس مقدس موتی کے تحت لاکھوں انتہائی طاقتور طاقتوں کو فنا نہ کر دیا جائے تم اس موتی کو اس طرح ضائع نہیں کر سکتے۔ اس پر کوئی چیز اثر ہی نہ کرے گی جس سے یہ کٹ سکے یا اس کے ٹکڑے ہو سکیں"...... سنائی نے جواب دیا۔

"تم اس بات کو رہنے دو اور لارڈ سٹافرے کے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے کہا تو سنائی نے لارڈ سٹافرے اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا۔

"جوزف۔ تسمہ اس کے منہ سے نکال دو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ شیطانی طاقت ہے اور اب تو یہ قابو میں آچکی ہے پھر اس کا خاتمہ کرنا مشکل ہو جائے گا"...... جوزف نے کہا۔

"کیا تم نے میرا حکم نہیں سنا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ جوانا اور ٹائیگر دونوں ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے کیونکہ انہیں بھی یہ سمجھ نہ آرہا تھا کہ عمران ایک شیطانی طاقت کو اس طرح کیوں چھوڑ رہا ہے۔ جوزف نے ہاتھ بڑھا کر انتھونی کے منہ میں موجود تسمے میں انگلی ڈال کر ایک جھٹکے سے اسے توڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی انتھونی کا جسم تیزی سے دھویں میں تحلیل ہونے لگا کہ عمران نے جیب سے ہاتھ نکال کر اس طرح دھویں میں ہلایا جیسے وہ ہاتھ سے دھویں کو بکھیرنا چاہتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرہ خوفناک بدبو سے بھر گیا اور وہ دھواں یکلخت غائب ہو گیا اور اب سامنے فرش پر ایک انتہائی کریہہ صورت لجلجا سا وجود پڑا تھا جو یکلخت سیاہ رنگ کے پانی میں تبدیل ہو کر غائب ہوتا چلا گیا۔

"یہ کیا ہوا باس"...... جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس شیطانی طاقت کا خاتمہ ہو گیا اور کیا ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے بسی کی حالت میں اسے ہلاک کرنا میں نے گوارا نہ کیا

کیونکہ یہ کسی کی بے بسی سے فائدہ اٹھانے والی بات تھی ۔ دوسرا میں ایک بات چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس وقت اس سے ٹچ کیا جائے جب یہ اپنی اصل حالت میں جا رہی ہو تو کیا اثر ہو گا ۔ میرے ہاتھ میں وہ کاغذ تھا جس پر حروف مقطعات لکھے ہوئے تھے اور تم نے دیکھا کہ جیسے ہی میرا ہاتھ دھویں سے ٹچ ہوا سنائی روشن کلام کی برکت سے فنا ہو گیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ روشنی کے مقابل اندھیرا کسی صورت قائم نہیں رہ سکتا" ۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ماسٹر ۔ جوزف تو لکڑی کا کھونٹا گاڑنے کی بات کر رہا تھا"....... جوانا نے کہا۔

" یہ شیطانی طاقتوں کو فنا کرنے کا قدیم ترین حربہ ہے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ اسے اسی بے بسی کی حالت میں فنا کیا جائے جو میں نہیں چاہتا تھا اور دوسرا میں یہ تجربہ بھی کرنا چاہتا تھا" ۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ یہ سنائی موتی کے بارے میں جو کچھ بتا رہا تھا کیا وہ سچ ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ اس حد تک تو سچ ہے کہ اس کے تحت لاکھوں شیطانی طاقتیں ہیں"....... عمران نے کہا۔

" تو پھر اسے کیسے ضائع کیا جائے گا ۔ پہلے اگر ان لاکھوں شیطانی طاقتوں کو فنا کرنا پڑا تو یہ تو بے حد طویل مرحلہ ہو گا"....... ٹائیگر

نے کہا۔

" یہ سنائی احمق طاقت تھا ۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ اصل بات کیا ہے ۔ اس موتی کو مقدس شخصیت نے اپنے دست مبارک میں لے کر چھپایا ہے اور ان کا دست مبارک لگنے کے بعد اس موتی کا ان شیطانی طاقتوں سے براہ راست تعلق ختم ہو گیا ۔ اس لئے تو شیطان اور اس کی شیطانی طاقتیں صدیوں سے اس موتی تک نہیں پہنچ سکیں اور دوسری بات یہ کہ یہ موتی باہر آنے کے بعد جب تک کسی عام آدمی کے ہاتھ سے نہ گزر جائے اس وقت تک اس موتی سے اس کی طاقتوں کا براہ راست تعلق نہیں ہو سکتا" ۔ عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو باس جیسے ہی آپ اسے ہاتھ میں لیں گے ان طاقتوں کا تعلق موتی سے ہو جائے گا ۔ پھر"....... ٹائیگر نے کہا۔

" مجھے اس کا پہلے سے احساس تھا اس لئے میں اپنے ساتھ آب زم زم کی بوتل لے آیا ہوں ۔ اس موتی کو حاصل کرتے ہی میں اسے اس بوتل میں ڈال دوں گا ۔ پھر اسے بوتل سے نکال کر گیلا گیلا ہی کریشر میں ڈال دیا جائے گا ۔ چونکہ اس پر آب زم زم کے اثرات موجود ہوں گے اس لئے شیطانی طاقتوں کا کوئی تعلق یا اثر اس پر نہ ہو گا اور یہ عام سا موتی ہو گا اس لئے کرش ہو جائے گا اور جیسے ہی یہ کرش ہو گا ویسے ہی ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

" آپ عظیم وچ ڈاکٹر ہیں باس ۔ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر

کارشائی بھی اسی طرح ہی باتیں کرتا تھا اور تمام بڑے بڑے وچ ڈاکٹر اس کی باتوں پر حیرت سے منہ پھاڑے رہ جاتے تھے"....... جوزف نے یکلخت کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس ۔ اب لارڈ سٹافرے کا بھی خاتمہ کرنا ہوگا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ تم جوانا کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس کا اور اس کے چار آدمیوں کا خاتمہ کر دو ۔ میں جوزف کے ساتھ اس مونگے کی چٹان کا جائزہ لینے جاؤں گا جس پر کام کرنا ہے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

دیہاتی انداز کی بنی ہوئی چھوٹی سی مسجد کے دالان میں جائے نماز پر سید چراغ شاہ صاحب سجدے میں پڑے انتہائی عاجزانہ انداز میں گڑگڑا رہے تھے۔

"یااللہ تو قادرِ کریم ہے ۔ یااللہ تو رحیم و کریم ہے ۔ یااللہ صرف تیری مدد سے کوئی کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے ۔ یااللہ ہم سب انتہائی عاجز اور گنہگار ہیں ۔ یااللہ سب قوتیں تیرے پاس ہیں ۔ یااللہ سب عزتیں تیرے پاس ہیں ۔ یااللہ سب کا مددگار صرف تو ہے ۔ یااللہ میں نے بیٹے عمران کو شیطان لعین کے مقابل کھڑا کر دیا ہے لیکن وہ تیری مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں کر سکتا ۔ یااللہ تو اس کی غلطیاں اور کوتاہیاں معاف کر دے ۔ یااللہ تو اسے شیطان لعین کے مقابلے پر فتح و نصرت عطا فرما دے ۔ یااللہ ہم کسی قابل نہیں ۔ یااللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کر دینے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

یااللہ تو ہمارے گناہ اپنی رحمت سے معاف فرما دے ۔ یااللہ ہمیں اپنے راستے پر چلائے رکھ ۔ یااللہ ہم جلد ہی بہک جانے والے ہیں ۔ یااللہ تو ہمیں گمراہی سے بچائے رکھ ۔ یااللہ تو عمران کو شیطان لعین اور اس کی ذریات کے مقابل فتح مبین عطا فرما ۔ یااللہ عمران کو کامیابی عطا فرما ۔ یااللہ سب کامیابیاں اور سب فتوحات تو ہی دیتا ہے ۔ یااللہ مجھ عاجز کی دعا قبول فرما ۔ یااللہ اپنی خاص رحمت فرما دے "...... سید چراغ شاہ صاحب سجدے میں پڑے انتہائی عاجزانہ انداز میں گڑگڑا رہے تھے ۔ ان کی آواز خالی دالان میں واضح سنائی دے رہی تھی ۔ وہ نجانے کب سے سجدے میں پڑے گڑگڑا رہے تھے پھر انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ۔ انہوں نے گردن گھما کر باہر مسجد کے کھلے حصے کی طرف دیکھا ۔ وہاں ان کا صاحبزادہ مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا ۔ اسے شاید اندر آنے کی ہمت نہ پڑی تھی اس لئے وہ باہر ہی رکا ہوا تھا۔

" کوئی خاص بات بیٹے "...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

" قبلہ بابا جان عمران کی والدہ صاحبہ تشریف لائی ہیں"۔ صاحبزادے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" ماں واقعی ماں ہوتی ہے ۔ انہیں احترام سے بٹھاؤ بیٹے ۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی بابا جان "...... صاحبزادے نے جواب دیا اور پھر وہ مڑ کر باہر چلا گیا ۔ سید چراغ شاہ صاحب کافی دیر تک دونوں ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگتے رہے پھر انہوں نے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے اور اٹھ کر انہوں نے جائے نماز تہہ کر کے ایک طرف رکھی اور دالان سے باہر آ کر انہوں نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر جانے کی دعا مانگتے ہوئے وہ مسجد سے باہر آ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے جو قریب ہی تھا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں عمران کی والدہ موجود تھیں۔

" بہن جی کیسے آنا ہوا ہے "...... سلام دعا کے بعد شاہ صاحب نے چارپائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" شاہ صاحب ۔ میں ہر وقت عمران کے لئے دعائیں مانگتی رہتی ہوں اور چونکہ میرا دل اس کی طرف سے مطمئن رہتا ہے اس لئے میں خاموش رہتی ہوں لیکن کل رات سے میرا دل بے حد بے چین ہے ۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے عمران کسی مشکل میں پھنس گیا ہو ۔ میں نے اس کے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ وہ کافروں کے ملک گیا ہوا ہے اور آپ نے اسے بھجوایا ہے ۔ آپ کا نام سن کر مجھے اطمینان تو ہوا لیکن بے چینی پھر بھی تھی اس لئے میں اس کے والد سے اجازت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں ۔ آپ اللہ والے ہیں ۔ آپ عمران کے حق میں مہربانی فرمایا کریں اور اسے دعاؤں میں یاد رکھا کریں ۔ وہ معصوم اور سیدھا سادا سا بچہ ہے

نادان ہے اس لئے اس کی غلطیوں کو بھی درگزر فرما دیا کریں"۔
عمران کی اماں بی نے کہا تو شاہ صاحب اپنے معمول سے ہٹ کر بے
اختیار مسکرا دیئے۔

"بہن جی ۔ یہ بات آپ کو کہنے کی ضرورت نہ تھی ۔ عمران شیطان
کے خلاف نیکی کا کام کرنے گیا ہے اور آپ ماں ہیں اور ماں تو اپنی
اولاد کو ہمیشہ نادان اور لاپرواہ ہی سمجھتی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ
عمران بیٹا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے حد ذہین بچہ ہے ۔ البتہ
کبھی کبھار وہ غلطی کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ مجھ عاجز
اور گنہگار کی فریاد اس کے حق میں قبول کر لیتا ہے اور اس کی وجہ
بھی آپ ہیں ۔ آپ جیسی نیک خاتون کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں
یقیناً قبول ہوتی ہوں گی اور مجھ جیسے عاجز کے ساتھ ساتھ اللہ کے اور
بھی کئی نیک بندے دن رات اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر
دعائیں مانگتے رہتے ہیں ۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی
رحمت کرے گا"....... شاہ صاحب نے کہا۔

"یہ آپ کی انتہائی شفقت ہے شاہ صاحب کہ آپ میرے بیٹے پر
شفقت کی نظر رکھتے ہیں ۔ ابھی مجھے آپ کے صاحبزادے نے بتایا ہے
کہ آپ مسجد میں سجدے میں گر کر عمران کے حق میں دعائیں مانگ
رہے تھے ۔ جہاں یہ بات سن کر دل کو تسلی ہوئی ہے وہاں میرے
دل میں خدشہ بھی پیدا ہوا ہے کہ کہیں عمران نے پھر کوئی غلطی تو
نہیں کر دی ۔ اس سے کوئی کوتاہی تو نہیں ہو گئی ۔ اگر ایسا ہے شاہ

صاحب تو میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ اسے نادان اور بچہ
سمجھ کر معاف کر دیا کریں"....... عمران کی اماں بی نے رندھے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ دعائیں تو ہمارا معمول ہیں بہن جی ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے
کہ عمران شیطان کے خلاف نیکی کا اہم کام کرنے گیا ہے اور ایسے
معاملات میں شیطان لعین اور اس کے چیلے چانٹے مسلسل رکاوٹیں
ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن عمران بیٹا ذہین ہونے کے
ساتھ ساتھ نیک بھی ہے اس لئے جب بھی ایسا ہوتا ہے تو مجھ جیسا
عاجز تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا ۔ اللہ کے ایسے ایسے نیک بندے
جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مستجاب ہوتی ہیں ساری ساری رات
اور سارا سارا دن سجدے میں پڑے اس کے حق میں دعائیں مانگتے
رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے فتح نصیب کرے اور شیطان مردود اور
اس کے چیلے چانٹوں کو شکست ہو ۔ یہ معمول کی بات ہے ۔ آپ بے
فکر رہیں ۔ ان شاء اللہ وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
کامیاب و کامران ہو کر لوٹے گا"....... شاہ صاحب نے کہا تو عمران کی
اماں بی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"آپ کا شکریہ شاہ صاحب ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا ۔
اب مجھے اجازت دیں ۔ میں نے آپ کے معمولات میں خلل ڈالا لیکن
میں کیا کروں جب میرا دل بے چین ہو جاتا ہے تو میں آپ کی طرف
رجوع کرتی ہوں ۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے ۔ میں واپس جا کر

صدقہ و خیرات کرنا چاہتی ہوں"....... عمران کی اماں بی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ آپ کی اس نیکی کو قبول کرے اور اللہ تعالیٰ آپ کا اور عمران بیٹے کا حامی و ناصر ہو"....... شاہ صاحب نے عمران کی اماں بی کے سر پر انتہائی شفقت بھرے انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور عمران کی اماں بی سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو"....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب ۔ وہ شیطانی موتی فنا ہو گیا یا نہیں"۔ بلیک زیرو نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ نیک کام مجھ جیسے عام آدمی کے ہاتھوں مکمل ہو گیا ہے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں ۔ یقین کرو بلیک زیرو یہ کام کر کے دل کو جو سکون ملا ہے وہ بڑی بڑی دنیاوی مہمات کی کامیابی پر بھی نہیں ملا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تفصیل تو بتائیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔اس بار جولیا تو ساتھ نہیں تھی اس لئے تمہیں رپورٹ بھی نہیں ملی ۔ لیکن سن لو کہ تفصیلی رپورٹ پر نقد ادائیگی کرنا ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں آپ تفصیلی رپورٹ نہ دیں مختصر طور پر بتا دیں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"جو کچھ آپ نے بتایا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ۔آپ نے کیا کیا ۔یہ بتائیں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بار واقعی مزید بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے ۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہو گیا۔ میرا اس میں اس بار عمل دخل بے حد کم تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیسے "....... بلیک زیرو نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تفصیل بتانی پڑے گی"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی ۔

"آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے واقعی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بار آپ کو سوائے بھاگ دوڑ کرنے اور چند افراد سے لڑنے کے اور کچھ نہیں کرنا پڑا حالانکہ میرا خیال تھا کہ شیطان اور اس کی ذریات

اس شیطانی موتی کو بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گی"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بار الٹا کام ہو گیا ۔ وہ اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو ختم کرتے رہے اس لئے ہمارے لئے میدان صاف ہوتا چلا گیا ۔ پہلے ڈاکٹر شاغل نے گارشن کو ختم کرا دیا ۔ پھر جیری ڈوم نے پروفیسر وکٹر اور ڈاکٹر شاغل کو ختم کرا دیا اور پھر شیطانی طاقت سنائی نے جیری ڈوم کو ختم کر دیا ۔ سنائی جو ہمارے لگ گیا اور اس کا بھی خاتمہ ہو گیا ۔ کیپٹن رسکارڈ ہمارے ہاتھوں ختم ہو گیا اور اس کی وجہ سے لارڈ سٹافرے اور اس کے چار ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ۔ موتی میں نے حاصل کرتے ہی اسے آب زم زم میں ڈال کر پھر اسے کرش کر دیا اور یقین کرو بلیک زیرو جب یہ موتی مشین میں کرش ہوا تو اس قدر کہرام مچا کہ جیسے پورا شہر قتل ہو رہا ہو ۔ اس قدر چیخ و پکار تھی کہ میں اور میرے ساتھی واقعی حیران رہ گئے ۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ۔ اس نے اپنی رحمت سے ہمارا راستہ صاف کر دیا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں جناب ۔ صاحب ہیں یہاں "....... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ سلیمان

بغیر ایمرجنسی کے یہاں فون نہ کرتا تھا۔

"کیا ہوا سلیمان ۔ خیریت ہے"...... عمران نے چونک کر اصل آواز میں پوچھا۔

"آپ بڑی بیگم صاحبہ کو کوٹھی پر فون کر لیں"...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"کیا ہوا خیریت ہے"۔ عمران نے اور زیادہ پریشان ہو کر پوچھا

"ہاں خیریت ہی ہے ۔آپ جب ملک سے باہر تھے تو بڑی بیگم صاحبہ کا فون آیا تھا۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ آپ کسی نیک کام کی غرض سے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب بھی آپ واپس آئیں آپ کو کہہ دوں کہ آپ کوٹھی پر فون کر لیں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے نیک کام کے الفاظ ہی کہے تھے ۔ سوچ لو ۔کہیں تم نے کوئی اور الفاظ کہہ دیئے ہوں اور فون سے ہی جوتیاں نکل کر میرے سر پر پڑنے لگ جائیں"...... عمران نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے یاد ہے کہ میں نے نیک کام ہی کہا تھا ۔ اسی لئے تو بڑی بیگم صاحبہ نے خوش ہو کر مجھے خرچ کے لئے پچاس ہزار بھجوا دیئے تھے کہ میں آپ کی عدم موجودگی میں پریشان نہ ہوں ۔ اگر میں نے کوئی اور بات کر دی ہوتی تو پھر مجھے بڑی بیگم سمیت آپ کے پیچھے وہاں پہنچنا پڑتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ارے ۔ تم نے نیک کام سے بھی رقم بنا لی ۔ یہ تو انتہائی بری بات ہے ۔ نیکی تو بے لوث ہونی چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"نیکی تو آپ کرنے گئے تھے اس لئے لوث اور بے لوث کا حساب بھی آپ ہی دیں گے ۔ مجھے تو خرچ کے لئے پیسے ملے تھے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے میری عدم موجودگی میں تمہارا کوئی خرچہ نہیں ہوا ہو گا اس لئے کہاں ہیں پچاس ہزار"...... عمران نے بڑے بے تاب سے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ تو پرانے دور کی خاتون ہیں لیکن آپ تو جدید دور کے ہیں ۔ پھر بھی آپ پوچھ رہے ہیں کہ پچاس ہزار کہاں ہیں ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایک ہی ڈنر میں پچاس ہزار دھواں بن کر اڑ جاتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ارے ۔ کیا مطلب ۔ایک ڈنر پر پچاس ہزار ۔ کیا پورے محلے کو ڈنر کروایا ہے ۔ تم نے"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ آپ نے میرے تمام سوٹ پہن کر خراب کر دیئے ہیں اس لئے نیا ڈنر سوٹ، ٹائی، جوتے، جرابیں اور رومال وغیرہ کی خریداری پر کتنا خرچ آتا ہے اور پھر شرنگٹن میں سپیشل ڈنر جس میں ہوٹل کی طرف سے دو پارٹنرز بھی شامل ہوں کتنا خرچ آ جاتا ہے"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" دو پارٹنرز ۔ کیا مطلب ۔ یہ پارٹنرز کون ہوتے ہیں"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سلیمان کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

" اب آپ کو کیا کیا سمجھایا جائے ۔ کوئی بھی شریف آدمی اتنے بڑے ہوٹل میں اکیلے ڈنر کرتے ہوئے ہونق لگتا ہے اس لئے ہوٹل والوں نے انتظامات کر رکھے ہیں کہ آپ اکیلے ڈنر کرنے کی شرمندگی سے بچنے کے لئے دو پارٹنرز کو بھی شامل کر سکتے ہیں ۔ ویسے بھی ان دو خوبصورت پارٹنرز کی موجودگی میں ڈنر زیادہ ذائقے دار ہوتا ہے ۔ ویٹر کو بھی بڑی ٹپ دینی پڑتی ہے"....... سلیمان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ابھی اماں بی کو ساری تفصیل بتا دیتا ہوں کہ تم نے ان کے دیئے ہوئے خرچے کے پچاس ہزار روپے کہاں خرچ کئے ہیں"....... عمران نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

" بے شک بتا دیں ۔ میں نے انہیں رسید پہنچا دی ہے کہ ان کے دیئے ہوئے پچاس ہزار روپے میں سے انچاس ہزار روپے میں نے ایک فلاحی ادارے میں جمع کرا دیئے ہیں ۔ ایک ہزار میرے لئے بہت ہیں کیونکہ میں تو انتہائی کفایت شعار آدمی ہوں"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اس فلاحی ادارے کے سربراہ تم خود ہو گے ۔ کیوں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ بھی نیکی کا کام ہے جناب اور نیکی کا کام کرتے رہنا چاہئے ۔ اللہ حافظ"....... سلیمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبا دیا۔

" سلیمان واقعی اب بہت تیز ہو گیا ہے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پتہ نہیں کون کون سے حریرے کھاتا رہتا ہے ۔ تیز تو ہونا ہی ہے"....... عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر پریس کرتا رہا۔

" اللہ بخش بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں بڑے بابا ۔ آپ کب آئے ہیں"۔ عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

" چھوٹے صاحب آپ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے ۔ بڑی بیگم صاحبہ کو سلام کرنے حاضر ہوا تھا ۔ انہوں نے بٹھا لیا"۔ دوسری طرف سے انتہائی شفقت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا۔

" آپ کی صحت اب کیسی ہے ۔ آپ کے بچے وغیرہ سب ٹھیک ہیں نا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل و کرم ہے"....... اللہ بخش نے جواب دیا ۔ وہ پرانا ملازم تھا۔

"اماں بی سے بات کرا دیں"....... عمران نے کہا۔

"جی اچھا چھوٹے صاحب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" عمران ۔ کب واپس آئے ہو"....... چند لمحوں بعد اماں بی کی آواز سنائی دی۔

" اماں بی آج ہی آیا ہوں ۔ آپ خیریت سے ہیں نا"....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے ۔ تم جس نیک کام کے لئے گئے تھے وہ ہو گیا ہے یا نہیں"....... اماں بی نے پوچھا۔

" جی ہاں اماں بی ۔ آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران بیٹے ۔ میں کیا اور میری حیثیت کیا ۔ مجھے اچانک تمہارے بارے میں بے چینی سی پیدا ہوئی تو میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ تم کسی نیک کام کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہو تو مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ تم نے پہلے کی طرح نیک کام کرنے سے انکار کرنے کی غلطی نہیں کی ۔ لیکن بے چینی ویسے ہی قائم رہی تو میں تمہارے ڈیڈی سے پوچھ کر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس گئی ۔ وہ مسجد میں تھے ۔ ان کے بیٹے نے مجھے اندر بٹھایا اور پھر وہ شاہ صاحب کو میرے بارے میں اطلاع دینے مسجد میں چلا گیا ۔ واپسی پر اس نے بتایا کہ اسے اس لئے دیر ہو گئی کہ مسجد کے دالان میں شاہ صاحب سجدے میں گرے گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے اور یہ دعائیں تمہارے لئے مانگی جا رہی تھیں ۔ یہ سن کر میں اور بھی پریشان ہو گئی کہ ایسا کیا ہو گیا کہ شاہ صاحب جیسی شخصیت کو بھی تمہارے لئے سجدے میں گر کر دعائیں مانگنی پڑ رہی ہیں ۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب تشریف لے آئے اور انہوں

نے بتایا کہ تم بخیریت ہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا تو میری بے چینی دور ہو گئی ۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ ان کے بیٹے نے مجھے دعائیں مانگنے کے بارے میں بتایا ہے تو انہوں نے بتایا کہ جب بھی تم کسی نیک کام کے لئے جاتے ہو تو وہ اور بھی بہت سے اللہ کے نیک بندے جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں دن رات سجدے میں گر کر تمہارے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں جب تک کہ تمہیں کامیابی نہ مل جائے تو میں نے ان کا شکریہ ادا کیا تم ایسا کرو کہ فوراً جا کر شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرو ۔ وہ بے حد شفیق اور مہربان بزرگ ہیں"....... اماں بی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جی اچھا اماں بی ۔ میں ابھی جاتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" واپسی میں میرے پاس ہوتے جانا ۔ اللہ حافظ "....... اماں بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" لو میں سوچ رہا تھا کہ میں نے بہرحال کچھ نہ کچھ کام کیا ہے ۔ اب مجھے کیا معلوم کہ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کے یہ نیک بندے کرتے ہیں ۔ ان کی دعاؤں کی وجہ سے ہی سارے مسائل آسان ہو جاتے ہیں ۔ مجھے واقعی شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرنے جانا چاہئے "۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ

شاہ صاحب کی خدمت میں سلام کرنے چلوں"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر ساتھ لے جا سکتا ہوں کہ تم نے ان سے فیلڈ میں کام کرنے کی اجازت نہیں مانگنی کیونکہ انہوں نے اجازت دے دی تو پھر مجبوراً مجھے تمہاری جگہ بیٹھنا پڑ جائے گا اور میرے لئے اس سے بڑی اور کوئی سزا نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ سزا آپ نے میرے لئے ہی وقف کر رکھی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سزا سے میرا مطلب سلیمان سے دوری تھا اور اگر سلیمان کو بھی یہاں لایا گیا تو پھر وہ عربی اونٹ اور خیمے والی مثال صادق آجائے گی کہ پھر ہم دونوں کو ہی کان دبا کر یہاں سے بھاگنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"چلیں آپ کا تو فائدہ ہو جائے گا۔ آپ اس سے بڑے چیک تو وصول کر لیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"چیک اور سلیمان دے گا۔ پورے پاکیشیا کا خزانہ کم پڑ جائے گا اس کے اخراجات کے لئے۔ ابھی سنا تو ہے پچاس ہزار میں ڈنر کھاتا ہے اور جب وہ چیف ایکسٹو ہو گا تو پھر کتنے میں ڈنر پڑے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی
مکمل ناول
مصنف
ماریا سیکشن
مظہر کلیم ایم اے
ماریا سیکشن — قبرص کی سرکاری تنظیم کا سیکشن جسے اسرائیل نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لا کھڑا کیا۔ پھر —— ؟
ماریا — ایک قبرصی ایجنٹ جس نے اپنے سیکشن سمیت پاکیشیا میں واضح انداز میں کامیابیاں حاصل کر لیں۔
ماریا — جس نے اپنی کارکردگی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔
ایک ویران ٹاپو پر ماریا سیکشن، جولیا اور صالحہ کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک جسمانی فائٹنگ۔
صالحہ — جس نے ماریا سیکشن کے انتہائی تربیت یافتہ دو مردوں اور ماریا سے بیک وقت انتہائی خوفناک فائٹ کی۔ ایسی فائٹ کہ صالحہ کامیاب ہونے کے باوجود موت کے اندھے غار میں اترتی چلی گئی۔ پھر کیا ہوا —— ؟
وہ لمحہ — جب عمران اور ٹائیگر بے کار ہو کر رہ گئے۔ مگر جولیا اور صالحہ نے میدان مار لیا۔ کیسے —— ؟ کیا ماریا سیکشن اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔ یا —— ؟
خوفناک جسمانی فائٹ سے بھرپور ایکشن
لمحہ لمحہ چونکا دینے والا سسپنس۔ دلچسپ اور ہنگامہ خیز منفرد کہانی
کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان